علامہ سیوطیؒ کی کتاب مفحمات
الاقران فی مبہمات القرآن کا اردو ترجمہ
تحفۃ الاقران
تفسیر
مُبہَماتِ القرآن
مترجم
حافظ محمد اشرف الکریمی
ALREWAYA
PUBLISHING
الرواية
للنشر والتوزيع

تحفۃ الأقران

تفسیر

مبہمات القرآن

-أفقر العباد، إلى الله الملك الكريم الغني الجواد-

حافظ محمد اشرف الکریمی

اردو ترجمہ

[مفحمات الاَقران فی مبہمات القرآن للسیوطی (911ھ)]

تعلیق : دکتور مصطفیٰ دیب البغا

تنبیہ :

ترجمہ میں استعمال کیے جانے والا نسخہ :

ترجمہ کے لئے مفحمات الأقران فی مبہمات القرآن، للسیوطی (ت911ھ)، تحقیق : الدکتور مصطفی دیب البغا، مطبوعہ مؤسسۃ علوم القرآن— بیروت، طبع اول، (1403ھ-1982م) والے نسخے کو استعمال گیا ہے۔

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

أما بعد : حمد اللہ علی ما منح من الإلہام ، وفتح من غوامض العلوم بإخراج الإفہام ، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد الذي أزال بیانہ کل إبہام ، وعلی الہ وأصحابہ ، أولی النہی والأحلام .

قرآن کے علوم میں سے ایک جس کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ اس کے مبہم امور کو جاننا ہے ، اس موضوع پر ابو قاسم سہیلیؒ نے (التعریف والاعلام) کے نام سے کتاب لکھی ۔ پھر ان کے شاگردوں کے شاگرد ابن عساکر[1] نے اس پر (التکمیل والإتمام) کی شکل میں ذیل لکھی ۔ بعدازاں قاضی بدر الدین ابن جماعہ نے اس موضوع پر (غرر التبیان لمبہمات القرآن) لکھی جس میں ان دونوں کو جمع کردیا ۔ اور میں نے اپنی اس کتاب کا نام (المفہمات الاقران فی المبہمات القرآن) رکھا ہے ۔ اور یہ ان تینوں کتابوں پر اس لحاظ سے فوقیت رکھتی ہے کہ اس میں بات کرنے کی بات اپنا حوالہ رکھتی ہے اور قرآن و سنت کے حوالہ جات اس پر مستزاد ہیں کیونکہ اس طریقے سے کہی گئی بات قبولیت کے ساتھ اثر پذیری رکھتی ہے ۔ البتہ اگر کسی حوالے پر میں مطلع نہیں ہوسکا تو

1۔

میں نے اس کی نسبت عمومی طور پر قائلین علماء و مفسرین کی طرف کر دی ہے۔ میں نے اپنی اس کتاب کا نام (مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن) رکھا ہے۔

مبہمات کے فوائد کا تعارف

1۔ مبہمات کا علم ایک معزز علم ہے، اور سلف صالحین نے اس پر بہت زیادہ توجہ دی۔ امام بخاری ؒنے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس میں ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کرنے کے لیے میں سال بھر تردد میں رہا[2]۔ اس ایک آیت میں بیان ان دو ازواج مطہراتؓ کے بارے میں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا کر لیا تھا۔ علماء نے کہا کہ یہی مبہمات کے علم کی بنیاد ہے۔

علامہ سہیلیؒ کہتے ہیں کہ یہ اس علم کے شرف کی دلیل ہے، اور اس پر توجہ دینا اچھا اور اسے جاننا فضیلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہؒ سے روایت

2۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ باب قولہ : وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ۔ [التحریم۔ 4]، صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ تحریم، باب (ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما) (4629)، صحیح مسلم، الطلاق، بَابٌ فِي الْإِيلَاءِ، وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ، وَتَخْيِيرِهِنَّ وَقَوْلِهِ تَعَالَى : {وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ}۔ مکمل حدیث : [سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ۔ بخاری (4915) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا : میں نے حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا کیا تھا۔ میں ایک سال اسی فکر میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔ آخر میں ان کے ساتھ ایک مرتبہ حج کے لیے نکلا، واپسی پر جب ہم مقام ظہران میں تھے تو حضرت عمرؓ رفع حاجت کے لیے باہر گئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا : میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ اس وقت مجھے موقع ملا تو میں نے عرض کی : امیر المومنین! وہ عورتیں کون تھیں]

ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے چودہ سال تک اس شخص کا نام تلاش کیا [جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کے لیئے اپنا گھر چھوڑا۔ حتیٰ کہ اسے موت آگئی] آخر کار میں نے اسے تلاش کرلیا۔

یہ ان کے اس علم اور اس کی قیمتی اہمیت کا واضح ثبوت ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس تقریر کو خود ابن عباس کی بسند ابن مندہ، زید بن ابی حکیم کے طریق سے کتاب معرفۃ الصحابہ میں بواسطہ حکم بن ابان عکرمہؒ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میں نے قرآن میں اس آدمی کا نام تلاش کیا جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی، اور وہ ضمرہ بن ابی العیص ہے۔

2۔ اس علم کا بنیاد خالص نقل پر ہے اور اس میں رائے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف جنھوں نے آپ سے علم حاصل کیا اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کی طرف جنھوں نے آپ ﷺ کے اصحاب سے علم حاصل کیا۔

3۔ علامہ زرکشیؒ نے برہان[3] میں کہتے ہیں کہ کسی ایسی مبہم چیز کی تلاش نہیں کرنی چاہیئے جس علم کو مخفی رکھنے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہو، جیسا کہ اس کا قول ہے ﴿لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ [الانفال۔ 60]۔ کہتے ہیں کہ تعجب ہے ان لوگوں پر جنھوں نے یہ کہنے کی جرات کی کہ وہ بنو قریظہ

3۔ البرہان (155/1)

ہیں یا جنات میں سے ہیں۔ (کیونکہ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے اختیار کو ظاہر فرمایا ہے کہ مخلوق کے پاس اس بات کا علم نہیں ہے۔)

فائدہ

اس آیت میں یہ نہیں ہے کہ ان کی جنس معلوم نہیں ہے، بلکہ نفی ان کی ذات یا عمائدین کے علم کے حوالے سے ہے، اور علم اس کے قریظہ یا جنات میں سے ہونے کے خلاف بھی نہیں ہے، اور یہ اس کی مثال منافقین کے بارے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح ہے۔ (اور آپ کے ارد گرد کے بدوؤں میں منافق اور اہل مدینہ میں سے ہیں جو نفاق پر اڑے رہتے ہیں۔ آپ انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں) پس نفی ان کی ذات کو پہچاننے میں ہے۔ پھر ان کے بارے میں یہ بیان کہ وہ جنات میں سے ہیں ایک مرفوع روایت میں مذکور ہے جسے ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کیا ہے، لہٰذا اس میں کوئی جرأت والی بات نہیں ہے۔ واللہ اعلم

قرآن میں (بظاہر) ابہام کے اسباب

1 : قرآن میں ہی کسی دوسرے مقام پر اس کا وضاحت کے ساتھ بیان ہونا :

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾[الفاتحہ 7] کی دوسری جگہ وضاحت ہے۔ ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾[النساء 69]۔

2 : شہرت کی وجہ سے اس کا ذکر کیا جائے :

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : ﴿وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾[البقرہ۔ 35] یہاں اللہ تعالیٰ نے حواء (علیہا السلام) کا نام نہیں کہا کیونکہ ان کی کسی دوسری بیوی کا کہیں وجود نہیں ہے یعنی صرف وہی میاں بیوی ہیں۔ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ﴾[البقرہ۔ 258] سے مراد نمرود ہے، اس کی شہرت کی وجہ سے، کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کو اس کی طرف ہی بھیجا گیا تھا۔ لیکن فرعون کو قرآن میں واضح طور پر اس کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ نمرود کا ایسا تذکرہ نہیں ہے، کیونکہ فرعون میں اس سے زیادہ ذکاوت تھی جیسا کہ اس کے موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے جوابات سے معلوم ہوتا ہے، اور نمرود کند ذہن تھا، اسی لیے اس نے کہا﴿أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ﴾ (البقرہ۔ 258)اوراس نے وہی کیا جو اس نے ایک شخص کو قتل کرنے اور دوسرے کو معاف کرنے کا کیا اور یہ انتہائی بے وقوفی تھی۔

3 : اسے چھپانے کا ارادہ کیا، تاکہ وہ اس سے ہمدردی کا زیادہ اظہار کیا جائے :

جیسے : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾[البقرہ ۔ 204]، اور کہا گیا کہ وہ اخنس بن شریقؓ ہیں جنھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور ایک اچھے مسلمان بن گئے۔

4 : اس کا تعین زیادہ فائدہ مند نہ ہو :

جیسے : ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا﴾[البقرہ۔ 73]اور﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ﴾[الاعراف۔ 163]

5 : تنبیہ عام پر ہے اور یہ مخصوص نہیں ہے، اس کے برعکس اگر یہ مخصوص ہو جائے تو عام سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا، جیسے : ﴿وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا﴾(النساء۔ 100﴾

6 : نام لئے بغیر مکمل وصف کے ساتھ تعظیم کرنا :

، جیسے :﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ﴾[النور:22]۔﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ [الزمر۔33]، اور ﴿إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ﴾ التوبہ[40][4] ان سب سے مراد سیدنا (ابو بکر) صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔
7-ناقص وصف کے ساتھ تحقیر: جیسے :﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ الکوثر[3] واللہ سبحانہ اعلم۔

4۔ ان تینوں آیات سے مراد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات ہی ہے۔

سُورَةُ الفَاتِحَةِ

[1] - (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) [4]:

مراد روزِ قیامت ہے۔ جیسا ابن جریر وغیرہ نے ضحاک سے بواسطہ ابن عباسؓ[5] بیان کیا ہے۔

[2] - (صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) [7]:

وہ انبیاء، صدیق، شہداء اور صالحین ہے جیسا کہ سورہ نساء میں اس کی تفسیر ہے۔

[3] - (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) [7]:

پہلے یہودی اور دوسرے نصاریٰ (عیسائی) ہیں۔ جیسا کہ احمد، ترمذی، ابن حبان نے عدی بن حاتم سے حدیث بیان کی کہ ابن حاتم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إن المغضوب عليهم هم اليهود، وان الضالين هم النصارى) جن پر غضب ہوا وہ یہودی جبکہ گمراہ ہونے والے عیسائی ہیں۔

ابن مردویہ نے ابوذرؓ کی حدیث میں نقل کیا ہے کہ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں اس تفسیر کے حوالے سے مفسرین کے درمیان کسی اختلاف کو نہیں جانتا۔[6]

---

5 - سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب قریشی، ہاشمی (3 ق ہ-68ھ)، حبر الأمۃ، صحابی جلیل، زمانہ نبوت کے ابتدائی دور میں پرورش پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث روایت کیں۔ سیدنا علیؓ کے ساتھ جمل وصفین کے معرکوں میں شریک ہوئے۔

6 - حَدَّثَنَا عَلانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، ثنا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ: الْيَهُودُ، وَلا الضَّالِّينَ: النَّصَارَى۔ ترمذی، ابواب تفسیر، تفسیر سورہ فاتحہ (153۔8، 2956، 2957)۔ قَالَ أَبُو سعيد: وَلا أَعْلَمُ بَيْنَ الْمُفَسِّرِينَ فِي هَذَا الْحَرْفِ اخْتِلافًا (تفسیر ابن ابی حاتم)

ALREWAYA PUBLISHING الرواية للنشر والتوزيع

سورة البقرة

[4] - (إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) [30]:

خلیفہ سے مراد آدم علیہ السلام ہیں جیسا کہ سیاق کلام سے ظاہر ہو رہا ہے اور ایک مرسل[7] ضعیف روایت میں ہے کہ ارض مذکورہ سے مراد مکہ[8] ہے، لیکن ابن کثیر کے مطابق یہ مدرج[9] کلام ہے۔ اس روایت کو ابن جریر، ابن ابی حاتم نے بواسطہ عطاء بن السائب، بواسطہ عبد الرحمن بن ثابت بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مکہ سے ہی زمین کو چار سو پھیلایا گیا اور بیت اللہ کا سب سے پہلے طواف کرنے والے فرشتوں تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان (إِنی جاعل فی الأرض خلیفۃ) میں ارض سے مراد مکہ ہے۔

[5] - (اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ) [35]:

اس حدیث کی سند عباد بن حبیش کی وجہ سے ضعیف ہے۔ امام مسلم نے المنفردات والوحدان (ص 141) میں بیان کیا کہ سماک بن حرب کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نہیں لی۔ اس عباد کو ابن حبان نے عادتاً ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن ابن قطان کہتے ہیں کہ اس کا حال معلوم نہیں۔ اپنے متابعات اور شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح بلکہ صحیحین کی حدیث کے درجہ میں ہے۔

7۔ مرسل حدیث: صحابی کی بجائے تابعی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے اور صحابی کا واسطہ درمیان سے نکال دے۔

8۔ ارض مکہ کی یہ تفسیر کلام مدرج ہے۔

9۔ مُدرَج حدیث: جس حدیث کی اسناد کے سیاق کو بدل دیا گیا ہو یا بغیر فصل کے اس کے متن میں وہ عبارت داخل کر دی جائے جو اس کا حِصّہ نہ ہو۔ مگر بظاہر وہ اضافہ متن کا حصّہ ہی معلوم ہو۔ حدیث مدرج کی دو قسمیں مُدرَجُ الْاِسنَادِ اور مدرج المتن ہیں (شرح تیسیر مصطلح الحدیث - صفحہ 150)

اس میں زوجہ سے مراد حضرت حواء علیہا السلام ہیں، (حواء کا لفظ مد کے ساتھ ہے)۔ ابن جریر نے سُدِّی سے مختلف اسناد سے روایت کیا ہے کہ فرشتوں نے آدم علیہ االسلام سے حواء علیہا السلام کے حوالے سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ ان کا نام کیا ہے؟ کہا کہ حواء۔ انہوں نے کہا کہ یہ نام حواء کیوں ہے؟ کہا کیونکہ ان کو ایک زندہ سے تخلیق کیا گیا۔ [10]

[6] - (وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ) [35]:

ابن جریر اور ابن اَبی حاتم نے ابن عباسؓ سے بواسطہ عکرمہؒ روایت کیا ہے کہ شجرہ سے مراد سنبلہ (دانے بھری بالی) ہے۔ اور ان سے اس کا واسطہ صحیح ہے۔

ابن جریر نے سدی سے اس کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد انگور ہے۔ جبکہ یہودیوں کا خیال ہے کہ یہ گندم کا درخت ہے۔

ابو شیخ نے ابن عباس سے بواسطہ عکرمہؒ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد بادام ہے لیکن اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ (کرم) انگور سے تصحیف [11] ہے۔ اور یزید بن عبداللہ بن قسیط سے نقل کیا کہ یہ اندرائن ہے۔ جبکہ ابن ابی حاتم نے ابی مالک سے نقل کیا کہ یہ نخلہ

10۔ (سألت الملائکۃ اٰدم عن حواء ما اسمھا؟ قال: حواء، قالوا: ولم سمیت حواء؟ قال: لأنہا خلقت من حی)

11۔ حدیث مصحف، تصحیف سے ماخوذ ہے جس کے معانی ہیں پڑھنے اور لکھنے میں غلطی کرنا۔ اصطلاح میں وہ حدیث جس میں سند اور متن کی صورت تو بدستور باقی رہے مگر نقطوں میں تبدیلی کے ساتھ ثقہ کی مخالفت ہو جائے۔ جیسے من صام رمضان واتبعہ ستا من شوال (التحدیث فی علوم الحدیث، عبدالروف ظفر، صفحہ 238۔ مکتبہ قدوسیہ۔ لاہور)

ہے۔ اور ابن جریر نے مجاہد[12] سے روایت کیا کہ یہ تینہ (انجیر) ہے۔ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے لفظ تین (انجیر) نقل کیا ہے۔ تو یہ چھ اقوال ہیں۔

[7] - (وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ) [36]:

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس میں خطاب کا رخ حضرت آدم اور حواء علیہما السلام، ابلیس اور اژدہے کی طرف ہے۔

[8] - (وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ) [50]:

اس سے مراد بحر قلزم[13] ہے، اس کی کنیت ابو خالد[14] ہے، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے عن قیس بواسطہ عباد کہا ہے کہ ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ کنیت گویا اس کے لمبے عرصے سے قائم رہنے کی بناء پر ہے۔

12۔ مجاہد بن جبر، ابو حجاج مکی (21-104ھ): تابعی، مفسر، اہل مکہ سے تھے، قراء اور مفسرین کے شیخ۔ تفسیر کا علم ابن عباس سے سیکھا. انہوں نے بہت سفر کیا اور کوفہ میں سکونت اختیار کی۔. (الحلیۃ 3/279)

13۔ بحیرہ قلزم یا بحیرہ احمر (Red Sea) بحر ہند کی ایک خلیج ہے۔ یہ آبنائے باب المندب اور خلیج عدن کے ذریعے بحر ہند سے منسلک ہے۔ اس کے شمال میں جزیرہ نمائے سینا، خلیج عقبہ اور خلیج سوئز واقع ہیں جو نہر سوئز سے ملی ہوئی ہے۔ 19 ویں صدی تک یورپی اسے خلیج عرب بھی کہتے تھے۔ ماضی میں عربوں میں اسے بحر القلزم کہا جاتا تھا اور لفظ قلزم کے معنی آبنائے کے ہیں اور سمندر کو یہ نام قلزم شہر کی نسبت سے دیا گیا تھا اور اس کا قدیم نام کلسمہ (Clysma) ہے۔ خلیج قلزم کو یونانی کتابوں میں ہیرو پولی (Heroopolie) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ شہر پانچویں صدی ہجری (5ھ/11ء) میں تباہ ہو گیا تھا۔ پھر چھٹی صدی ہجری (6ھ/12ء) میں اس کے کھنڈرات پر موجودہ شہر سویز کو تعمیر کیا گیا۔ اور اس خلیج کو خلیج سویز کہا جاتا تھا۔

14۔ ابو خالد: یہ اس سمندر کا عرفی نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے سپاہیوں کو غرق کیا تھا اور یہ بحیرہ قلزم ہے جو آپ کو مصر سے مکہ کی جانب بہتا ہے اور دوسری جگہوں پر لے جاتا ہے اور یہ بحیرہ ہند سے ہے۔ تفسیر میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا نام ابو خالد رکھا جب انہوں نے اس پر اپنا عصا مارا تو وہ پھٹ گیا۔ (معجم البلدان حموی، ج 1 ص 80)

اور ابو یعلیٰ میں ضعیف سند کے ساتھ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عاشوراء[15] کے دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا[16] تھا۔

[9] - (وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً [51]):

اس سے ذی قعدہ اور ذی الحج کے دس دن مراد ہیں۔ یہ ابن جریر کی ابن عالیہ سے روایت ہے۔

[10] - (ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ) [51]:

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حسن بصریؒ سے روایت کی ہے کہ جس بچھڑے کی بنی اسرائیل عبادت کرتے تھے اس کا نام بھموت تھا جبکہ ابن ابی حاتم نے اس کا نام بھبوت نقل کیا ہے۔

[11] - (ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ) [58]:

عبدالرزاق نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس ہے۔ اور ابن جریر سے الصولی کے طریقے سے ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

15۔ بخاریؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے دیکھا۔ اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا: اس دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات ملی تھی تو اس کے شکرانے کے طور پر موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) پر تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں، اس لیے آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (الصوم، باب صیام عاشوراء، نمبر: 1900)۔

16۔ فلق البحر: اس نے سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: [تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ سمندر پر اپنی لاٹھی مارو۔ اور وہ پھٹ گیا۔ تو ہر ایک حصہ ایک عظیم پہاڑ کی طرح تھا] (الشعراء: 63): یعنی وہ پھٹ گیا اور اس کا ہر حصہ عظیم پہاڑ کی طرح تھا۔

[12] - (وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا) [58]: کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد بیت المقدس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے "باب" کے نام سے ہی پکارا جاتا ہے۔

جبکہ ربیع سے روایت کیا ہے کہ یہ بیت المقدس ہے اور ابوزید سے منقول ہے کہ اس سے مراد اس علاقے کا "اریحا"[17] نامی قصبہ ہے۔

[13] - (النَّصَارَىٰ) [62]:

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ یہ نام اس لئے ہے کہ وہ لوگ ناصرہ نامی قصبے سے تعلق رکھتے تھے۔ کہا گیا کہ یہ نام ان کے قول (نحن أنصار الله) [52]:[18] کی وجہ سے ہے۔ یہ ابن

17۔ اریحا: اریحا یا (Jericho) ایک قدیم کنعانی شہر ہے۔ اگر اسے قدیم ترین شہر نہ بھی مانا جائے تو بھی ماہرین آثار قدیمہ اریحا کو فلسطین کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک مانتے ہیں۔ اس کا معنیٰ کنعانیوں کے لیے چاند ہے۔ اریحا کو بائبل (Deuteronomy 34:3) میں ''کھجور کے درختوں کا شہر'' کہا گیا ہے۔ اس کی تاریخ گیارہ ہزار (11000) سال یا (9000) نوہزار سال قبل مسیح سے پہلے پتھر کے زمانے کی طرف لوٹتی ہے۔ اس شہر کو فلسطین کا مشرقی دروازہ سمجھا جاتا ہے، یہ سڑکوں کے ذریعے مشرقی کنارے اور یروشلم-عمان سڑک سے منسلک ہے۔ یہ بیت المقدس (یروشلم) کے شمال میں اس سے اڑتیس (38) کلومیٹر دور ہے۔ کھنڈرات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر رومی دور میں پروان چڑھا۔ لیکن بعدازاں اس پر زوال آگیا اور یہ حال ہوا کہ 1908 تک اس کی آبادی ایک گاؤں یا اس سے بھی کم سائز میں رہی۔ لیکن پھر دوبارہ سن ایک ہزار نو سو پینسٹھ (1965) میں اس کی آبادی پچھتر ہزار (75000) افراد تک پہنچ گئی۔ یہ شہر اپنے سیاحتی مقامات، بحیرہ مردار (Dead Sea) اور قلعہ ہشام (castle Hesham)، [جسے ہشام بن عبدالملک نے تعمیر کیا تھا]، کے حوالے سے مشہور ہے۔

18۔ اس قول کے قائل عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ہیں۔ قرآن مجید کی سورہ صف کی آیت [قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ] (14) میں یہ لفظ موجود ہے۔

عساکر کی حکایت ہے۔[ناصرہ شہر[19]]

[14] - (وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا) [72]:

علامہ کرمانیؒ نے اس کا نام "عامیل" ذکر کیا ہے۔ .جبکہ ماوردیؒ نے "نکار" نام کی حکایت کی ہے۔ ابن جریر وغیرہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس کے بھتیجے نے اسے قتل کیا۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس کے بھائی نے قتل کیا۔

[15] - (فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا) [73]:

فریابی کی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ مرمری ہڈی[20] (نرم ہڈی) سے ملی ہوئی ہڈی ہے۔ ابن جریر نے قتادۃ اور مجاہد سے روایت کی ہے کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسے کندھوں کے درمیان گوشت کے ٹکڑے سے مارا۔

ابن ابی عالیہ کی روایت کے مطابق کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اس کی ایک ہڈی کے ساتھ مارا۔ کرمانی نے "الغرائب" میں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد اس کی زبان کے ساتھ، اس کی ریڑھ کی

19۔ ناصرہ: اسرائیل کے شمالی ضلع کا سب سے بڑا شہر ہے اور اسے اسرائیل کا عربی دارالحکومت سمجھا جاتا ہے چونکہ اس شہر کی آبادی کی اکثریت اسرائیل کے عرب شہری ہیں جو زیادہ تر مسلمان (69%) یا مسیحی (30.9%) ہیں۔ بائبل کے نئے عہد نامہ یا عہد نامہ جدید میں ناصرہ (شہر) کا ذکر بطور ناصرت یسوع مسیح کے بچپن کے شہر کے طور پر ہے۔ اسی وجہ سے سیدنا مسیح کو یسوع ناصری یا مسیح ناصرت والا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں پر مسیحیت کی بہت سی زیارتیں ہیں۔ بائبل کے بہت سے واقعات یہاں سے منسوب ہیں (وکی پیڈیا)

20۔ Cartilage: کارٹلیج ایک مضبوط، لچکدار جوڑنے والا ٹشو ہے جو انسان کے جوڑوں اور ہڈیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور پورے جسم میں جھٹکا جذب کرنے والے کے طور پر کام کرتا ہے۔

ہڈی کے ساتھ۔

[16] - (وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ) [76]:

ابن جریر کی ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد ہے کہ یہ منافقین یہود میں سے ہے۔ ابن ابی حاتم کی عکرمہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ابن صوریا[21] کے حوالے سے نازل ہوئی۔

[17] - (وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ) [78]:

مہدوی[22] نے نقل کیا کہ اس سے مراد مجوس[23] ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی الہامی کتاب نہیں تھی۔

21۔ عبداللہ بن صوریا: بنی ثعلبہ بن فطیون کے قبیلے سے تعلق رکھنے والا، یہودیوں کے علماء اور احبار میں سے تورات کا سب سے بڑا عالم، عبداللّہ بن صوریا تھا۔ یہ نبی کریم ﷺ کے معاصرین میں سے تھا۔ اس نے دعوت توحید کا انکار کیا۔ نبی کریم ﷺ کے بڑے دشمنوں میں فدک کا رہنے والا یہ یک چشم نابینا (کانا) بھی تھا

22۔ التحصیل لفوائد کتاب التفصیل الجامع لعلوم التنزیل-تفسیر المهدوي أبي العباس أحمد بن عمار المهدوي

23۔ مجوس مجوسی کی جمع ہے، مجوس سے مراد آتش پرست ہیں جو کائنات کے دو خالق مانتے ہیں، ایک نیکی کا خالق (یزدان) اور دوسرا بدی کا خالق (اہرمن)۔ [شعراء نے یزدان اور اہرمن کے ناموں بطور استعارہ، تشبیہ اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے جیسے علامہ اقبال اپنی نظم جبریل و ابلیس میں کہتے ہیں: میں کھٹکتا ہوں دلِ یزداں میں کانٹے کی طرح] یہ لوگ اپنے آپ کو زرتشت کا پیرو بھی کہتے ہیں اور شاید یہ اسے نبی بھی سمجھتے تھے یا کسی اور نبی کا نام بھی لیتے تھے۔ یہ بات تحقیق طلب ہے کہ یہ لوگ ہدایت کے بعد میں گمراہ ہو گئے یا یہ راہ ہدایت پر کبھی آئے ہی نہیں اور شروع ہی سے گمراہ تھے۔ مزدک [(528ء) ایک فارسی فلسفی جو نیشاپور کا رہنے والا اور زرتشتیت کا موبد تھا۔ جس نے بعد ازاں اپنا مذہب ایجاد کرلیا] نے ان کے مذہب اور اخلاق کو بری طرح مسخ کیا، یہاں تک کہ حقیقی بہنوں کے ساتھ شادیاں بھی ان کے ہاں جائز تھیں۔ سولھویں صدی میں عربوں کے خلاف ایران کو عجمیت کے نعرے پہ متحد کرنے والے مزدکی شیعہ تھے۔ ممکنہ طور پر شیعہ عقائد میں زیادہ تر مزدکیت کے آثار اور جھلکیاں نظر آتی ہیں، ابو مسلم خراسانی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مزدکیت کا پیروکار تھا۔

[18] - (إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً) [80]:

انھوں نے اسے سات دن خیال کیا۔ اسے طبرانی وغیرہ نے ابن عباسؓ سے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جبکہ ابن ابوحاتم اور ابن جریر نے ان سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ چالیس دن تھے۔

[19] - (وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ) [87]:

ابن ابی حاتمؒ نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ روح القدس [24] سے حضرت مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

[20] - (نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم) [101]:

مجوسی اہل کتاب میں سے تھے یا نہیں؟ بعض اہل علم نے کہا کہ ان کے پاس ایک کتاب تھی پھر اسے اٹھا لیا گیا، اس لیے ان سے جزیہ لیا گیا جبکہ یہ دوسرے مشرکوں سے نہیں لیا گیا۔ اہل علم متفق ہیں کہ وہ نکاح نہیں کرتے تھے اور یہود و نصاریٰ کے برعکس ان کے ذبیحے بھی نہیں کھائے جاتے تھے۔ واللہ اعلم۔

24۔ اسلام میں روح القدس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ شیخ شنقیطی رحمہ اللہ، اللہ تعالی کے فرمان "اور روح القدس سے ان کی تائید کروائی" کے بارے میں کہتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ اس سے مراد جبریل علیہ السلام ہی ہیں، اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے ''پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح جبریل علیہ السلام کو بھیجا''۔ محمد بن کعب القرظی اور قتادہ اور عطیہ العوفی اور سدی اور ربیع بن انس رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی روایت ہے۔ اوپر بیان کیے گئے اقوال سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور اس کی تائید صحیح بخاری و مسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے: ابوسلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی سے سنا کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے میں آپ کو اللہ تعالی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ اے حسان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دے اور انھوں نے یہ بھی کہا: اے اللہ روح القدس کے ساتھ اس کی تائید فرما، تو ابوھریرہ رضی اللہ تعالی نے کہا جی ہاں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ جمہور علما کا کہنا ہے کہ اس سے مراد جبریل علیہ السلام ہی ہیں، بیشک اللہ تعالی نے ان کا نام روح الامین اور روح القدس اور جبریل بھی رکھا ہے۔

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد مالک بن صیف ہے۔

[21] - (وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ) [103]:

وہ دونوں ہاروت اور ماروت[25] ہیں جیسا کہ ابن جریر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملکین سے مراد جبریل اور میکائیل ہیں۔ بخاریؒ نے یہ بات اپنی تاریخ میں جبکہ ابن منذر نے ابن عباسؓ، اور ابن ابی حاتم نے عطیہ سے نقل کیا ہے۔ لامِ مکسور کے ساتھ بھی اس کی قراءت ہے۔

ان دونوں سے مراد حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہیں جیسا کہ ابن ابی حاتم نے عبد الرحمن بن ابزی سے نقل کیا ہے۔

25۔ ہاروت اور ماروت دو سر کردہ شیطان تھے جو شہر بابل میں لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور جو عوام میں مشہور ہے کہ یہ دونوں فرشتے تھے تو اس بات کی کوئی حقیقت نہیں۔ بلکہ اس طرح کے قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو مسلمانوں میں دانستہ پھیلائے گئے ہیں۔

اور ضحاک سے مروی ہے کہ ان سے مراد بابل[26] کے علجان[27] ہیں۔

[22] - (وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) [109]:

زہریؒ اور قتادہؒ سے مروی ہے کہ اس کا نام کعب بن اشرف تھا۔ جبکہ ابن عباسؓ کی روایت میں حیی بن اخطب اور ابو یاسر بن اخطب ہے۔

[23] - (وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ) [113]:

یہ بات رافع بن حرملہ نے کہی ہے

[24] - (وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ) [113]:

26۔ بابل (Babylon) : میسوپوٹیمیا (موجودہ عراق) کا ایک قدیم شہر ہے جو سلطنت بابل اور کلدانی سلطنت کا دارالحکومت ، موجودہ بغداد سے اس کا فاصلہ 55 میل (۸۸ کلومیٹر) بجانب جنوب ، دریائے فرات کے کنارے آباد تھا۔ چار ہزار سال قبل مسیح کی تحریریں میں اس شہر کا تذکرہ ملتا ہے۔ 1750 قبل مسیح میں بابی (Babylon) بابی لونیا کے بادشاہ حمورابی نے اسے اپنا پایہ تخت بنایا تو یہ دنیا کا سب سے بڑا اور خوب صورت شہر بن گیا۔ 689 ق م میں بادشاہ بنوکد نصر یا بخت نصر دوم نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔ پرانا شہر دریائے فرات کے مشرقی کنارے پر آباد تھا۔ بخت نصر نے دریا پر پل بنوایا اور مغربی کنارے کا ایک وسیع علاقہ بھی شہر کی حدود میں شامل کر لیا۔ اس کے عہد میں شہر کی آبادی 5 لاکھ کے قریب تھی۔ معلق باغات ، جن کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں ہوتا ہے ، اسی بادشاہ نے اپنی ملکہ کے لیے بنوائے تھے۔ 539 ق م میں ایران کے بادشاہ سائرس نے بابل پر قبضہ کر لیا۔ 275 ق م میں اس شہر کا زوال شروع ہوا اور نئے تجارتی مراکز قائم ہونے سے اس کی اہمیت ختم ہو گئی۔ اب اس کے صرف کھنڈر باقی ہیں (اردو وکیپیڈیا)

27۔ ایک ضعیف حدیث سنن أبی داود/الطھارۃ(229) ، سنن الترمذی/الطھارۃ 111 (146)، سنن النسائی/الطھارۃ 171 (266،267)، سنن ابن ماجہ /الطھارۃ105(594)، (تحفۃ الأشراف : 10186)، مسند احمد(1/84،124)(ضعیف) میں یہ لفظ موجود ہے۔ جس کا مطلب بڑا مضبوط آدمی ہے فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجْهًا، وَقَالَ : إِنَّكُمَا عِلْجَانِ ، ، مصباح المنیر میں ہے۔ عجمی کفار میں سے ایک مضبوط آدمی۔

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ بات نجران کے ایک آدمی نے کہی۔

[25] - (كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) [113]:

ابن جریر نے کی روایات کے مطابق سدی کا قول یہ ہے کہ وہ عرب ہیں- اور عطاءؒ نے کہا کہ وہ یہود و نصاریٰ سے پہلے گذری اقوام ہیں۔

[26] - (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ) [114]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اس مراد قریش ہیں جبکہ عوفی کے طریق سے ابن عباس سے روایت کیا کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں۔

جبکہ عبدالرزاق نے قتادۃ سے نقل کیا ہے کہ اس مراد بخت نصر اور اس کے ساتھی ہیں جنھوں نے بیت المقدس کو تاخت و تاراج کیا۔

[27] - (وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ) [118]:

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ان میں سے ایک نام رافع بن حرملہ ہے اور قتادۃ سے نقل کیا ان سے مراد کفارِ عرب ہیں۔

[28] - (رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ) [129]:

اس آیت کا مصداق نبی کریم ﷺ کی ذات والاصفات ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ کا ارشاد ہے : (أنا دعوۃ أبي إبراہیم) کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ اس روایت کو احمد[28] من حدیث عرباض بن ساریہ وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

28۔ مسند احمد: [4 / 127 – 126] ۔ المستدرک علی الصحیحین کِتَابُ التَّفْسِيرِ تَفْسِيرُ سُورَةِ الْأَحْزَابِ [3525]

[29] - (وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوب) [132]:

یعنی اس کے بیٹے۔ جبکہ جنھیں بنو ابراہیم کہا جاتا ہے ان میں سے اِسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کے نام قرآن میں ہیں اور ان میں سے بعض کو کلبی کہا جاتا تھا ان کے نام مدن، مدین، بقشان، زمران، اَشبق، اور شوح ہیں۔ ابن سعد نے اسے طبقات میں روایت کیا ہے۔ اور میں نے اس میں بالکل ایسے ہی نام دیکھے۔ ایک معتمد نسخے میں جسے دمیاطی نے مہارت کے ساتھ ضبط کیا۔ پھر ابن سعدؒ نے کہا ہمیں محمد بن عمر الاسلمی نے خبر دی، کہا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے ہاں اسمٰعیل (علیہ السلام) پیدا ہوئے تو ابراہیم (علیہ السلام) کی عمر نوے سال تھی اور وہ ان کی ((بیوی ہاجر (علیہا السلام)) سے ان کے پہلوٹھے بیٹے تھے، اور اسحاق اس سے تیس سال بعد پیدا ہوئے، اس کے بعد ان کی بیوی قطورا (قنطورہ) سے چار بیٹے، ماذی، زمران، شوح اور اشبق، پیدا ہوئے۔

پھر (آپ کی بیوی) حجوی کے ہاں نافس، مدیان، قیشان، شوروخ، اُمیم، لوط اور یقشان نامی سات بچوں کی ولادت ہوئی۔ اس طرح اس کے تمام بیٹے تیرہ آدمی تھے۔

اور کلبی کی روایت ہے کہ اسماعیل (علیہ السلام) کے وذ، قیذار، ادبیل، مسا، مشمع، ذوما، اذر، طیما، بطور، نبت، ماشی، قیذما نامی بارہ بیٹے تھے۔

[30] - (وَالْأَسْبَاطِ) [136]:

ابن جریر نے بواسطہ حجاج، ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اسباطِ بنو یعقوب میں یوسف، بنیامین، روبیل، یہوذا، شمعون، لاوی، دان، نفتالی، جاد، ربالون، شجر، اوردان شامل ہیں۔

[31] - (سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ) [142]:

براء بن عازب نے کہا کہ وہ یہودی ہیں۔ ابوداؤد نے اسے الناسخ والمنسوخ میں روایت کیا ہے۔
ابن جریر وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ابن عساکر[29] نے کہا کہ اس کے قائلین میں سے درج ذیل لوگ شامل ہیں: رفاعۃ بن قیس، قردم بن عمرو، کعب بن اشرف، نافع بن حرملۃ، حجاج بن عمرو، ربیع بن حقیق۔

[32] - (وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُون) [159]:

ابن ماجہ میں براء بن عازب کی (ضعیف الاسناد) حدیث میں اس کی تفسیر " دَوَابُّ الْأَرْض "[زمین کے چوپائے][30] ہیں۔ ایسے ہی مجاہد نے کہا ہے۔ سعید بن منصور وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

ابن جریر سے روایت ہے کہ قتادۃ اور ربیع کہتے ہیں کہ اس سے مراد فرشتے اور مؤمن لوگ ہیں۔

[33] - (وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا) [170]:

ابن ابی حاتم کی ابن عباسؓ سے روایت میں ان کا نام رافع بن حرملہ اور مالک بن عوف ہے۔

29۔ التکمیل والاتمام لابن عساکر

30۔ ابن ماجہ: کتاب الفتن، باب العقوبات، حدیث[4021]

[34] - (عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ)[31] [176]:

امام احمد[32] نے اسناد حسن کے ساتھ نقل کیا ہے کہ جن کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا ان کا نام عمرؓ بن خطاب اور کعبؓ بن مالک تھا۔

[35] - (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ) [179]:

ابن عساکر نے ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ ان کا نام معاذ بن جبل اور ثعلبۃ بن عنمہ — (عین اور نون پر فتحہ)-انصاری السلمی ہیں۔

[36] - (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ)[197]:

ہی ان سے مراد شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحج کے دس دن ہیں۔ جیسا کہ حاکمؒ وغیرہ نے ابن عمرؓ[33] اور سعید بن منصور کے حوالے سے ابن مسعود سے نقل کیا ہے۔ اور طبرانی وغیرہ نے ابن عباسؓ، اور بواسطہ ابن منذر ابن زبیرؓ سے روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ذوالحج ہے۔ اسے طبرانی وغیرہ نے حدیث ابن عمر سے مرفوع اور سعید بن منصور کے واسطہ سے عمر بن الخطاب سے مرفوع روایت کیا ہے۔

[37] - (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) [199]:

31۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البقرہ، [3238]

32۔ مسند احمد، [460/3] عن عبداللہ بن کعب بن مالک، یحدث عن أبیہ، قال: کان الناس فی رمضان إذا صام الرجل، فأمسی فنام حرم علیہ الطعام، والشراب، والنساء حتی یفطر من الغد، فرجع عمر بن الخطاب من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ، وقد سہر عندہ فوجد امرأتہ قد نامت، فأرادہا فقالت: إنی قد نمت، قال: ما نمت ثم وقع بہا، وصنع کعب بن مالک مثل ذلک، فغدا عمر إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأخبرہ فأنزل اللہ تعالی: "{علم اللہ أنکم کنتم تختانون أنفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم}[البقرۃ: ۱۸۷]"[15795]

33۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب [الحج أشہر معلومات] (276/2)

ابن جریج نے ضحاک کے طریق سے ابن عباس سے اس قول (أفاض الناس) کے بارے میں نقل کیا ہے اس سے مراد حضرت اِبراہیم علیہ السلام ہیں۔

[38] - (فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ) [199]:

ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ ایام تشریق کے تین دن ہیں، یہ فریابی سے مروی ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے چار دن کا قول نقل کیا ہے۔ جو قربانی کے بعد تین دن ہیں۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ابن جریر نے سدی سے علیؓ سے تین دن کا قول بھی نقل کیا ہے۔ قربانی کا ایک دن اور اس کے بعد دو دن۔

[39] - (وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ)[204]:

ابن جریر نے سدی سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد اخنسؓ[34] بن شریق ہیں۔

[40] - (وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ)[207]:

ابن ابی حاتم نے سعیدؒ بن مسیب سے اور حرث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند[35] میں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد صہیبؓ[36] ہیں، جبکہ ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت صہیبؓ،

34۔ صحابی، رسول اللہ ﷺ کے مخالف تھے، اسلام لائے پھر مرتد ہو گئے۔ پھر اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ (سیر أعلام النبلاء، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ)

35۔ اس روایت کو ابن حجر نے المطَالبُ العَالیۃُ بِزَوَائِدِ المسَانید الثّمَانِیَۃ (3552) میں نقل کیا ہے لیکن اس کی سند میں علی بن زید جدعان ہے جو اپنے ضعف میں مشہور ہے۔

36۔ ابو یحییٰ صُہَیب بن سِنان رومیؓ۔ آپؓ کے والد یا چچا ایران کے بادشاہ کی طرف سے اُبلّہ (عراق میں بصرہ کے قریب شہر) پر حاکم تھے، جبکہ آپ کا گھر مَوصِل کے قریب نہر فُرات کے کنارے ایک بستی میں تھا ایک دن رُومیوں نے حملہ کر کے قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا اور کئی لوگوں کے ساتھ آپ کو بھی قیدی بنا کر روم لے گئے اس وقت آپ کم عمر تھے اس طرح آپ کی پرورش روم میں ہوئی۔

ابو ذرؓ، جندبؓ بن سکن اور ابو ذرؓ کی قوم میں سے ایک شخص کے حق میں نازل ہوئی۔

[41]: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ [217]:

اس سے رجب کا مہینہ مراد ہے۔

[42]- ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [219]:

ابن عساکر کا قول ہے کہ سائل، انصار کے ایک گروہ کے ساتھ، حمزۃؓ بن عبدالمطلب تھے جبکہ ابو حیان کا کہنا ہے یہ عمرؓ اور معاذؓ تھے۔

[43]- ﴿وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ [219]:

ابن ابی حاتم کی یحییٰ سے بلاغاً[37] روایت ہے کہ ان سائلین میں معاذ ابن جبل، اور ثعلبہ ہیں۔

[44]- ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم﴾ [215]: ابن عساکر نے اس قول کے بارے کہا کہ یہ آیت عمروؓ بن الجموح[38] کے متعلق نازل ہوئی جب انہوں نے مال

قبیلۂ بنو کلب کے ایک شخص نے آپ کو رومیوں سے خریدا اور مکّے لے آیا، پھر عبداللہ بن جُدعان نے آپ کو خرید لیا یہاں تک کہ آزادی کی دولت نصیب ہوگئی، بعض روایات کے مطابق بالغ ہونے کے بعد آپ شام سے بھاگ کر مکّہ آ گئے تھے۔ آپ اور حضرت عمّار بن یاسرؓ نے ایک ساتھ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا [طبقات ابنِ سعد، الاعلام للزرکلی، مصنف ابنِ ابی شیبہ]

37۔ بَلَغَنَا یا بَلَغَنِی کے لفظ کے ساتھ کی جانے والی روایات بلاغات کہلاتی ہیں۔ مثلاً بلاغات مؤطا مالک

38۔ عمرو بن الجموح اصحاب بدر میں سے ہیں بنی سلمہ کے سردار تھے اور آپ کا شمار اس وقت کے سخی اور بہادر لوگوں میں ہوتا تھا غزوۂ بدر کی شرکت میں اختلاف ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے چونکہ پیر میں چوٹ آ گئی تھی، اور لنگڑا کر چلتے تھے، غزوۂ احد کے وقت بھی یہی صورت حال تھی لیکن ضد کر کے چلے گئے اور شہید ہو کر اسی لنگڑے پیر سے جنت میں پہنچ گئے (سیر اعلام النبلاء، اسد الغابہ وغیرہ کتب سیرت)

خرچ کرنے کے مواضع کے متعلق پوچھا۔ پھر اس کے بعد انہوں خرچ کی مقدار کے حوالے سے سوال کیا تو (ویسألونک ماذا ینفقون قل العفو) نازل ہوئی۔

[45] - (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ) [220]:

ابن غرس احکام القرآن میں کہتے ہیں کہ کہا گیا کہ سائل کا نام عبداللہ بن رواحہ تھا۔ ابوحیان نے اس میں اضافہ کیا کہ کہا گیا ہے اس سے مراد ثابتؓ بن رفاعۃ انصاری ہیں۔

[46] - (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ) [222]:

ابن جریر، بواسطہ سدی اورمرود ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ سوال کرنے والے ثابتبن دحداح انصاری تھے۔ جبکہ سہیلی کہتے ہیں کہ ان کا نام عباد بن بشر اوراسید بن حضیر تھا۔

[47] - (الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ) [243]:

حاکم نے مستدرک میں بطریق سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں کی تعداد چارہزار تھی۔

جبکہ ابن ابی حاتم نے بطریق عکرمہ (ابن عباسؓ) سے روایت کی کہ واسط[39] دروردان کے گاؤں سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ چارہزار تھے۔

ابن جریر کی سدی سے روایت ہے تیس ہزار سے بیشتر افراد تھے جن کا تعلق واسط (عراق) کی

39۔ واسط (Wasit) : مشرقی عراق کے محافظہ واسط میں کوت العمارہ کے جنوب مشرق میں واقع ایک شہر ہے۔ شہر حجاج بن یوسف نے 83ھ 702ء میں دریائے دجلہ کے مغربی کنارے پر آباد کیا۔ عراق کا مشہور شہر جو کوفہ اور بصرہ کے عین وسط میں ہے اور دونوں اس سے یکساں فاصلہ پر پورے پچاس پچاس فرسخ پر واقع ہیں۔ یہاں فنِ حدیث کے بہت سے ائمہ گذرے ہیں۔ محدث حاکم نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' کی ''النوع التاسع والأربعین'' میں ان میں سے بعض مشاہیر کے نام لکھے ہیں۔ اس کو واسط یہود بھی کہتے ہیں۔ (قاموس المحیط)

طرف ایک گاؤں داوردَان[40] سے تھا.

اور عطاء خراسانی کی روایت میں ہے کہ ان کی تعداد تین ہزار تھی۔ جبکہ ابن جریر نے ابن عباس سے ان کی تعداد چالیس ہزار نقل کی ہے۔

[48] - (إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ) [246]: ابن جریر کی وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اس کا نام شموئیل اور اس کا نسب لاوی بن یعقوب ہے۔

سدی نے بیان کیا ہے کہ یہ شمعون ہے۔ اس نے کہا کہ اس کا یہ نام اسلئے رکھا گیا کیونکہ اس کی ماں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ اسے لڑکا عطا کرے، اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرلی، اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس لیے اس کا نام شمعون رکھا کہ اللہ نے میری دعا سن لی۔

قتادہ کی روایت میں ہے کہ یہ یوشع بن نون تھے۔

کہا گیا کہ اس کا نام حزقیل ہے۔ کرمانی نے اسے "العجائب" میں بیان کیا۔

ابن عساکر کہتے ہیں: کہا گیا کہ اس کا نام اسماویل بن حلفہ، اور ان کی والدہ کا نام حسنہ تھا۔

[49] - (فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ) [249]:

40۔ داوردَان: واسط کے مشرقی علاقوں میں سے ہے۔ ان کے درمیان ایک فرسنگ کا فاصلہ ہے۔ متاخرین میں سے داوردان کی طرف منسوب أحمد بن محمد بن علی بن حسین الطائی ابو العباس جو کہ ابن طلامی کے نام سے مشہور تھے، اہل قرآن میں سے ایک صالح شیخ تھے، وہ بغداد آئے اور ابو القاسم اسماعیل بن احمد سمرقندی اور دیگر لوگوں سے سماعت کی۔ پھر وہ وہ اپنے ملک واسط واپس چلے گئے اور وہاں رہائش پذیر ہو گئے۔ اور وہاں ریاضت اور مجاہدہ وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ آپ کا انتقال 554 ہجری میں رمضان المبارک کی ساتویں تاریخ کو ہوا اور جنازے میں اہل واسط کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ (معجم البلدان)

ابن جریر نے سدي سے روایت کی ہے کہ ان کی تعداد اسی ہزار تھی۔

[50] - (مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ) [249]:

ربیع اور قتادۃ نیز بطریق ابن جریر ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ اردن اور فلسطین کے درمیان ایک نہر ہے[41]۔ بطریق عوفی ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ فلسطین میں ایک نہر ہے۔

[51] - (فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ) [249]:

41۔ اسے نہر اردن یا دریائے اردن کہا جاتا ہے۔ اردن کا نام اسی دریا کے نام پر ہے۔ اردن اور فلسطین کے درمیان جنوب سے مشرق کی جانب جھیل / بحیرہ طبریہ کی طرف بہنے والا یہ دریا تقریبا 360 کلومیٹر (اصلی فاصلہ تقریباً 200 کلومیٹر) لمبا ہے۔ مسیحی روایات کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو یحیی علیہ السلام (St. John the Baptist) نے اسی دریا میں بپتسما دیا تھا۔ یہ دریا شام اور لبنان کی سرحد پر کوہ ہرمون کی ڈھلوانوں سے نکلتا ہے اور شمالی اسرائیل سے ہوتا ہوا بحیرہ گیلیلي [بحیرہ طبریہ (تمیم داریؓ کی بیان کردہ حدیث جساسہ میں اس کا تذکرہ موجود ہے)] تک بہتا ہے۔ یہ جنوب سے اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے فلسطین اور مقبوضہ فلسطین (اسرائیل) کو تقسیم کرتا ہوا مشرق میں بحیرہ مردار (Dead Sea) میں گرتا ہے۔ بحیرہ مردار سطح سمندر سے تقریباً 1,410 فٹ (430 میٹر) سے نیچے، زمین کا سب سے کم بلندی والا مقام ہے۔ اور دنیا کے کسی بھی دریا سے سب سے کم بلندی پر
ہے۔ (https://www.britannica.com/place/Jordan-River) [بحیرہ مردار: قومِ لوط کا مسکن شہر سدوم اور عمورہ تھا جو بحر مردار کے ساحل پر واقع تھا، اور قریش مکہ اپنے شام کے تجارتی سفر میں اسی راستہ کو استعمال کرتے تھے، یہ علاقہ پانچ چھ بڑے شہروں پر مشتمل تھا۔ جن کے نام سدوم، عمورہ، ادمہ، صبوبیم اور ضُغر (اس نام کے چشمے کا ذکر بھی حدیث جساسہ میں ہے اور یہ بحیرہ طبرہ کے قریب ہی واقع ہے) تھے، ان شہروں کے مجموعہ کو قرآن کریم میں موتفکہ اور موتفکات (یعنی الٹی ہوئی بستیاں) کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔۔ سدوم ان شہروں کا دارالحکومت اور مرکز سمجھا جاتا تھا۔ واللہ اعلم] (قصص القرآن)

ان کی تعداد تقریباً تین سو دس تھی۔ جیسا کہ بخاریؒ[42] نے براءؓ سے روایت کی ہے۔

[52] - (مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ) [253]:

ابن جریر نے مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول (منهم من كلم الله) کے متعلق کہا کہ اس سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں

اور (ورفع بعضهم درجات) سے مراد رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں۔

[53] - (الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ) [258]:

ابوداوٗد طیالسی اپنی مسند میں علیؓ سے نقل کردہ روایت میں کہتے ہیں کہ جس نے ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے جھگڑا کیا وہ نمروذ بن کنعان (نمرود بن کنعان[43]) تھا۔

ایسا ہی ابن جریر نے مجاہد، قتادۃ، ربیع اور زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔

[54] - (الَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ) [246]:

حاکم[44] وغیرہ نے علیؓ بن ابی طالب سے روایت کیا کہ اس مراد عزیر علیہ السلام ہیں۔

خطیب بغدادی نے عبداللہؓ بن سلام اور ابن عباسؓ سے ابن سروحا کے زائد الفاظ کے ساتھ ایسے ہی بیان کیا ہے۔ ابن جریر نے ناجیہ بن کعب، سلیمان بن بریدہ، ربیع، قتادہ، عکرمہ، سدی اور ضحاک کے حوالے سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

42۔ بخاری، کتاب المغازی، ۔ بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ، (3739، 3742)[حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: «اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ المُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ، وَالأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ»](3956)

43۔ تفسیر طبری، (430/5)

44۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، قصہ عزیر علیہ السلام (282/2)

فریابی نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کیا کہ آپ نبی ہیں اور آپ کا نام ارمیاء علیہ السلام ہے۔ ابن جریر نے وہب بن منبہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے اہلِ شام کے کسی آدمی سے نقل کیا کہ وہ حزقیل بن بودا[45] (بوذی) ہیں کرمانی نے العجائب میں کہا کہ یہ خضر ہیں۔

اور قریہ کے حوالے سے ابن جریر نے وہب اور قتادۃ، ضحاک، عکرمۃ اور ربیع سے روایت کی ہے کہ وہ بیت المقدس ہے۔

اور ابن زید سے روایت ہے کہ یہ وہ گاؤں ہے جس میں موت کے خوف سے ہزاروں کی تعداد میں گھر بار چھوڑنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔

کرمانی نے العجائب میں اس کا نام سلماباذ، سارا، دیر ہرقل نقل کیا ہے۔

[55] - (فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ) [260]:

ابن ابی حاتم نے بطریق ضحاک، ابن عباسؓ سے روایت کی کہ (ابراہیم علیہ السلام نے) جن پرندوں کو پکڑا تھا وہ مرغابی (بطخ)، شتر مرغ کا بچہ، مرغ اور مور تھے۔

منجاب[46] کہتے ہیں کہ رأل شتر مرغ کے بچے کو کہتے ہیں ہے۔

اور بطریق حنش، ابن عباسؓ سے روایت کی کہ یہ سارس، مور، مرغ اور کبوتری تھے۔

ابن جریر نے مجاہد سے روایت کی کہ یہ مرغ، مور، کوا، اور فاختہ تھے۔

45۔ حزقیل بن بوذي، المسالک والممالک للبجري (1—122)

46۔ منجاب بن حارث تمیمی (231ھ)، ابو محمد، کوفی، ثقہ راوی۔

[56] - (لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا) [٢٧٣]:

ابن منذر نے کی روایت ہے کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس سے مراد اہل صفہ ہیں۔

[57] - (الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً):

ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہ آیت عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی۔ واللہ اعلم۔

سورة آل عمران

[58] - (قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ) [12]:

ان سے مراد بنو قینقاع کے یہودی ہیں۔

[59] - (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ) [23]:

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا کہ ان میں نعمان بن عمرو، حرث بن زید کے نام ہیں۔

[60] - (وَآلَ عِمْرَانَ) [33]:

اس سے مراد موسی اور ہارون علیہما السلام ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ عیسی اور ان کی والدہ علیہما السلام ہیں۔ اسے کرمانی نے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر اور سہیلی کے نزدیک یہی راجح ہے۔

[61] - (امْرَأَتُ عِمْرَانَ) [35]:

ابن منذر نے عکرمۃ سے روایت کیا کہ اس کا نام حنہ ہے۔

اور ابن اسحق نے کہا کہ ان کا نام حنہ بنت فابوذ ہے. ابن جریر سے روایت کی گئی کہ اس کا نام فاقوذ بن قبیل ہے۔

[62] - (فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ) [39]:

ابن جریر نے سدی سے روایت کیا کہ اس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

[63] - (مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ) [39]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا کہ اس سے عیسی بن مریم علیہ السلام مراد ہیں۔

[64] - (وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ) [40]:

ان کا نام ایشاع بنت فاقوذ ہے۔

ابن ابی حاتم کی شعیب جبائی سے روایت ہے کہ اس کا نام أشیع تھا۔

[65] - (إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ) [44]:

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں سعید بن اسحق دمشقی سے اللہ تعالیٰ کے قول : (إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ) کے حوالے سے نقل کیا کہ اس سے مراد حلب میں نہر قرمق[47] پر ہے۔

[66] - (كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ) [49]:

ابن جریر نے ابن جریج سے نقل کیا کہ اس سے مراد چمگادڑ ہے۔

[67] - (الْحَوَارِيُّونَ) [52]:[48]

ابن جریر نے ابن اسحق سے روایت کی کہ ان میں قطریس، یعقوس، لحیس، ایدارانیس، قیاس، ابن تلما، متنا، بوقاس، یعقوب بن حلیقا، بداوسیس، قیاس ویودس، کدمابوطا، سرجس کے نام ہیں۔

سرجس وہ حواری تھا جس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈالی گئی تھی۔ [49]

[68] - (وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا) [72]:

47۔ دریائے قرمق یا قویق یا دریائے حلب وہ دریا ہے جو شمالی شام کے شہر حلب میں داخل ہوتا ہے اور تاریخی طور پر تازہ پانی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لاطینی میں اس دریا کو "خالیس" (Chalis) کے نام سے جانا جاتا تھا، اور ترکی زبان میں اس دریا کو حلب کی ندی ("hleb erqi")"کہا جاتا ہے۔ یہ 129 کلومیٹر (80 میل) طویل دریا ہے جو شمالی شام کے شہر حلب سے گزرتا ہے۔ یہ جنوب مشرقی ترکی میں جنوبی عینتاب سطح مرتفع سے نکلتا ہے۔ قنسرین (اس شہر کو خالدؓ بن ولید نے سنہ 636 ہجری میں فتح کیا تھا) کا سابقہ قصبہ اس دریا کے کنارے آباد تھا۔ قدیم زمانے میں وادی قویق اپنی چقماق کی صنعتوں اور مٹی کے برتنوں کے لیے مشہور تھی۔ یاقوت حموی نے معجم البلدان میں قویق نام کی اصل کے بارے میں ذکر کیا ہے، جہاں اس نے ذکر کیا ہے کہ یہ قاق کی تصغیر ہے، جو بینڈک کی آواز ہے۔ ۔ [(خیر الدین الأسدي. موسوعة حلب المقارنة، (Encyclopedia of Prehistory: Volume: 8, South and [((Southwest Asia,p42

48۔ حواریوں کے نام متی اور لوقا کی انجیل کے چھٹے باب میں یوں ہیں : 1-پطرس 2-آندریاس 3-جیمز 4-یوحنا 5- فلپس 6-بارتھولومیو 7-تھامس 8-میتھیو 9– یعقوب بن حلفا 10 شمعون 11-یہودا، یعقوب کا بھائی 12-یہوداسخریوطی، جس نے مسیح کو دھوکہ دیا۔

49۔ قاموس الکتاب المقدس ص ۴۰۳، سیرت ابن ہشام ۶۰۸، ۲،

ابن جریر نے سدی سے روایت کی کہ وہ گیارہ یہودی ربی تھے اور ان میں عبداللہ بن صیف، عدی بن زید اور حارث بن عوف کے نام تھے۔

[69] - (كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ) [86]:

ان میں سے ایک کا نام حارث بن سوید انصاری تھا۔ اسے عبدالرزاق نے مجاہد کی سند سے اور ابن جریر نے سدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

عکرمہ سے مروی ہے کہ یہ آیت بارہ آدمیوں کے متعلق نازل ہوئی۔ جن میں راہب ابو عامر، حرث بن سوید بن صامت، وضوح بن اسلت۔ ابن عساکر نے طعیمہ بن بیرق کا اضافہ کیا۔

[70] - (إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) [100]:

ابن جریر نے روایت کی کہ زید بن اسلم نے کہا کہ اس میں شاس بن قیس یہودی کی طرف اشارہ ہے۔ سہیلی نے کہا کہ وہ عمرو بن شاس، اوس بن قبطی، اور جبار بن صخر ہیں۔

[71] - (مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ) [113]:

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے روایت کی کہ ابن عباس کہتے ہیں یہ آیت عبداللہ بن سلام، ثعلبہ بن سعیہ، اسید بن سعید، اسد بن عبید، اور جن یہودیوں نے ان کے ساتھ اسلام قبول کیا، کے متعلق نازل ہوئی۔ اور ابن جریر نے ابن جریج سے روایت کی کہ ان سے مراد عبداللہ بن سلام، ان کا بھائی ثعلبہ بن سلام. کعب کے بیٹے سعیہ، میس، اسید اور اسد ہیں۔

[72] - (إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ) [122]:

وہ دونوں گروہ بنوحارثہ و بنوسلمہ ہیں. جیسا کہ بخاری، مسلم نے عبداللہ سے روایت کی ہے[50]۔

[73] - (إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا) [149]:

ابن ابی حاتم کی سدی سے روایت ہے کہ اس سے مراد ابو سفیانؓ بن حرب ہیں۔

[74] - (وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ) [154]:

ان سے مراد منافقین ہیں۔ جیسا کہ بخاری، ترمذی وغیرہ نے ابو طلحہ سے روایت کی ہے۔[51]

[75] - (يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ) [154]:

ابن جریر نے ابن جریج سے نقل کیا کہ یہ بات عبداللہ بن ابی نے کہی تھی۔

[76] - (يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا) [154]:

ابن ابی حاتم وغیرہ نے زبیر اور عبداللہ بن ابی سے روایت کی کہ یہ بات معتب بن قشیر نے کہی تھی۔ ابن ابی حاتم نے یہی بیان حسن سے بھی نقل کیا ہے۔

[77] - (إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ) [155]:

ابن مندہ نے اپنی کتاب الصحابۃ میں بطریق کلبی، بواسطہ صالح ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: (إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان) کے حوالے سے نقل کیا کہ یہ آیت عثمان، رافع بن معلی اور خارجہ بن زید کے متعلق نازل ہوئی۔

50 ۔ بخاری، کتاب المغازی اور تفسیر، باب (إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ)[3825، 42282]، مسلم فضائل صحابہ، باب فضائل انصار[25505] لیکن یہ روایت عبداللہ کی بجائے جابر بن عبداللہؓ سے ہے۔

51 ۔ بخاری، ایضاً، [3841]، تفسیر باب (ثم انزل علیکم من بعد الغم ۔ ۔) أَمَنَةً نُّعَاسًا، [4286]۔ ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ آل عمران (3011)۔

[78] - (وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ) [156]:

ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا کہ یہ بات عبداللہ بن ابی نے کہی تھی۔

[79] - (وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُو) [167]:

ابن جریر نے سدی سے روایت کی کہ یہ بات سیدنا عبداللہ کے والد سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو کہی تھی۔

[80] - (الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا) [168]:

ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے روایت کی کہ ربیع وغیرہ نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی۔

[81] - (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا) [169]:

سعید بن منصور نے نقل کیا کہ ابو ضحیٰ نے کہا کہ یہ آیت احد کے شہداء کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ ستر لوگ تھے۔ جن میں چالیس مہاجرین اور اور باقی سارے انصار تھے۔

[82] - الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) [172]:

ابن جریر نے بطریق عوفی، سیدنا ابن عباسؓ سے روایت کی کہ یہ ستر افراد تھے جن میں ابو بکر، عمر، عثمان، علی، زبیر، وسعد، طلحہ، ابن عوف، ابن مسعود، حذیفہ بن یمان، ابو عبیدہ بن جراح

رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام ہیں۔[52] ابن جریر نے عکرمہ کے حوالے سے جابر بن عبداللہ کا نام بھی گنوایا ہے.

[83] - (الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ) [173]:

ابن مردویہ نے اَبورافع نقل کیا کہ یہ بات قبیلہ خزاعہ کے ایک اعرابی نے کہی تھی۔ اور ابن جریر نے ابن إسحاق سے بواسطہ عبداللہ بن أبي بکر بن محمد بن عمرو بن حزم روایت کی کہ یہ عبد قیس کا قافلہ تھا۔ جبکہ سہیلی نے کہ یہ نعیم بن مسعود اشجعی تھا۔

[84] - (لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ) [181]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے اور ابن جریر نے سدی سے روایت کیا کہ یہ بات بنو مرثد کے فنحاص یہودی نے کہی تھی۔ جبکہ قتادۃ نے کہا کہ یہ حیي بن اخطب تھا۔ ابن عساکر نے کہا وہ کعب بن اشرف تھا۔

[85] - (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ) [188]:

52۔ ابن جریر کی سند ضعیف ہے جبکہ مسند حمیدی (265) میں اس کی سند صحیح ہے اور اس میں صرف ابو بکر اور زبیر بن عوام کا ذکر ہے۔ مزید برآں یہ روایت سنن سعید بن منصور، (2915) میں بطریق سفیان اسی سند کے ساتھ موجود ہے۔ بخاریؒ نے اسے مغازی (4077) میں بطریق ابو معاویہ، اور بخاری کے طریق سے ابن کثیر نے تفسیر، بیہقی نے دلائل 3/312، مسلم نے باب فضائل صحابہ (2418) میں بطریق ابن نمیر، عبدہ اور ابو اسامہ، طبری نے تفسیر 4/177-178 میں اور حاکم 2/298 اور دیگر نے روایت کیا ہے۔

ابن جریر کی ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ فنحاص، اشیع اوران جیسے یہودی احبار تھے۔

[86] - **(مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ)** **[193]**:

محمد بن کعب نے کہا کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

اور ابن جریج نے کہا کہ اس سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ دونوں اقوال ابن ابی حاتم اور دیگر لوگوں نے نقل کئے ہیں۔

[87] - **(وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ)** **[199]**:

نسائی[53] نے حدیث انس اور ابن جریر نے حدیث جابر روایت کی کہ یہ آیت نجاشی کے حق میں نازل ہوئی،

جبکہ ابن جریج نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن رواحہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے، واللہ سبحانہ وتعالی أعلم.

سورة النساء

[88] - **(وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً)** **[1]**:

53۔ نسائی میں یہ روایت نہیں ہے۔ جبکہ مستدرک کتاب التفسیر (۳۰۰۔ ۲) میں حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔ باب دواء بنصرۃ اللہ خیر من دواء بنصرۃ الناس عن ابن زبیرؓ انہا نزلت فی النجاشی وقال: ہذا حدیث صحیح الاسناد

ابن جریر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے حقیقی اولاد بیس بطون میں سے چالیس بچے تھے، ان کے جو مرد محفوظ رہے ان میں سے: قابیل، ہابیل، اباذ، شبوبہ، ہند، مرانیس، فحور، سند، بارق اور شیث تھے۔ ان کی عورتوں میں سے: اقلیمہ، اشوف، جزروہ اور عزروا تھیں۔

ابن عساکر نے کہا: روایت ہے کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کے بیٹوں میں سے ایک عبد المغیث ہے اور اس کی جڑواں امۃ المغیث ہے۔ ان میں عبد الحارث کا تذکرہ تھا۔

ابن عساکر نے کہا کہ بنی آدم کے تمام نسب شیث تک ہی پہنچتے ہیں۔ مختصر العین میں ہے عرب اسے "ہیَ ابن اَبی" کہتے ہیں جو نہیں جانتا کہ "ہیَ" کی پیدائش آدم سے ہوئی تھی۔ لیکن اس کا سلسلہ نسب ختم ہو گیا تھا۔

اور اس کی اولاد کے باقی نسب سیلاب کی وجہ سے معدوم ہو گئے۔ تقی الدین بن مخلد نے ذکر کیا ہے کہ ود، سواع، یغوث یعوق اور نسر آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد تھی۔ اس کو ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے عروہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

[89] - (الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ) [27]:

مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد زنا کرنے والے ہیں۔ سدی کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[90] - (الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ) [37]:

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کدوم بن زید، اسامہ بن حبیب، نافع بن ابی نافع، محریٰ بن عمرو، حیی بن اخطب، رفاعہ بن زید بن تابوت کے متعلق نازل ہوئی۔ انہوں نے انصار کے لوگوں کو غربت کا خوف دلاتے ہوئے کہا تھا کہ جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ کرنا چھوڑ دو۔

[91] - (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ) [44]:

ان میں سے ایک کا نام رفاعہ بن زید بن تابوت تھا۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ انہوں نے عکرمہؒ سے روایت کی ہے کہ یہ رفاعہ، کدوم بن زید، اسامہ بن حبیب، رافع بن ابی رافع، مہری بن عمرو اور حیی بن اخطب کے بارے میں نازل ہوئی۔

[92] - (أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا) [47]:

سدی نے کہا کہ یہ رفاعہ بن زید اور مالک بن سیف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عکرمہؒ نے کہا کہ کعب بن اشرف اور عبداللہ بن صوریا کے بارے میں۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[93] - (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم) [49]:

قتادہ، ضحاک اور سدی نے کہا کہ یہ یہودی ہیں۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[94] - (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ) [51]:

مسند احمد میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت کعب بن اشرف کے بارے میں نازل ہوئی۔

[95] - (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ) [54]:

ابن جریر نے عکرمہؒ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ اس مقام پر لوگوں (الناس) سے مراد خاص آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔

[96] - (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا) [60]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے یہ آیت جلاس بن صامت، مصعب بن قریش، رافع بن زید اور بشر کے بارے میں نازل ہوئی۔

[97] - (أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ) [60]:

وہ ابوبرزہ اسلمی، کاہن ہے۔ اسے طبرانی نے بواسطہ عکرمہؒ ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔

یا اس سے مراد کعب بن اشرف ہے ابن ابی حاتم نے عوفی کے ذریعے ابن عباس سے روایت کی ہے۔

[98] - (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ)[54] [65]:

ابن ابی حاتم نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یہ آیت زبیر بن عوام اور حاتم بن ابی بلتعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ انہوں نے پانی کے بارے میں اختلاف کیا اور آپ ﷺ نے زبیر کے حق میں فیصلہ دیا۔[55]

54۔ مکمل آیت یوں ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿65﴾

55۔ ایک انصاری مرد (قیسؓ بن ثابت) نے زبیرؓ سے حرہ کی ندی کے بارے میں، جس سے کھجوروں کے باغ سیراب ہوا کرتے تھے، جھگڑا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زبیر! تم سیراب کر لو۔ پھر اپنے پڑوسی بھائی کے لیے جلد پانی چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا۔ جی ہاں! آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں نا! (اس لئے) رسول اللہ ﷺ کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے زبیر! تم سیراب کرو،

[99] - (مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ) [66]:

آپ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اللہ نے یہ لکھا ہوتا تو یہ ان چند لوگوں میں سے ہوتا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[100] - (وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ) [72]:

مقاتل نے کہا کہ وہ عبداللہ بن ابی ہے۔ اسے ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

[101] - (مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا) [75]:

عائشہ نے کہا کہ یہ مکہ ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[102] - (الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ) [77]:

ان میں سے ایک کا نام عبدالرحمن بن عوف تھا۔ ابن عباس کی اس حدیث کو نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔[56]

[103] - (بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ) [81]:

یہاں تک کہ پانی کھیت کی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ اس طرح آپ نے زبیرؓ کو ان کا پورا حق دلوا دیا۔ [عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، "أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجُدُرِ وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ سورة النساء آیة 65".] بخاری، (2362)، کتاب المساقات، بَابُ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ، کتاب التفسیر، باب (فَلَا وَرَبِّكَ) [4309] عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

صحیح مسلم: الفضائل، باب وجوب اتباعہ ﷺ [2358]

56۔ مستدرک حاکم، کتاب الجہاد، [67/2] وقال ہذا حدیث صحیح علی شرط البخاری۔ نسائی کتاب الجہاد، باب وجوب الجہاد [3/6]

ضحاک نے کہا کہ ان سے مراد منافق لوگ ہیں۔ ابن جریر نے روایت کی ہے۔

[104] - (إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ) [90]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ ہلال بن عویمر اسلمی، سراقہ بن مالک المدلجی اور بنو خزیمہ بن عامر بن عبد مناف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[105] - (سَتَجِدُونَ آخَرِينَ) [91]:

ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ مجاہد نے کہا: وہ مکہ کے لوگ ہیں۔

قتادہ نے کہا: وہ تہامہ میں رہتے تھے۔ سدی نے کہا کہ ان میں سے ایک گروہ میں نعیم بن مسعود الاشجعی بھی شامل ہے۔

[106] - (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ) [94]:

وہ شخص جس کے بارے میں یہ کہا گیا وہ مسلمان تھے عامر بن اضبط اشجعی اسے احمد نے عبداللہ بن ابی حدرد[57] کی حدیث سے روایت کی ہے۔ اور اس میں: وہ لوگ جنھوں نے اس سے کہا: (تو مومن نہیں ہے) مسلمانوں کا ایک گروہ تھا جس میں ابو قتادہ اور محلم بن جثامہ تھے۔

ابن جریر کے مطابق ابن عمر کی حدیث میں اسے کہنے اور قتل کرنے والا محلم تھا۔

بزار کے مطابق، ابن عباس کی حدیث سے کہنے والے مقداد بن اسود ہیں۔

57۔ مسند احمد (11/6)

ابن ابی حاتم نے ابن زبیر سے جابر کی سند سے روایت کی ہے۔ ثعلبی، بذریعہ کلبی، ابوصالح کی سند سے، ابن عباس سے مروی ہے کہ قاتل کا نام اسامہ بن زید ہے۔

[107] - (إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ) [97]:

ان میں عکرمہؒ نے علی بن امیہ بن خلف، حارث بن زمعہ، قیس بن ولید بن مغیرہ، ابوعاص بن منبئہ بن حجاج، اورابوقیس بن فکیہ کا نام لیا۔ اسے ابن ابی حاتم اور عبد نے روایت کیا ہے۔

[108] - (إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ) [98]:

ابن عباس نے کہا: میں اور میری والدہ مستضعفین میں سے تھے۔ اسے بخاری[58] نے روایت کیا ہے۔ ایک اور حدیث میں ان کا نام عیاش ابن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام[59] ہے۔

[109] - (وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا) [100]:

یہ آیت ضمرہ بنت جندب کے متعلق نازل ہوئی۔ ابو یعلیٰ نے ثقہ راویوں کی سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ وہ ابوضمرہ بن عیص ہے۔

عبد نے اس سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ وہ خزاعہ کا ایک آدمی ہے جس کا نام ضمرہ بن عیص تھا۔ قتادہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اسے سیرت کہتے ہیں۔

عکرمہؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بنولیث کا ایک آدمی۔

58۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب (ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ۔۔۔)[4311]

59۔ ایضاً، کتاب الجہاد، باب الدعاء علی المشرکین بالھزیمۃ والزلزلۃ[2774] اور دیگر مقامات بخاری پر بھی یہ حدیث موجود ہے۔

ابن جریر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، انہوں نے کہا: وہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا، جس کا نام ضمرہ بن عیص یا عیص بن ضمرہ تھا۔

ابن ابی بن حاتم نے زبیر سے روایت کی کہ خالد بن حزام کے متعلق نازل ہوئی کہ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور راستے میں ہی فوت ہو گئے۔ لیکن یہ بہت عجیب و غریب روایت ہے۔

کہا گیا: وہ اکثم بن صیفی ہے۔ ابو حاتم نے اسے کتاب المعمرین میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ اور اموی کی کتاب مغازی میں یہ عبد الملک ابن عمیر سے ہے۔

[110] - (وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا) [105]:

یہ بنو ابیرق بشر، بشیر اور مبشر ہیں۔ ترمذی[60] نے قتادہ بن نعمان کی حدیث سے روایت کی ہے۔

[111] - (ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا) [112]:

اس سے مراد لبید بن سہیل ہے جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے۔[61]

کہا گیا کہ زید بن ثمین، ایک یہودی آدمی مراد ہے۔ اسے ابن جریر نے قتادہ، عکرمہؒ اور ابن سیرین کی سند سے روایت کیا ہے۔

[112] - (لَهَمَّت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ) [113]:

یہ اسید بن عروہ اور ان کے ساتھی ہیں جیسا کہ ترمذی[62] کی حدیث میں مذکور ہے۔

[113] - (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا) [137]:

60۔ ترمذی ابواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ النساء [3039]

61۔ ایضاً

62۔ ایضاً

ابو عالیہ نے کہا کہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ ابن زید نے کہا: وہ منافق ہیں۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[114] - (إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ) [142]:

ابن جریر کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ بن ابیّ اور ابی عامر بن نعمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[115] - (لَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ) [143]:

مجاہد نے کہا کہ نہ اصحاب محمد ﷺ کی طرف، نہ یہودیوں کی طرف۔

ابن جریج نے کہا کہ نہ اہل ایمان کی جانب اور نہ اہل کفر کی جانب۔

دونوں اقوال کو ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[116] - (يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ) [153]:

ان میں ابن عساکر نے کعب بن الاشرف اور فنحاس کا نام لیا۔

[117] - (وَلَكِن شُبِّهَ لَهُمْ) [157]:

ابن جریر نے ابن اسحاق کی سند سے بیان کیا کہ حواریوں میں سے جس پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈالی گئی تھی اس کا نام سرجس تھا۔

[118] - (لَٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ) [162]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[119] - (الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ) [172]:

ابن جریر نے اَصلح سے روایت کی ہے انہوں نے کہا : میں نے ضحاک سے کہا : مقرب کون ہیں ؟ فرمایا : ان میں سے دوسرے آسمان کے سب سے قریب۔

[120] - (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) [176]:

اس میں فتویٰ پوچھنے والے جابر بن عبداللہ تھے اسے ائمۃ ستۃ[63] نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

سورة المائدة

[121] - (وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ) [2]:

عکرمہؒ نے کہا : وہ ذوالعقدہ ہے۔ ابن جریر نے روایت کے مطابق اس کا رجب ہونا راجح ہے۔

[122] - (وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ) [2]:

ابن جریر نے روایت کی ہے کہ عکرمہؒ اور سدی نے کہا : یہ حطم بن ہند البحری کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

63 ۔بخاری کتاب المرضی، باب عیادۃ المغمی علیہ (5327)، مسلم کتاب الفرائض، باب میراث الکلالۃ (1616)، ترمذی کتاب الفرائض، باب میراث الأخوات (2098)، ابوداؤد کتاب الفرائض، باب العصبۃ (2898)، ابن ماجہ کتاب الفرائض، باب الکلالۃ، (2728)۔ نسائی میں یہ روایت نہیں ہے۔

زید بن اسلم نے کہا کہ مشرق کے ان مشرکین کے بارے میں جو حدیبیہ سے گزرے تھے اور عمرہ کرنا چاہتے تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[123] - (شَنَآنُ قَوْمٍ) [2]:

یہ قریش ہیں۔

[124] - (الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا) [3]:

یہ حجۃ الوداع کے سال عرفہ کے دن کی دوپہر کے بعد نازل ہوئی جیسا کہ صحیح[64] میں ہے۔

[125] - (يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ) [4]:

ابن جریر نے روایت کی کہ عکرمہؒ نے سوال کرنے والوں کا نام عاصم بن عدی، سعد بن خثیمہ اور عویمیر بن سعیدہ روایت کیا ہے۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ طائی قبیلے کے عدی بن حاتم، اورزید بن مہلہل، طاؤس تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[126] - (وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا) [8]:

ابن جریر نے ابن جریج کے ذریعے عبداللہ بن کثیر سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ یہ آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی جب وہ نبی کریم ﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔

[127] - (إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا) [11]:

64۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، زیادۃ الایمان و نقصانہ [45]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ یہودیوں کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازش کی کہ آپ ﷺ کو قتل کردیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن جریر نے روایت کی کہ عکرمہؒ نے کہا یہ کعب بن اشرف اور بنو نضیر کے یہودی تھے۔

ابن مالک نے بیان کیا کہ یہ کعب بن اشرف اوراس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جب ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دھوکہ دہی کرنا چاہی۔ یزید بن ابی زیاد سے مروی ہے کہ ان میں حیی بن اخطب بھی تھا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ یہ آیت عرب کے بنو ثعلبہ اور بنو محارب کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو آپ ﷺ کو اس وقت قتل کرنا چاہتا تھا جب آپ ﷺ ایک غزوہ پر تھے، تو اس گروہ نے آپ ﷺ کی طرف ایک بدوی کو بھیجا کہ وہ آپ ﷺ کو بطن نخل[65] میں قتل کردے۔

[128] - (وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا) [12]:

ابن جریر کی روایت ہے ابن اسحاق نے کہا کہ وہ قبیلہ روبیل سے شموع بن زکور، قبیلہ شمعون سے شوقط بن حوری، قبیلہ یہودا سے کالب بن یوفنا، قبیلہ ایساجر سے بعورک بن یوسف، قبیلہ افرائیم بن یوسف سے یوشع بن نون، قبیلہ بنیامین سے یعلیٰ بن زونو، قبیلہ ربالون سے قرابیل بن سودی، قبیلہ منشا بن یوسف سے کدی بن شوسا، قبیلہ دان سے عمابیل بن کسل، قبیلہ شیز سے ستور بن

65۔ بطن نخل: جگہ کا نام

میخائل، قبیلہ نفتالی سے یحییٰ بن وقوص اور قبیلہ ابن کادلو سے آل ابن موخہ ہیں ۔ ۔

[129] - (وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ) [18]:

یہ بات یہودیوں میں سے نعمان آحی، بحری بن عمر، اور شاش بن عدی نے کہی۔

[130] - (عَلَىٰ فَتْرَةٍ) [19]:

قتادہ نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے درمیان پانچ سو ستر سال کا عرصہ ہے ۔ ایک اور روایت میں اس نے ہم سے چھ سو سال کا ذکر کیا ۔ معمر نے اپنے ساتھیوں سے نقل کیا کہ یہ پانچ سو چالیس سال ہیں ۔ ابن جریر نے ضحاک سے روایت کی کہ یہ عرصہ چار سو تیس سال کا ہے ۔

[131] - (مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا) [20]:

مجاہد نے کہا: من، بٹیر (من وسلویٰ)، پتھر، اور (بنی اسرائیل کے سایہ کے لئے) بادل ۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے ۔

[132] - (الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ) [21]:

ابن عباسؓ نے کہا: طور اور اس کے اطراف ۔ قتادہؒ نے کہا اس سے مراد شام کا علاقہ ہے ۔ ابن عکرمہؒ نے ابن عباس کی سند سے کہا: اریحاء (Jericho)، اور کہا گیا کہ دمشق، فلسطین اور اردن کا کچھ حصہ ۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے ۔

[133] - (قَوْمًا جَبَّارِينَ) [22]:

وہ عمالقہ تھے ۔

[134] - (قَالَ رَجُلَانِ) [23]:

مجاہد نے کہا: وہ یوشع بن نون، کالب بن یوفنا یا ابن یوقیا ہیں۔

سدی نے کہا: یوشع اور کالوب بن یوفنا، موسیٰ علیہ السلام کے داماد۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

ابن عساکر نے کہا: یوشع موسیٰ کی بہن کے بیٹے (بھانجے) تھے اور کالب ان کے داماد کا بیٹا (نواسہ) ہے۔ ان کے نام میں اختلاف تھا، اس لیے کہا گیا: کالب، اور کہا گیا: کالوب، اور کہا گیا: کلاب، اوران کا باپ: کہا گیا کہ یوفنا، ف کے بعد نون کے ساتھ، ۔ کہا گیا کہ اس کے بعد یاء کے ساتھ۔

[135] - (نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ) [27]:

ابن جریر نے روایت کی کہ مجاہد نے کہا: ہابیل، جس کی قربانی قبول ہوئی اور جو قتل ہوا، اور قابیل، جو قاتل ہے۔

[136] - (قُرْبَانًا) [27]:

وہ ایک مینڈھا تھا۔

(فائدہ): ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عمر بن خیری شعیانی سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: میں کعب الاحبار کے ساتھ دیر مران[66] پہاڑ پر تھا، اس نے مجھے پہاڑ پر ایک مائع چمک دکھائی،

66۔ دیر مُرّان دمشق کے مغربی مضافات میں، کوہ قاسیون کی نچلی ڈھلوان پر واقع ایک خانقاہ اور گاؤں تھا، جو ساتویں، آٹھویں اور نویں صدیوں میں اموی اور عباسی خلفاء کی پسندیدہ موسمی رہائش گاہ تھا۔ اس کے صحیح مقام کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ خلیفہ ولید (دوم) دیر مران کو اپنی اصل رہائش گاہ کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ [Encyclopaedia of Islam (2nd ed.) Sourdel 1965, p. 198]

اور فرمایا کہ یہاں آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا، اور یہ اس کے خون کا نشان ہے، اللہ نے اسے دنیا والوں کے لیے نشان عبرت بنا دیا۔

[137] - (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ) [33]:

یہ آیت قبیلہ عرینہ کے آٹھ لوگوں[67] کے بارے میں نازل ہوئی۔

[138] - (لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ) [41]:

کہا گیا کہ وہ یہودی ہیں، اور کہا گیا کہ منافقین، اور کہا گیا: یہ عبداللہ بن صوریا کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[139] - (سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ) [41]:

ابن عطیہ نے کہا کہ یہ عبداللہ بن ابیّ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابن جریر نے روایت کی ہے۔

[140] - (فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ) [52]:

یہ آیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی۔

[141] - (فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ) [54]:

67۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں مختلف سندوں سے کئی مقامات پر موجود ہے﴿5685، 5686 وغیرہ﴾ صحیحین کے علاوہ یہ حدیث سنن ابی داوَد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، سنن دار قطنی، صحیح ابن حبان، مصنف عبدالرزاق، سنن بیہقی، معجم اوسط طبرانی اور دیگر کتب حدیث میں بھی مروی ہے

جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لوگ ہیں اور آپ ﷺ نے ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف اشارہ کیا۔ حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔[68]

ابن ابی حاتم نے محمد بن منکدر کی سند سے جابرؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اہل یمن میں سے ہیں، پھر کندہ سے[69]، پھر سکون قبیلہ سے۔[70] (یہ سب اہل یمن ہی ہیں)

اسی طرح کی روایت سعید بن جبیر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

انہوں نے حسنؒ سے روایت کی، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم یہ ابو بکر اور ان کے ساتھی ہیں۔

اسی طرح کی روایت ضحاک سے بھی مروی ہے۔

مجاہد کی روایت میں ہے انہوں نے کہا: قوم سباء کے لوگ۔

ابو بکر بن عیاش سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: وہ قادسیہ کے لوگ ہیں۔

68۔ مستدرک حاکم (313/2)، تفسیر طبری (12194)، بیہقی، دالائل النبوہ (351/5)، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ سلسلہ صحیحہ (3368)

69۔ کِندہ ایک قدیم عرب قبیلہ ہے۔ اس قبیلے کو تاریخ کی کتابوں میں "کندہ الملوک" کے نام سے جانا جاتا ہے۔۔ ان کی "قبل از اسلام" بادشاہت کی تاریخ بہت سارے رازوں سے بھری پڑی ہے۔ تاریخ نگاروں نے اس کے بارے میں بات کی اور قدیم مسند رسم الخط میں لکھے گئے قریہ الفاو نامی گاؤں میں کئی نوشتہ جات دریافت ہوئے۔ انھوں نے ساتویں صدی عیسوی میں اسلام قبول کیا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو عام الوفود (وفود کے سال) پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے پاس آئے، انھوں نے شام، عراق اور شمالی افریقہ، کی اسلامی فتوحات میں حصہ لیا اور الأندلس میں چار ممالک قائم کیے۔ کندہ کو تین اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: بنو معاویہ الکرمین، بنو السکاسک اور بنو السکون۔ وہ یمن، سلطنت عمان اور متحدہ عرب امارات میں موجود ہیں اور عراق اور اردن میں قبیلے ہیں۔ Encyclopaedia of Islam (2nd ed.) Sourdel 1965, p. 198

70۔ ہذا حدیث غریب جدا

[142] - (وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ) [64]:

طبرانی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہ بات کہنے والا نباش بن قیس تھا۔
ابو شیخ نے اس سے روایت کیا ہے: وہ فنحاص یہودی تھا۔

[143] - (وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ) [82]:

ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ وہ وفد ہے جو حبشہ کی سرزمین سے جعفر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ آیا تھا۔
انہوں نے عطاء کی روایت سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کے حوالے سے جو بھی نیکی بیان کی ہے اس سے مراد نجاشی اور اس کے ساتھی ہیں۔
انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، انہوں نے کہا: یہ نجاشی کے تیس بہترین اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس کی سند سے ایک اور روایت میں ہے: وہ ستر آدمی تھے۔
سدی کی روایت میں ہے: وہ بارہ آدمی تھے۔ اس نے اپنی تفسیر میں ان میں سے ایک گروہ کا نام لیا، جس میں اسماعیل الضریر (نابینا)، ابرہہ، ایمن، ادریس، ابراہیم، اشرف، تمیم، تمام، درید، بحیرا اور نافع بھی شامل ہیں۔

سورة الأنعام

[144] - (وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ) [8]:

ابن اسحاق نے مندرجہ ذیل لوگوں کے نام لئے جنھوں نے یہ بات کی تھی : زمعہ بن اسود، نضر بن حرث بن کلدہ، عبدہ بن عبد یغوث، ابیّ بن خلف اور عاص بن وائل۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[145] - (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ) [52]:

لوگوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جن کے نام یہ تھے : صہیب، بلال، عمار، خباب، سعد بن ابی العاص، ابن مسعود اور سلمان فارسی رضوان اللہ علیہم اجمعین، جیسا کہ میں نے اسباب النزول میں ذکر کیا ہے۔

[146] - (وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ) [74]:

ابن عباس نے کہا کہ اس کا نام تارح ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے ضحاک کی سند سے روایت کیا ہے۔ اور اسی کو سدی نے روایت کیا ہے۔

[147] - (رَأَىٰ كَوْكَبًا) [76]:

زید بن علی نے کہا : وہ زہرہ ہے۔ سدی نے کہا : وہ مشتری ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[148] - (فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ) [89]:

اس سے مراد اہل مکہ ہیں۔

[149] - (فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا) [89]:

یعنی اہل مدینہ اور انصار۔ ابن ابی حاتم نے علی بن ابی طلحہ کی سند سے اور ابن عباس کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ ابو رجاء عطاردی کی سند سے مروی ہے : (فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا): کہا : وہ فرشتے ہیں۔

[150] - (إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ) [91]:

ابن عباس نے کہا کہ یہ بات یہودیوں نے کی تھی۔

مجاہد نے کہا : مشرکین قریش نے کہا۔

سدی نے کہا : فنحاص یہودی نے کہا۔

سعید بن جبیر نے کہا : مالک بن سیف نے کہا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[151] - (وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا) [93]:

سدی نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[152] - (أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ) [93]:

قتادہ نے کہا : یہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔

[153] - (وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ) [93]:

شعبی نے کہا کہ وہ عبداللہ بن ابی سلول ہے ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[154] - (أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ) [122]:

زید بن اسلم وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ عمرؓ بن الخطاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۔

عکرمہؒ نے کہا : عمارؓ بن یاسر کے بارے میں ۔

[155] - (كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ) [122]:

ضحاک اور زید نے کہا : یہ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[156] - (لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ) [127]:

قتادہ نے کہا : یہ جنت ہے ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[157] - (عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِن قَبْلِنَا) [156]:

ابن عباسؓ نے کہا : وہ یہود و نصاریٰ ہیں ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[158] - (يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ) [158]:

یہ سورج کا مغرب سے نکلنا ہے ۔ جیسا کہ مسلم[71] وغیرہ کی طرف منسوب حدیث میں بیان ہوا ہے ۔

71۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان

ابن مسعود نے کہا: سورج اور چاند کا مغرب سے نکلنا۔ اسے فریابی نے روایت کیا ہے۔

[159] - (إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا) [159]:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ خوارج ہیں۔) ابن ابی حاتم نے ابوامامہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔ طبرانی نے اسے عائشہ کی حدیث سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: (وہ بدعات اور خواہشات والے ہیں)۔

قتادہ نے کہا: وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ اسے عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے سدی کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔ انتہیٰ۔

سورة الأعراف

[160] - (فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ) [44]:

ابوحیان کی تفسیر میں کہا گیا کہ اس سے مراد اسرافیل علیہ السلام ہیں، اور کہا گیا: جبرائیل علیہ السلام، اور کہا گیا: غیر متعین فرشتہ۔

[161] - (وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ) [46]:

مرفوع احادیث میں مذکور ہے : یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہونگی۔ اسے ابن مردویہ نے اور شیخ نے جابر بن عبداللہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

اور بیہقی نے البعث میں حذیفہ کی حدیث سے۔ سعید بن منصور وغیرہ نے حذیفہؓ سے موقوف روایت کی ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

طبرانی نے ابوسعید خدری کی حدیث سے اور بیہقی نے ابوہریرہ کی حدیث سے رسول اللہ ﷺ کو ایک سلسلہ نقل کیا ہے : یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اور وہ اپنے والدین کے نافرمان تھے (ان کے منع کرنے کے باوجود جہاد میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے)

بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ وہ جن مؤمنین ہیں۔

اس نے اور ابوالشیخ نے سلیمان تیمی کے ذریعے ابو مخلد کی سند سے بیان کیا : وہ فرشتے ہیں۔

سلیمان نے کہا : میں نے ابو مخلد سے کہا : اللہ فرماتا ہے کہ مرد اور تم کہتے ہو کہ فرشتے؟ کہا : وہ مرد ہیں، عورتیں نہیں۔

ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا : وہ صالح لوگ ہیں : فقہاء اور علماء۔ انہوں نے حسن کی سند سے بھی روایت کی، انہوں نے کہا : یہ وہ لوگ ہیں جو حیرت انگیز ہیں۔ انہوں نے مسلم بن یاسر سے روایت کی، انہوں نے کہا : یہ وہ لوگ ہیں جو مقروض تھے۔

اور کرمانی کی عجائب میں ہے کہ کہا گیا : وہ انبیاء ہیں۔

کہا گیا : فرشتے۔ کہا گیا : علماء۔ اور کہا گیا : صالحین۔ کہا گیا : شہداء،

کہا گیا کہ وہ لوگ جو اپنی ماؤں کے بجائے اپنے باپوں سے اور ان کی مائیں ان کے باپوں کے بجائے مطمئن تھیں۔ کہا گیا کہ وہ لوگ جو زمانہ فترت میں فوت ہوئے لیکن انہوں نے اپنا دین تبدیل نہیں کیا۔

کہا گیا: اولاد زنا۔ کہا گیا اولاد مشرکین۔ اور کہا گیا کہ مشرکین انتہیٰ۔ واللہ اعلم

[162] - (فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ) [138]:

قتادہ نے کہا: وہ لخم (قبیلے) کے پاس آئے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اور ابو قوامہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابو عمران جونی کو کہتے سنا: کیا تم ان لوگوں کو جانتے ہو جن کے پاس سے بنی اسرائیل گزرے تھے، وہ اپنے بتوں کی عبادت کرتے تھے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا، اس نے کہا: وہ لَخم اور جُذام قبیلوں والے لوگ ہیں۔

[163] - (وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ) [142]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن۔ اسے ابن ابی حاتم نے عطاء سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح کی روایت ابو العالیہ وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

[164] - (سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ) [145]:

مجاہد نے کہا: ان کا انجام آخرت میں ہے۔

حسن نے کہا: جہنم۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

میں نے پہلی روایت کبار علماء کے سامنے رکھی تو انہوں نے کہا: مصر، حافظ ابو الفضل عراقی نے اسے اَلفیۃ الحدیث میں ذکر کیا ہے۔

[165] - (وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ) [163]:

ابن عباس نے کہا: وہ ایلہ[72] ہے۔ ابن ابی حاتم نے اسے عکرمہؒ کی سند سے روایت کیا ہے۔

ایک اور ذریعہ سے عکرمہؒ کی روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یہ ایک گاؤں ہے جسے مدین کہتے ہیں، ایلہ اور طور کے درمیان ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یہ ایک گاؤں ہے جسے مقنا کہتے ہیں جو مدین اور عینونہ[73] کے درمیان ہے۔

[166] - (وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا) [175]:

72۔ ایلہ (ایلَات): خلیج عقبہ کی بندرگاہ عقبہ (اردن) کے مغرب میں ایلہ بنی اسرائیل کا تاریخی شہر ہے جہاں نافرمان یہودیوں کے بندر بن جانے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ آج کل اسے ایلات کہتے ہیں اور خلیج عقبہ کے ساحل پر واحد بندرگاہ ہے جو اسرائیل کے تسلط میں ہے۔ جسے برطانیہ کی حکومت نے اسرائیل کے مجوزہ نقشہ میں کانٹ چھانٹ کر کے صرف اس لیے اسرائیل میں شامل کیا تاکہ اسے خلیج عقبہ تک رسائی حاصل ہو سکے۔ خلیج عقبہ کی وجہ سے اسرائیل کی رسائی براہ راست سمندری راستے سے سعودی عرب تک ہو گئی اور یہ سعودی عرب کا وہ ساحل ہے جہاں جدہ کی بندرگاہ واقع ہے اور مکہ اور مدینہ زیادہ دور نہیں۔ ایلات کی یہی بندرگاہ مصر اور اردن سے بھی سمندری راستے سے رسائی دیتی ہے۔ آج کا سعودی عرب کا میگا پراجیکٹ نیوم شہر (NEOM city) اور دیگر اسی ساحل پر ایلات کے سامنے تعمیر ہو رہے ہیں۔

اس قریہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض نے اَیلَۃ، کہا ہے اور بعض نے طبریہ اور بعض نے مدین اور بعض نے ایلیاء اور کہا گیا ہے کہ شام میں ساحل بحر کے قریب مراد ہے کہا جاتا ہے، آپ ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ میرا حوض ایلہ سے عدن تک کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا ہے۔

73۔ مدین شعیب علیہ السلام کے حوالے ایک مشہور شہر ہے جبکہ عینونہ اس کے قریب ہی ایک قصبے کا نام ہے۔

ابن مسعودؓ نے کہا: وہ بلعم بن اجر ہیں۔ اسے طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔
ابن عباسؓ نے بلعم کہا، اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بنی اسرائیل سے بلعم بن بعورا ہے
ابن ابی حاتم نے عوفی کی سند سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: وہ بلعم نامی شخص ہے، اہل یمن میں سے ہے۔
طبرانی اور ابن ابی صلت نے روایت کیا ہے کہ انصار کہتے ہیں: وہ راہب ہے جس کے لیے شقاق مسجد بنائی گئی تھی۔
قتادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی ایسے شخص کو دی جسے ایمان کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اسے ترک کر دیا۔
اور عجائب کرمانی میں ہے: کہا گیا کہ وہ فرعون ہے اور نشانیاں موسیٰ کی نشانیاں ہیں۔

[167] - (وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ) [181]:

یہ تو یہی قوم ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے قتادہ، ربیع اور انس کی سند سے، رسول اللہ ﷺ تک مرفوع، اور مرسل دونوں طرح سے روایت کیا ہے۔
شیخ نے اسے ابن جریج کی سند سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہم سے یہ ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری امت ہے۔

[168] - (يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ) [187]:

ان میں حمل بن ابی قشیر اور شمویل بن زید کا نام تھا

[169] - (هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا) [189]:

یہ سب آدم اور حوا میں ہیں، جیسا کہ ترمذی[74] اور حاکم نے سمرہؓ کی حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اسے ابن عباسؓ وغیرہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سورة الأنفال

[170] - (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ) [1]:

سوال کرنے والوں میں سے ایک کا نام سعدؓ بن ابی وقاص تھا جیسا کہ احمد[75] وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابن ابی طلحہ کے توسط سے ابن عباس سے روایت کی ہے: سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار تھے۔

[171] - (وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ) [5]:

ناپسند کرنے والوں میں ابوایوب انصاریؓ کا نام تھا اور جن لوگوں کو ناپسند نہیں تھا ان میں مقدادؓ بھی تھے۔ اسے ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابوایوبؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

[172] - (إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ) [7]:

74۔ جامع ترمذی، ابواب التفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ الاعراف

75۔ مسند احمد (۱۸۷/۱)

اس سے مراد ابو سفیان اور اس کے (تاجر) ساتھی اور ابو جہل اور اس کے مسلح (اور طاقتور) ساتھی ہیں۔

[173] - (إِن تَسْتَفْتِحُو) [19]:

حاکم نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر سے روایت کی ہے کہ فیصلہ چاہنے والا ابو جہل[76] تھا۔
ابن ابی حاتم نے عروہ بن الزبیر اور عطیہ کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

[174] - (إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ) [22]:

ابن عباسؓ نے کہا: وہ بنو دار کا ایک گروہ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[175] - (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا) [30]:

دارالندوہ[77] میں جمع ہونے والوں کے نام درج ذیل تھے-عتبہ اور شیبہ ابن ربیعہ، ابو سفیان، طعیمہ بن عدی، جبیر بن مطعم، حرث بن عامر، نضر بن حرث تھے۔ حارث، ابو بختری بن ہاشم، زمعہ بن اسود، حکیم بن حزام، ابو جہل اور امیہ بن خلف۔

[176] - (لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا) [31]:

76۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب شان نزول: ان تستفتحوا فقد جاء کم الفتح (۲،۳۲۸)

77۔ دارالندوہ (قریش کا پارلیمنٹ ہاؤس) مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے سامنے ایک عمارت جسے نبی کریم ﷺ کے جد اعلی قصی بن کلاب نے تعمیر کیا تھا۔ دارالندوہ کی عمارت قصی ابن کلاب نے حرم کے ساتھ تعمیر کی تھی۔ آج جہاں باب الزیادات ہے کہا جاتا ہے اسی جگہ پر وہ عمارت تھی۔ جب بھی قریش کو کوئی اہم فیصلہ کرنا ہوتا تھا تو وہ اسی عمارت میں مشاورت کے لیے جمع ہوتے تھے۔ قریش اہم امور پر غور و خوض کرنے کو یہاں اکھٹے ہوتے تھے گویا یہ ان کا دارالشوریٰ یا اسمبلی ہال تھا۔ شادی بیاہ وغیرہ کی تقاریب بھی یہیں انجام پزیر ہوتی تھیں۔ قریش مکہ کے سرداروں نے نبی کریم کے قتل کا مشورہ یہیں جمع ہو کر کیا تھا۔

یہ بات نضر بن حارث نے کہی تھی۔ ابن جریر وغیرہ نے سعید بن جبیر سے روایت کی۔

[177] - (وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ) [32]:

یہ بات ابوجہل نے کہی تھی جیساکہ بخاری[78] نے انسؓ سے روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بواسطہ سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کیاکہ جس نے کہا وہ نصر بن حارث ہے۔

قتادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہاکہ یہ اس امت میں سب سے ذلیل اور جاہل شخص ہے۔

[178] - (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ) [36]:

حکم بن عیینہ کہتے ہیں: یہ آیت ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن اسحاق نے اپنے شیوخ کی سند سے بیان کیا: یہ ابوسفیان اور قریش کے ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو تجارتی قافلے میں اس کے ساتھ تھے۔

[179] - (وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ) [41]:

ابن عباسؓ نے کہا: یہ بدر کا دن ہے جب اللہ نے حق اور باطل میں فرق کردیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[180] - (وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ) [42]:

78۔ بخاری، کتاب التفسیر۔ باب: (واذقالوا اللهم ان كان۔۔۔)[۴۳۷۱]

عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں: اس سے مراد ابو سفیان اور اس کے ساتھی ہیں، جو ساحل کی طرف تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[181] - (وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ) [48]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ اس سے مراد سراقہ بن مالک بن جعشم ہے۔

[182] - (إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ) [48]:

ابن عباسؓ نے کہا: اس نے جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کو دیکھا تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[183] - (إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ) [49]:

کہنے والوں میں عتبہ بن ربیعہ کا نام تھا، یہ الاوسط میں طبرانی کی ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

مجاہد نے ان میں سے پانچ کا نام لیا: قیس بن ولید بن مغیرہ، ابوقیس بن فاکہہ بن مغیرہ، حرث بن زمعہ، علی بن امیہ بن خلف اور عاصی بن منبہ۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[184] - (وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً) [58]:

ابن شہاب نے کہا: یہ بنو قریظہ کے بارے میں نازل ہوئی تھا۔ اسے ابو شیخ نے روایت کیا۔

[185] - (وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ) [60]:

ایک مرفوع حدیث میں مذکور ہے کہ یہ جن ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

مجاہد نے کہا: قریظہ۔ سدی نے کہا: اہل فارس۔

ابن یمان نے کہا: گھروں میں موجود شیاطین۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[186] - (وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) [64]:

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ کے پاس اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد چالیس ہوگئی، جن میں سے آخری عمرؓ تھے۔ اسے طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

زہری نے کہا: دس، جیسا کہ ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

سورة التوبة

[187] - (وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ) [100]:

ابو موسیٰ اشعری اور سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

شعبی نے کہا کہ وہ بیعتِ رضوان کرنے والے ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

محمد بن کعب اور عطاء بن یاسر نے کہا کہ اس سے مراد اہلِ بدر ہیں۔

حسن نے کہا کہ یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

یہ دونوں روایات سعید کی ہیں۔

[188] - (وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ) [101]:

مولیٰ ابن عباسؓ نے کہا اس سے مراد جہینہ، مزینہ، أشجع، اسلم اور غفار کے لوگ ہیں۔ اسے ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

[189] - (وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ) [102]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ سات ہیں: ابولبابہ اور ان کے ساتھی۔

زید بن اسلم نے کہا کہ وہ آٹھ ہیں اور ان میں سے ابولبابہ، کدوم اور مرداس ہیں۔

قتادہ نے کہا: انصار میں سے سات ہیں جن میں جد بن قیس، ابولبابہ، جذام اور اوس شامل ہیں۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[190] - (وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ) [106]:

مجاہد نے کہا کہ وہ ہلالؓ بن امیہ، مرارہؓ بن ربیع اور کعبؓ بن مالک ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[191] - (وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا) [107]:

یہ انصار کے لوگ تھے۔

[192] - (لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ) [107]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ وہ ابوعامر راہب ہے۔

انہوں نے ایک اور ذریعہ سے نقل کیا کہ یہ انصار کے آدمی ہیں، جن میں: مجدح، عبداللہ بن حنیف کا دادا، ودیعہ بن جذام اور مجمع بن حارثہ انصاری ہیں۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: وہ ایک قبیلہ ہیں جنھیں بنو غنم کہتے ہیں۔

ابن اسحاق نے کہا: تعمیر کرنے والے بارہ آدمی تھے: یہود بن خالد بن عبید بن زید بن احد بن عمرو بن عوف، بنو عبید سے ثعلبہ بن حاطب، ہلال بن امیہ بن زید، بنو ضبیعہ بن زید سے مطیع بن قشیر، ابو حیبہ بن ازعر بن ابی ضبیعہ بن زید، عباد بن حنیف، بنو عمرو بن عوف کے سہل بن حنیف کے بھائی عباد بن سھل، حارثہ بن عامر اوران کے دو بیٹے مجمع بن حارثہ اوریزید بن حارثہ، بنو ضبیعہ سے بنتل بن حارب اوربجاد بن عثمان، ودیعہ بن ثابت، بنوامیہ کے موالی، بنولبابہ بن عبد دار کا گروہ تھا۔

[193] - (لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ) [108]:

رسول اللہ ﷺ سے ابو سعید خدریؓ کی مسلم[79] میں مرفوعاً روایت ہے کہ یہ مسجد نبوی ہے۔ اسے احمد[80] نے ابی بن کعب اور سہل بن سعد کی سند سے روایت کیا ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت ہے۔

اسے ابن جریر نے موقوفاً ابن عمر، زید بن ثابت اورابو سعید سے روایت کیا ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ مسجد قبا ہے۔

[194] - (فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا) [108]:

یہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف ہیں جن میں عویمر بن ساعدہ بھی شامل ہیں۔

79۔ مسلم، کتاب الحج، باب: بیان ان المسجد الذی اسس علی التقویٰ ھو مسجد النبی ﷺ بالمدینہ۔ (۱۳۹۸)، مسند احمد (۳؍۸)

80۔ مسند احمد (۵؍۱۱۶)

ابن جریر نے کہا کہ ہم نے نہیں سنا کہ ان میں سے کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

[195] - (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا) [118]:

وہ ہلالؓ بن امیہ، مرارۃؓ بن ربیع اور کعبؓ بن مالک[81] ہیں

[196] - (وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) [119]:

ابن عمر نے کہا: محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ۔

ضحاک نے کہا: ابو بکرؓ، عمرؓ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ۔

سدی نے کہا: ہلالؓ بن امیہ، مرارۃؓ بن ربیع اور کعبؓ بن مالک کے ساتھ۔ اسے ابن ابی حاتم[82] نے روایت کیا ہے۔

[197] - (قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ) [123]:

حسن نے کہا کہ اس سے مراد قریظہ، نضیر اور فدک ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

81، 81۔ بخاری میں یہ واقعہ کعب بن مالکؓ کی طویل حدیث میں ہے جسے انہوں نے کتاب المغازی، باب: حدیث کعب بن مالک (۴۱۵۶) میں نقل کیا ہے۔

سورة يونس

[198] - (قَدَمَ صِدْقٍ) [2]:

مقاتل نے کہا : وہ محمد ﷺ ہیں، سچے سفارشی ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[199] - (فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ) [16]:

قتادہ نے کہا : چالیس سال۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[200] - (بِمِصْرَ بُيُوتًا) [78]:

مجاہد نے کہا : اسکندریہ، مصر میں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[201] - (إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ) [83]:

کہا گیا کہ (قومہ) کی ضمیر فرعون کے لیے اور (ذریہ) سے آل فرعون کا مؤمن، فرعون کی بیوی، اور خازن کی بیوی مراد ہیں۔

[202] - (مُبَوَّأَ صِدْقٍ) [93]:

قتادہ نے کہا کہ اس سے مراد شام (ارض شام) ہے۔ اسے ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

[203] - (إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ) [98]:

وہ اپنے ملک موصل کے دجلہ کے ساحل پر واقع گاؤں نینوی کے لوگ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے سدی وغیرہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

سورة هود

[204] - (أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ) [17]:

ابن عباس، مجاہد اور ابوالعالیہ نے کہا: "اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر سے" مراد محمد ﷺ اور گواہ جبرائیل ہیں۔

زید بن اسلم نے کہا: "جس کے پاس پنے رب کی طرف سے واضح ثبوت ہو" سے مراد محمد ﷺ اور گواہ قرآن ہے۔

حسین بن علی نے کہا کہ علی مومن اور محمد ﷺ گواہ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان (اور ان کی طرف سے ایک گواہ نے اس کی تلاوت کی) لوگ کہتے ہیں: کیا آپ وہ ہیں؟ اس نے کہا: کاش میں وہ ہوتا[83] لیکن یہ اس کی زبان (محمد ﷺ) ہیں۔

انہوں نے عباد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: علی نے کہا: قریش میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان کے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہو۔ اس سے کہا گیا: اور یہ تمہارے بارے میں نازل ہوا؟ آپ نے فرمایا: (ویتلوہ شاہد منہ)۔

83۔ علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ یہ روایت طبرانی اوسط میں ہے لیکن اس میں خلید بن دعلج متروک راوی ہے۔

اور عجائب کرمانی میں ہے : کہا گیا : گواہ فرشتہ ہے جو حفاظت کرتا ہے ، اور کہا گیا : ابو بکر، اور کہا گیا : انجیل، اور کہا گیا : گواہ، سورت غافر[84] میں اس کا بیان آئے گا۔

[205] - (يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ) [19]:

سدی نے کہا : وہ محمد ﷺ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[206] - (وَفَارَ التَّنُّورُ) [40]:

ابن ابی حاتم نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا : (فارالتنور) سے مراد مسجد کوفہ سے ابواب کندہ[85] کی طرف۔

ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (فارالتنور) کے حوالے سے روایت ہے کہ اس سے جزیرے پر چشمہ وردہ مراد ہے۔

قتادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ تنور زمین کی سب سے معزز اور اعلیٰ ترین جگہ جزیرے پر عین الوردہ نامی چشمہ ہے۔

ایک اور ذریعہ سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا : وفارالتنور سے ہندوستان کا مقام مراد ہے۔

[207] - (وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ) [40]:

84۔ دیکھئے سورہ غافر

85۔ کندہ : یمن کا ایک قبیلہ اور محلہ

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ کشتی (جہاز) میں ان کے ساتھ اسّی (۸۰) آدمی تھے، ان کے اہل وعیال بھی، جن میں سے ایک کا نام جرہم تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

قتادہ، کعب الاحبار، محمد بن عباد بن جعفر، مطرف اور دیگر کی روایتوں میں یہ ہے کہ ان کے ساتھ (۷۲) مومن لوگ، وہ خود، ان کی بیوی[86] اور ان کے تین بچے تھے: سام، حام، یافث اور ان تینوں کی بیویاں، اور یہ کہ آپ رجب کے پہلے عشرہ میں اس پر سوار ہوئے، اور محرم کی دس تاریخ کو اس سے اترے۔

[208] - ﴿وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ﴾ [42]:

قتادہ نے کہا کہ اس کا نام کنعان تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

کہا گیا ک ہ یام تھا۔ اسے سہیلی نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: اکثر یہ سوال پیدا ہوتا رہا ہے کہ سیلاب کا پانی میٹھا تھا یا نمکین؟ ہم نے اس کی پرواہ نہیں کی، پھر میں نے شواہد دیکھے تو وہ میٹھا تھا۔

ابن ابی حاتم نے نوح بن مختار کے ذریعے ابو سعید عقیص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں مر[87] کا پانی پینے کے لیے باہر نکلا تو میں فرات سے گزرا تو حسنؓ اور حسینؓ کو دیکھا اور انہوں نے کہا: اے ابو سعید، کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں مر کا (کھاری) پانی ڈھونڈتا ہوں، کہنے لگے کڑوا پانی نہ پیو کیونکہ جب سیلاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تھا کہ اس کا پانی نگل

86۔ اس روایت میں کلام ہے کیونکہ نوح علیہ السلام کی بیوی اور بیٹے حام نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور دونوں ہلاک ہونے والوں میں سے تھے۔ واللہ اعلم

87۔ مر: جگہ کا نام ہے جہاں کا پانی کڑوا ہو۔

جائے، اور آسمان کو حکم دیا کہ تھم جائے۔ اس کے لیے کچھ مقامات نے انکار کیا۔ اس نے ان پر لعنت کی تو اس کا پانی کڑوا ہو گیا اور اس کی مٹی کلر اور شور والی[88] ہو گئی جس میں کچھ بھی نہ اگتا۔[89]

[209] - (تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ) [65]:

قتادہ نے کہا: یہ جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے تین دن تھے۔ اور ان کے عذاب کی صبح اتوار کی تھی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[210] - (وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ) [71]:

ان کا نام سارہ تھا۔

[211] - (هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي) [78]:

سدی کے مطابق ان کے نام تھے: بڑی ریا، اور چھوٹی رعوثا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم.

سورة يوسف

[212] - (أَحَدَ عَشَرَ كَوكباً) [4]:

88۔ سبخا: نمک والی

89۔ تفسیر ابن ابی حاتم، [10907]

وہ ہیں جریان، طارق، ذیال، ذوکتفین، قابس، وثاب، عمودان، فلیق، مصبح، ضروح، اور فرغ، جیسا کہ ایک مرفوع حدیث میں منقول ہے جسے حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے۔[90]

[213] - (لَيُوسُفُ وَأَخوهُ) [8]:

قتادہ نے کہا: وہ بنیامین ہیں جو یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[214] - (قالَ قائِلٌ مِنهُم لا تَقتَلُوا يُوسُف) [10]:

90۔ [مستدرک حاکم میں یہ روایت نہیں ہے]۔ البتہ تفسیر طبری (555/15) میں اس کی سند "ضعیف جدا" درجے کی ہے۔ مسند بزار (2220) "کشف الأستار"، مسند ابو یعلی بحوالہ المطالب العالیۃ (8/4015)، تفسیر ابن جریر طبری (18792)، تفسیر ابن ابی حاتم [11332]، بیہقی نے دلائل النبوۃ (6/277) [حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ]، امام ابن جوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ [1/145]، شیخ مصطفی السید، شیخ رشاد، شیخ عجماوی، شیخ علی احمد اور شیخ حسن عباس کے نزدیک اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ علامہ ہیثمی کے نزدیک اس کی سند میں حکم نامی راوی متروک ہے۔ دیکھئے: [مجمع الزوائد (11084)]، حافظ ابو یعلی نے اسے اپنے چار اساتذہ کے واسطے سے حکم بن ظہیر سے نقل کیا ہے وزاد: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَمَّا رَآهَا يُوسُفُ قَصَّهَا عَلَى أَبِيهِ يَعْقُوبَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ: هَذَا أَمْرٌ مُتَشَتِّتٌ يَجْمَعُهُ اللَّهُ مِنْ بَعْدُ؛ قَالَ: وَالشَّمْسُ أَبُوهُ، وَالْقَمَرُ أُمُّهُ." تَفَرَّدَ بِهِ الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الْفَزَارِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْأَئِمَّةُ، وَتَرَكَهُ الْأَكْثَرُونَ، وَقَالَ الْجُوزَجَانِيُّ: ساقط، وهو صاحب حديث حُسن یوسف.

حکم بن زہیر فزاری اس روایت میں منفرد نہیں، بلکہ اسے حاکم نے مستدرک (396/4) میں طلحہ کے طریق سے، بواسطہ اسباط بن نصر، بواسطہ سدی، بواسطہ عبدالرحمن بن ثابت، جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ ، اور انہوں نے کہا: "یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے، انہوں (بخاری، مسلم) نے اسے روایت نہیں کیا،" علامہ زیلعی کہتے ہیں کہ "حاکم کی سند کی بنیاد بزار کے اس قول پر ہے کہ ہم اس کے لیے کوئی دوسرا طریق نہیں جانتے، اور بیہقی نے اپنے اس قول میں کہ حکم بن زہیر فزاری اکیلے نے ہی اسے ذکر کیا ہے۔ [تخریج الکشاف (161/2)]

قتادہ نے کہا : ہم کہتے تھے کہ یہ روبیل تھا جو اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا تھا اور یوسف علیہ السلام کا خالہ زاد تھا۔

سدی نے کہا : وہ یہوداہ تھا۔

مجاہد نے کہا کہ وہ شمعون ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[215] - (غَيابَةِ الجُبِّ) [10]:

قتادہ نے کہا کہ اس سے مراد بیت المقدس کا کنواں ہے۔

ابن زید نے کہا : بحیرہ طبریہ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابو بکر بن عیاش سے روایت ہے کہ یوسف علیہ السلام تین دن تک کنوئیں میں رہے۔

[216] - (بِدَمٍ كَذِبٍ) [18]:

ابن عباس نے کہا : یہ نوجوان بھیڑ کا خون تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اور کرمانی نے العجائب میں کہا کہ اسے (بدمِ کذْب)، مرکب اضافی کے طور پر کاف پر فتحہ اور ذال کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ اور اس کی تفسیر نوجوان بکری کے ساتھ کی گئ۔

[217] - (فَأَرسَلوا وارِدَهُم[91]) [19]:

اس کا نام مالک بن ذعر تھا

[218] - (وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ) [19]:

91۔ وارد : قوم کا وہ آدمی جسے پانی لانے کے لئے بھیجتے تھے کہ وہ پانی لائے اور باقی لوگوں کو پلائے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں اس کا نام قطفیر تھا۔

ابن اسحاق نے کہا کہ اطفیر تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[219] - (لِامْرَأَتِهِ) [21]:

ابن اسحاق نے کہا کہ اس کا نام راعیل بن رعیائیل تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

کہا گیا کہ زلیخا تھا۔

[220] - (وَشَهِدَ شاهِدٌ مِن أَهلِها) [26]:

ابن عباس نے کہا: گہوارے[92] (جھولے) میں بچہ تھا۔

مجاہد نے کہا: وہ نہ انسان تھا اور نہ جن ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی مخلوق تھا۔

حسن نے کہا: فہم اور علم والا آدمی۔

زید بن اسلم نے کہا: وہ اس کا سمجھدار حکیم چچازاد تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

کرمانی کے العجائب میں ہے کہ کہا گیا: وہ بادشاہ کے اشرافیہ کا آدمی ہے جو صاحب الرائے تھا، اور کہا گیا: وہ اس کا شوہر ہے، اور کہا گیا: وہ گھر کی ایک بلی تھی۔

[221] - (وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجنَ فَتَيان) [36]:

ابن عباسؓ نے کہا: ان میں سے ایک بادشاہ کے کھانے کے ذخیرے کا نگران، اور دوسرا اس کو شراب پلانے والا تھا۔ جسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

مجاہد اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے: پہلے کا نام راسان اور دوسرے کا مرطش ہے۔

92۔ گہوارہ (المھد): جھولے نما کھٹولا جس میں شیر خوار بچوں کو جھلاتے اور سلاتے ہیں، پالنا، جھولا، پنگورہ، مہد، ہنڈولا

کہا گیا: پہلے کا نام شرہم اور دوسرا سرہم تھا۔ سہیلی نے بتایا۔

[222] - (الَّذي ظَنَّ أَنَّهُ ناجٍ) [42]:

مجاہد وغیرہ نے کہا کہ وہ ساقی تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے بھی روایت کیا ہے۔

[223] - (عِندَ رَبِّكَ) [42]:

مجاہد نے کہا کہ یعنی سب سے بڑا بادشاہ ریان بن ولید۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[224] - (فَلَبِثَ في السِّجنِ بِضعَ سِنينَ) [42]:

انسؓ بن مالک نے کہا کہ سات سال۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ بارہ سال۔

طاؤسؒ اور ضحاکؒ نے کہا کہ چودہ سال۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اور کرمانی نے العجائب میں کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قول (اُذکُرنی عِندَرَبِّکَ) کے ہر حرف کے برابر ایک سال زندان میں رہے: (اس طرح یہ چودہ سال بنتے ہیں)۔

[225] - (وَقالَ المَلِكُ) [50]:

وہ سابقہ مذکور بادشاہ ریان[93] تھا

[226] - (ائتُوني بِأَخٍ لَكُم) [59]:

93۔ وہ بڑا بادشاہ ریان بن ولید تھا۔ (فتح القدیر۔ شوکانی)

قتادہ نے کہا کہ وہ بنیامین ہے اور اسے اس سورہ میں دہرایا گیا ہے۔

[227] - (فَقَد سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِن قَبلُ) [77]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ ان سے مراد یوسف (علیہ السلام) ہیں۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[228] - (قالَ كَبيرُهُم) [80]:

مجاہد نے کہا کہ وہ پیچھے ٹھہرنے والا[94] شمعون تھا، جوان میں سب سے زیادہ ذہین اور عقلمند تھا۔ قتادہ نے کہا کہ وہ روبیل تھا، جو عمر میں ان سب سے بڑا تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[229] - (وَاسأَلِ القَريَةَ الَّتي كُنّا فيها) [82]:

قتادہ نے کہا کہ اس سے مراد مصر ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اسے ابن جریر نے ابن عباسؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[230] - (إِنّي لَأَجِدُ ريحَ يوسُفَ) [94]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ انہوں نے خوشبوئے یوسف کو چھ دن کی مسافت (تقریباً 228 کلومیٹر) سے پہچان لیا۔ اوران کے بارے میں ایک روایت میں ہے: آٹھ دن کی مسافت (تقریباً 304 کلومیٹر)۔ دوسرے میں: دس دن کی مسافت (تقریباً 380 کلومیٹر) اور دوسرے میں:

94۔ جب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیا تو یہ شمعون یا (لاوی) باقی بھائیوں کے ساتھ واپس کنعان نہیں گیا بلکہ مصر میں ہی رہ گیا۔

اسّی (80) فرسخ[95] کے فاصلے سے محسوس کرلیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

(البَشِيرُ) [٩٦]:

ابن جریر نے مجاہد سے روایت کی کہ وہ ان (یعقوب علیہ السلام) کا بیٹا یہوداہ تھا۔

[231] - (سَوفَ استَغفِرُ لَكُم) رَبِّي) [98]:

95۔ فرسخ: فرسخ کا اندازہ مختلف مقام و مکان میں مختلف ہو سکتا ہے۔ انگریزی پیمانے کلومیٹر کے حساب سے فرسخ کی مقدار کا اندازہ 5 سے 5.5 کلومیٹر ہے۔ متعدد آراء یوں ہیں کہ: ہر شرعی فرسخ تین میل اور مشہور فقہا کی نظر میں ہر میل چار ہزار ذراع اور ہر ذراع کا طول 24 انگلیاں یا عام شخص کے دو بالشت ہیں۔ اس لیے، ذراع کے مطابق فرسخ 12 ہزار ذراع ہوگا۔ [3][4]، خراسانی فرسخ شرعی فرسخ کے دو کے برابر (یعنی دوگنا) ہے۔ [5]۔ پہلوی اور قاچار ادوارِ حکومت میں ایران میں جو فرسخ رائج تھا، وہ تقریباً 6.5 کلومیٹر تھا۔ [6]، ہندی فرسخ تقریباً 12 کلومیٹر ہے۔ (وکی پیڈیا)

میل کی مقدار موجودہ لوہے کی ذراع کے حساب سے پانچ ہزار دو سو پچاس (5250) ذراع ہے۔ [عون المعبود، ص: 218۔ ج 3۔]
چونکہ انگریزی گز میں دو (2) ذراع ہوتے ہیں اس لیے ہاشمی میل دو ہزار چھ سو پچیس (2625) گز کا ہوا۔ یہ وہ میل ہے جسے ہمارے ہاں کوس یا پنجابی میں کوہ کہا جاتا ہے جب ہندوستان میں برطانوی دور آیا تو انگریزی میل ایک ہزار سات سو ساٹھ (1760) گز کا رائج ہوا۔ اس طرح ہاشمی میل کی مقدار میں آٹھ سو پینسٹھ (865) گز کمی کر دی گئی۔ گویا ہاشمی میل تقریباً ڈیڑھ میل برطانوی کے برابر ہے اس لیے نو میل ہاشمی ہوں تو ساڑھے تیرہ میل برطانوی ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں اب انگریزی میل کی جگہ اعشاری نظام آچکا ہے اب میل کے بجائے کلومیٹر کی اصطلاح استعمال ہونے لگی ہے اور کلومیٹر انگریزی میل سے بھی چھوٹا ہے اب حساب اس طرح ہوگا ایک شرعی ہاشمی میل پانچ ہزار دو سو پچاس (5250) ذراع کے برابر ہے جس میں دو ہزار چھ سو پچیس (2625) گز ہوتے ہیں یہ مقدار ہمارے ہاں برطانوی میل سے آٹھ سو پینسٹھ (865) گز زیادہ ہے (محدث فتویٰ)

ابن مسعودؓ نے کہا کہ انہوں (یعقوب علیہ السلام) نے اس کو رات کے آخری حصے[96] تک مؤخر کیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔
ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ جمعہ کی رات تک (مؤخر کیا)۔
۔ ترمذیؒ[97] نے ابن عباسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

[232] - (آوَى إِلَيهِ أَبَويهِ) [99]:

وہ ان کے والد اور ان کی والدہ راحیل تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔
سدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ان کی خالہ اور ان کا نام "لیا" تھا۔

[233] - (هَذا تَأَويلُ رُؤيايَ مِن قَبلُ) [100]:

سلمان نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے خواب اور تعبیر کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ تھا۔
قتادہ نے کہا: پینتیس سال۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔
حسن کی روایت میں ہے کہ یوسف علیہ السلام کو اس وقت کنوئیں میں ڈالا گیا جب وہ سترہ سال کے تھے اور اسی سال غلامی اور بادشاہی میں رہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں تیئس

96۔ یعنی اللہ سے ان کے لئے معافی طلب کرنے کے لئے رات کا پچھلا پہر منتخب کیا۔ طلوع فجر سے پہلے کا وقت دعا کی قبولیت کے اوقات میں سے اقرب ہے۔ تفسیر بغوی میں ہے کہ یہ وہی وقت ہے جب اللہ تبارک و تعالیٰ اعلان کرواتا ہے کہ ہل من داع فأستجیب لہ (کہ ہے کوئی پکارنے والا کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں؟)

97۔ غالباً ترمذی سے ابن جریر طبری کے شیخ احمد بن حسن ترمذی مراد ہیں کیونکہ سنن ترمذی میں یہ روایت نہیں ہے۔ البتہ تفسیر ابن جریر طبری (19880، 119881) میں اس مفہوم کی ابن عباسؓ سے ایک مرفوع روایت ہے۔ لیکن وہ ابن جریج مدلس راوی کی بناء پر ضعیف ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں: "وہذا غریب من ہذا الوجہ، وفی رفعہ نظر، واللہ أعلم" (کہ اس نقطہ نظر کے حوالے سے یہ غریب ہے اور اس کے مرفوع ہونے میں بھی نظر ہے)

سال تک اکٹھے رکھا۔

[234] - (وَجاءَ بِكُم مِنَ البَدوِ) [100]:

علی بن طلحہ نے کہا کہ فلسطین سے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الرعد

[235] - (وَهُم يُجادِلونَ في اللّٰهِ) [13]:

یہ آیت اربد بن قیس اور عامر بن طفیل کے متعلق نازل ہوئی۔ اسے طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

[236] - (وَمَن عِندَهُ عِلمُ الكِتابِ) [43]:

عکرمہؒ نے کہا: وہ عبداللہ بن سلام ہیں۔

سعید بن جبیر نے کہا: وہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن عباس نے کہا: وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ ابن جریر نے روایت کی ہے۔

انہوں نے قتادہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہم ان میں عبداللہ بن سلام، سلمان فارسی اور تمیم داری کو بیان کرتے تھے۔ انتہیٰ. واللہ تعالی اعلم.

سورة إبراهيم

[237] - (كَشَجَرَةٍ طَيِّبَة) [24]:

یہ کھجور کا درخت ہے۔

[238] - (كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ) [24]:

یہ اندرائن (کوڑتمہ) ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ لہسن ہے۔ ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

[239] - (أَلَم تَرَ إِلى الَّذينَ بَدَّلوا نِعمَةَ اللّٰهِ كُفرا) [28]:

علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ یہ قریش کے کافر ہیں۔ نسائی[98] نے اس روایت کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے عمرو بن دینار کی سند سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: وہ قریش کے کافر ہیں اور محمد ﷺ نعمت ہیں۔[99]

[240] - (رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي) [38]:

وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں اور (بِوَادٍ) سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔

98۔ سنن نسائی میں یہ روایت نہیں ہے۔ البتہ تفسیر قرطبی میں یہ روایت [حدثنا أبو السائب، قال: ثنا أبو معاوية، عن إسماعيل بن سميع، عن مسلم البطين، عن أبي أرطاة، عن عليّ في قوله (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) قال: هم كفّار قريش] موجود ہے۔

99۔ تفسیر طبری، صحیح بخاری (۴۷۰۰) [عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ: أَنَّ ابْنَ الكَوَّاءِ سَأَلَ عَلِيًّا عَنْ ﴿الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ البَوَارِ﴾ قَالَ: كَفَّارُ قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ.]

[241] - (وَلِوَالِدَيَّ) [41]:

ان کے والد کا نام سورۃ الانعام میں پہلے آچکا ہے۔

ابن ابی حاتم نے عکرمہؒ کی سند سے ابن عباس سے روایت کی کہ ابراہیم کے والد کا نام آزر، ان کی والدہ کا نام منانی، ان کی بیوی کا نام سارہ اور اسماعیل کی والدہ کا نام ھاجر ہے۔

کہا گیا: ان کی ماں کا نام نوفا تھا، اور کہا گیا کہ لیوثا تھا۔

سورة الحِجر

[242] - (سَبعَةُ أبوابٍ) [44]:

عبدالرزاق نے کہا کہ ہمیں معمر نے اعمش کی سند سے بیان کیا: جہنم کے دروازوں کے نام یہ ہیں: حطمہ، ھاویہ، لظیٰ، سقر، جحیم، سعیر اور جہنم [100]۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور ہاویہ کے حوالے سے یہ اضافہ کیا کہ وہ اس کی تہہ ہے۔

[243] - (لِكُلِّ بابٍ مِنهُم جُزءٌ مَقسومٌ) [44]:

100۔ جہنم کے یہ سارے نام قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں آئے ہیں۔

ضحاک نے کہا کہ ایک باب یہودیوں کے لیے، ایک باب عیسائیوں کے لیے، ایک باب صابئین[101] کے لیے، ایک باب مجوسیوں کے لیے، ایک باب مشرکین کے لیے جو قریش کے کافر ہیں، ایک باب منافقوں کے لیے اور ایک باب اہلِ توحید کے لیے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[244] - (وَجاءَ أَهلُ المَدينَةِ) [67]:

اس سے سدوم کی بستی مراد ہے۔

[245] - (سَبعاً مِنَ المَثانِيَ) [87]:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فاتحہ ہے۔ اسے بخاری[102] وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ سات لمبی سورتیں۔ فریابی نے ہدایت کی۔

سعید بن جبیر اور مجاہد نے کہا: البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف اور یونس۔

سفیان نے کہا کہ الاعراف کے بعد الانفال اور براءت ایک ہی سورت ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[246] - (المُقتَسمينَ) [90]:

---

101 - کہا جاتا ہے کہ یہ ایک فرقہ تھا جو یہودیوں اور عیسائیوں سے نکلا تھا اور یہ لوگ فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔ مفصل تذکرہ سہ ماہی فکرونظر اسلام آباد شمارہ 5,10 جلد [11، 18، 19] میں ملاحظہ کریں۔

102 - بخاری، فضائل القرآن، باب: فضل فاتحۃ الکتاب، (۴۷۲۰)

ابن عباسؓ نے کہا کہ یہود و نصاریٰ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[247] - (المُستَهزِئينَ) [95]:

سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ پانچ ولید بن مغیرہ، عاصی بن وائل سہمی، ابو زمعہ، حارث بن طلاطلہ اور اسود بن عبد یغوث ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح کی روایت عکرمہؒ سے بھی مروی ہے اور ان کا نام حارث بن قیس سہمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سورة النحل

[248] - (وَتَحمِلُ أَثقالَكُم إِلى بَلَدٍ) [7]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ اس سے مراد مکہ[103] ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[249] - (قَد مَكَرَ الَّذينَ مِن قَبلِهِم) [26]:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ وہ نمرود بن کنعان تھا، جب اس نے محل بنوایا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

103۔ تفسیر ابن ابی حاتم، [۱۲۴۷۰]

حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کے نام حبشیوں کے حوالے سے لکھی گئی کتاب (رفع شأن الحبشان) میں درج تھے۔

[250] - (وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَجُلين) [76]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: یہ آیت[104] دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی، اوران دونوں میں جو گونگا تھا وہ اپنے آقا پر بوجھ تھا۔ اس سے مراد اسید بن ابی العاص تھے۔، اورعدل کا حکم دینے والے سے مراد: عثمانؓ بن عفان ہیں۔

[251] - (كالتّي نَقَضَت غَزلَها) [92]:

سدی نے کہا کہ مکہ میں ایک عورت رہتی تھی جسے (خرقاء مکۃ) مکہ کی اناڑی عورت کہا جاتا تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سہیلی نے کہا: اس کا نام ریطہ بنت سعد بن زید منات بن تیم تھا۔

[252] - (إِنَّما يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ) [103]:

مجاہد نے کہا: اس سے مراد عبد بن حضرمی ہے قتادہ نے مزید کہا: اسے یحنس کہا جاتا تھا۔

سدی نے کہا: اسے ابو یسیر کہا جاتا تھا۔

عبداللہ بن مسلم حضرمی نے کہا کہ ان سے مراد ہمارے دو غلام ہیں جن میں سے ایک کو یسار اور دوسرے کو خیر کہا جاتا ہے۔

104۔ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾

ضحاک نے کہا کہ ان سے مراد سلمانؓ فارسی تھے۔

ابن عباسؓ نے کہا : اس سے مراد نے مکہ میں قینا ہے جس کا نام بلعام تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

یُحَنّس : اسے ابن حجر نے الاصابہ میں ایسے ہی درج کیا ہے کہ یاء، حاء اور سین اور ان کے درمیان نون مشدد۔

[253] - (إِلاّ مَن أُكرِهَ) [106]:

ابن جریر نے روایت کی کہ ابن عباسؓ نے کہا یہ عمار بن یسار کے بارے میں نازل ہوئی۔

[254] - (ثُمَّ إِنّ رَبَّكَ لِلَّذينَ هاجَروا مِن بَعدِ ما فُتِنوا) [110]:

ابن اسحاق نے کہا کہ یہ آیت عمار بن یاسر، عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[255] - (قَريَةً كانَت مُطمَئِنَّةً) [112]:

ام المؤمنین حفصہؓ نے کہا اس سے مراد مدینہ ہے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ مکہ مکرمہ ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔ انتہیٰ۔

سورة الإسراء

[256] - (بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا) [5]:

ابن عباسؓ اور قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جالوت کو ان کے خلاف بھیجا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اور کرمانی نے العجائب میں کہا کہ کہا گیا: وہ سنجاریب اور اس کے سپاہی ہیں، کہا گیا کہ عمالقہ تھے، اور کہا گیا کہ وہ مومن لوگ تھے جس کی دلیل ان کی اضافت کا اللہ تعالیٰ کی طرف ہونا ہے۔

[257] - (فإذا جاءَ وَعدُ الآخِرةِ) [7]:

عطیہ اور مجاہد نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسری بار بخت نصر کو مسلط کیا۔ اسے ابن ابی حاتم[105] نے روایت کیا ہے۔

[258] - (أُدعوا الَّذينَ زَعمتُم مِن دُونِهِ) [56]:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس مراد عیسیٰ، ان کی والدہ اور عزیز علیہم السلام ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم[106] نے روایت کیا ہے۔

[259] - (وَالشَجَرَةَ المَلعونَةَ في القُرآنِ) [60]:

105۔ تفسیر ابن ابی حاتم، [13191]

106۔ ایضاً، [13318]

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ زقوم کا درخت ہے[107]۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

(وَإِن كادوا لَيَفتِنونَكَ) [73]:

یہ آیت قریش کے مردوں کے بارے میں نازل ہوئی جن میں امیہ بن خلف اور ابوجہل بھی شامل تھے۔ ابن ابی حاتم[108] نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

[260] - (وَإِن كادوا لَيَستَفِزّونَكَ) [76]:

یہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جیسا کہ بیہقی نے اسے الدلائل میں عبدالرحمٰن بن غنم کے مراسیل سے نقل کیا ہے۔

[261] - (مُدخَلَ صِدقٍ) [80]:

مطر وراق نے کہا کہ اس مراد مدینہ ہے اور کہا کہ (مُخرَجَ صِدقٍ) سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[262] - (وَيَسأَلونَكَ عَنِ الرّوحِ) [85]:

شیخین اور دیگر نے ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ یہ سائل یہودی تھے۔

ترمذی نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ یہ قریش تھے۔[109]

[263] - (وَقالوا لَن نُؤمِنَ لَكَ حَتّى تَفجُرَ لَنا) [90]:

107۔ ایضاً، [13325]

108۔ ایضاً، [13350]

109۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب: "ویسئلونک عن الروح۔۔۔"۔ مسلم: صفات المنافقین احکامھم، باب: سوال الیھود النبی ﷺ عن الروح، (۲۷۹۴)۔ ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ بنی اسرائیل: (۳۱۳۹، ۳۱۴۰)۔

ابن عباسؓ نے اس قول کے قائلین میں سے عبداللہ بن امیہ کا نام لیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[264] - (تِسعَ آياتٍ بَيِّناتٍ) [101]:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ وہ نشانیاں سیلاب، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون، لاٹھی (عصائے موسیٰ)، (موسیٰ علیہ السلام کا روشن) ہاتھ، قحط اور پھلوں میں کمی تھیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ان نو(9) نشانیوں میں سے ہر دو(2) کے درمیان تیس دن کا وقفہ تھا۔

انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کی، انہوں نے کہا: یہ عرصہ نو(9) سال کا تھا اور ہر سال میں ایک نشانی ہوتی تھی۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

سورة الكهف

[265] - (أصحابَ الكَهفِ) [9]:

ابو جعفر نے کہا کہ اصحابِ کہف صرّافی تھے۔

مجاہد نے کہا: وہ اپنے شہر کے بڑے لوگوں کی اولاد تھے۔

ابن اسحاق نے کہا : یہ غار بنگلوس نامی پہاڑ میں ہے۔

مجاہد نے کہا : دو پہاڑوں کے درمیان۔

یہ سب ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہے : الرقیم، ایلہ[110] کے قریب ایک وادی ہے۔

شعیب جبائی[111] کی روایت ہے کہ اصحاب کہف کے پہاڑ کا نام بنگلوس اور غار کا نام حرم ہے۔

[266] - (وَكَلبُهُم) [18]:

حسن نے کہا کہ اس کتے کا نام قطمیر تھا، اور مجاہد نے کہا : قطمورہ، اور شعیب جبائی نے کہا : اس کا رنگ سرخ تھا، اور وہ کثیر النوع تھا، یہ پیلا تھا، اور عبید نامی شخص نے کہا : یہ سرخ تھا۔ یہ سب ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے سوائے شعیب اور ابن جریر کے۔

العجائب میں کرمانی نے کہا کہ : کہا گیا ہے کہ الرقیم ان کے کتے کا نام تھا۔

اسے ابن ابی حاتم نے انسؓ سے روایت کیا ہے۔

[267] - (فابعَثوا أَحَدَكُم) [19]:

ابن اسحاق نے کہا کہ وہ تملیخا ہے۔

110۔ ایلہ : دیکھئے حاشیہ نمبر 74، سورہ اعراف آیت نمبر [175]۔

111۔ شعیب الجبائی، شعیب بن اسود صاحب ملاحم تابعی اور متروک اخباری راوی ہیں۔ اور (جباء) یمن کے فوجی علاقے میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ *ازدی کہتے ہیں کہ ان سے سلمہ بن وہرام، ابو قبیل معافری و محمد بن إسحاق نے ان سے روایت کی ہے۔ ابن حبان نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے [(لسان المیزان-ابن حجر-ج ۳-الصفحۃ، ۱۵۰ (538)]

[268] - (إِلى المَدينَةِ) [19]:

مقاتل نے کہا کہ یہ منبج ہے۔ ابن جریر نے روایت کی ہے۔

[269] - (سَيقُولونَ ثَلاثَةٌ) [22]:

یہ بات یہودیوں نے کہی - **(وَيَقولونَ خَمسةٌ)** یہ بات نصاری نے کہی۔ سدی وغیرہ نے یہ روایت کی ہے۔

[270] - (ما يَعلمُهُم إلاّ قليلٌ) [22]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ میں ان چند لوگوں میں سے ہوں اور ان کی تعداد سات تھی۔ ان کی ایک روایت میں ہے کہ وہ آٹھ تھے، اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن مسعودؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ان چند لوگوں میں سے ایک تھا۔ اور وہ سات تھے۔

ابن اسحاق نے ان کے یہ نام گنوائے ہیں: تملیخا، مکسملینا، محسلینہ، مارتونیس، کسوتونیس، سورس، بکربوس، بطسوس اور قالوس۔

فائدہ: اکثر علماء کی رائے ہے کہ اصحابِ کہف کا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے۔ ابن قتیبہ کا خیال تھا کہ وہ اس سے پہلے تھے اور اس نے اپنی قوم کو ان کی خبروں سے آگاہ کیا تھا اور یہ کہ ان کے اٹھنے کے بعد ان کی بیداری کا زمانہ تھا۔

ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں وہ مبعوث ہونگے اور بیت اللہ کا حج کریں گے۔

[271] - (مَعَ الّذينَ يَدعونَ رَبَّهُم) [28]:

ان کا بیان سورۃ انعام میں گذر چکا ہے

[272] - (مَن أَغفلنا قَلبَهُ عَن ذِكرنا) [29]:

خباب نے کہا: مراد عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس ہیں۔

ابن بریدہ نے کہا: وہ عیینہ ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ربیع کی روایت میں ہے کہ یہ امیہ بن خلف تھے۔ اسی طرح اسے ابن مردویہ نے ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔

[273] - (وَاضرِب لَهُم مَثَلاً رَجُلين) [32]:

کرمانی نے العجائب میں کہا: کہا گیا: وہ مکہ والوں میں سے تھے، اوران میں سے ایک مومن تھا، اور وہ ام سلمہ کے شوہر ابوسلمہ تھے۔ کہا گیا: وہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک مومن تھا، جس کا نام تلمیخا تھا، اور کہا گیا: یہوداہ، اور دوسرا کافر جس کا نام نطروس تھا۔ یہ دونوں سورہ الصافات[112] میں یہ مذکور ہیں۔

[274] - (وَذُرِّيَّتَهُ) [50]:

112۔ ان دونوں کا تذکرہ آگے سورہ الصافات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ

ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے روایت کی ہے کہ : شیطان نے پانچ بچے پیدا کیے : بتر، ایک اعور، زلنبور، مشوط اور داسم ہیں۔ مشوط وہ ہے جو شور کرنے والا ہے، اعور اور داسم کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کرتے ہیں، بتر وہ ہے جو مصائب والا ہے۔ اور زلنبور وہ ہے جو لوگوں میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور آدمی کے عیبوں کو دیکھتا ہے۔

ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا : زلنبور بازاروں والا ہے وہ ہر بازار میں اپنا جھنڈا لگاتا ہے، بتر صاحب مصائب ہے، اعور صاحب زنا ہے۔ اور مشوط صاحب اخبار ہے۔ وہ ان خبروں کو لاتا ہے اور لوگوں کے منہ میں ڈالتا ہے، لیکن وہ ان کے لئے کوئی بنیاد نہیں پاتے ہیں، اور داسم وہ ہے جو کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور گھر والوں کو سلام نہ کرے، اور نہ اللہ کا ذکر کرے تو وہ اس شخص کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے اور اگر وہ اللہ کا نام لئے بغیر کھانا کھاتا ہے تو وہ شیطان اس شخص کے ساتھ کھاتا ہے۔

[275] - (وَإِذْ قال موسى لِفَتَاهُ) [60]:

ابن عباس وغیرہ نے کہا : وہ یوشع بن نون ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔
اور کرمانی نے العجائب میں کہا کہ وہ یوشع کا بھائی تھا۔

[276] - (مَجمَعَ البَحرينِ)[113] [60]:

113۔ مجمع البحرین' وہ جگہ ہے جہاں بنی اسرائیل کے جلیل القدر پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر کے درمیان ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے مقام کے تعین میں اختلاف کثیر ہے۔ مصر کے ماہر آثار قدیمہ ڈائریکٹر جنرل برائے آرکیالوجیکل اسٹڈیز ریسرچ سینٹر ڈاکٹر عبدالرحیم ریحان نے اس مقام کا تعین کیا ہے ڈاکٹر ریحان کہتے ہیں کہ سورۃ الکھف میں جس جگہ کو 'مجمع البحرین' کہا گیا ہے وہ مصر کے معروف سیاحتی مقام شرم الشیخ کے قریب واقع ہے۔ آج کل اسے 'راس محمد' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جزیرہ نما سیناء کے جنوب میں

قتادہ نے کہا : وہ مشرق و مغرب کے سمندر اور فارس اور رومیوں کے سمندر ہیں۔ اور اسی طرح ربیع نے کہا۔

سدی نے کہا : (دو نہریں) الکتر اور الرشان، جیسے وہ سمندر میں گرتی ہیں۔

محمد بن کعب نے کہا : افریقہ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[277] - (فَوَجَدا عَبدا مِن عِبادِنا) [65]:

وہ خضر ہے جیسا کہ صحیح[114] اور دوسری جگہوں پر ہے اور اس کا نام بلیا ہے۔ الیسع، اور الیاس بھی کہا گیا ہے۔ کرمانی نے انہیں اپنے العجائب میں ذکر کیا ہے۔

[278] - (لَقِيا غُلاماً) [74]:

شعیب جبائی کہتے ہیں کہ اس کا نام خیشور تھا. اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[279] - (أَتَيا أَهلَ قَريَةٍ) [77]:

ابن سیرین نے کہا : قریہ سے مراد ابلہ[115] ہے۔

سدی نے کہا : مجروان ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اسے قتادہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا : یہ ابرقہ ہے۔

واقع خلیج عقبہ اور خلیج سویز یہاں پر ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ ایسی جگہ کرہ ارض پر کسی اور مقام پر نہیں ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں حضرت موسیٰ اور خضر کے درمیان تین ہزار دو سو (3200) سال قبل ملاقات اور طویل مکالمہ ہوا تھا وہ یہی جگہ تھی۔

(العربیہ ڈاٹ نیٹ)

114۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب : "فلما بلغا مجمع بینهما"

115۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب : فلما بلغ مجمع بینهما۔۔۔

اس نے کہا : مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ یہ انطاکیہ[116] ہے۔

کہا گیا : یہ قرطبہ ہے[117]۔ ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

[280] - (وَكانَ وَراءَهُم مَلِكٌ) [79]:

اس کا نام ہدد بن بدد تھا جیسا کہ بخاری[118] نے روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جلندی تھا، اسے ابن عساکر نے حکایت کیا ہے.

[281] - (أَبَواهُ مُؤمِنَين) [80]:

باپ کا نام کزبارہ ہے اور ماں کا نام سہوا تھا۔

[282] - (فَأردنا أَن يُبدلِهُما رَبُّهُما خَيراً مِنهُ) [81]:

116۔ انطاکیہ : (Antioch) یہ شہر چار (4) صدی قبل مسیح میں سکندر اعظم کے ایک جرنیل سلیوکس اول نے قائم کیا تھا۔ 638ء میں باز نطینی شہنشاہ ہرا کلیس کے دور حکومت میں مسلمانوں نے اسے فتح کیا۔ پہلی صلیبی جنگ کے دوران مسیحیوں نے شہر کا (9) ماہ طویل محاصرہ کیا اور شہر پر قبضہ کر کے پوری مسلم آبادی کو ختم کر ڈالا۔ اس عظیم قتل عام کے بعد اس شہر کو مسیحی امارت انطاکیہ کا صدر مقام قرار دیا گیا اور اگلی (2) صدیوں تک یہ شہر مسیحیوں کے قبضے میں رہا۔ بالآخر 1268ء میں مملوک سلطان رکن الدین بیبرس نے انطاکیہ کو فتح کر کے صلیبیوں کا خاتمہ کر دیا۔ بعد ازاں یہ شہر سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا۔ (23) جولائی (1939ء) کو ترکی نے انطاکیہ کا نام بدل کر حطائے (Hatay)) رکھ دیا۔ لیکن یہ آج بھی انطاکیہ کے نام سے ہی مشہور ہے۔ پرانے شہر کے کھنڈر جدید شہر انطاکیہ کے قریب واقع ہیں۔ [(ص۔ 32)۔ Encyclopedia of the Ancient Greek World]، وکیپیڈیا،

117۔ قرطبہ یا اندلسیہ، جنوبی سپین اور صوبہ قرطبہ کا دارالحکومت ہے۔ یہ زمانہ قدیم میں رومی شہر اور قرون وسطیٰ میں اسلامی خلافت کا دار الحکومت تھا۔

118۔ بخاری، ایضاً

ابن عباسؓ نے کہا: اس لونڈی کے بجائے جس نے ایک نبی کو جنم دیا، وہ وہی ہے جو موسیٰ کے بعد تھا، جس کے بارے میں بنی اسرائیل نے کہا: **(ابعَث لَنا مَلِكاً نُقاتِل في سَبيلِ اللهِ)**[119] اُس کا نام شمعون تھا اور کہا گیا کہ اُس کا نام حنّہ تھا۔

[283] - (لِغُلامَين يَتيمَين) [82]:

وہ صریم اور اصرم، کاشح کے بیٹے، اور ان کی ماں دنیا تھی۔

[284] - (وَجدَها تَطلُعُ عَلى قَومٍ) [90]:

قتادہ نے کہا: کہا جاتا ہے کہ وہ زنج[120] ہیں۔ اسے عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

[285] - (بَينَ الصَّدَفين[121]) [96]:

ضحاک نے کہا کہ ان کا تعلق آرمینیا اور آذربائیجان سے ہے۔ یہ ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔

سورة مريم

[286] - (فَأَرسَلنا إِلَيها رُوحنا) [17]:

119۔ سورہ بقرہ 246

120۔ سوڈان وغیرہ افریقی قبائل کی ایک نسل جس کی خصوصیات کالی جلد، گھنگھریالے بال، موٹے ہونٹ اور ناک ہیں۔ یہ مراکش سے حبشہ اور مصر، دریائے نیل کے کنارے پھیلے ہوئے ہیں

121۔ الصدفین: صدف سے تثنیہ ہے۔ اونچے پہاڑ کا ٹکڑا

قتادہؒ، عطاؒ اور ضحاکؒ نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[287] - (فنادَاها مِن تَحتِها) [24]:

براءؓ نے کہا: آواز دینے والا فرشتہ تھا۔

ابن عباسؓ، سعید بن جبیرؒ اور ضحاک نے کہا: جبرائیل علیہ السلام۔

مجاہدؒ اور حسنؒ نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام۔

یہ ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[288] - (وَرَفعناهُ مَكاناً عَليا) [57]:

یہ چوتھا آسمان ہے جیسا کہ صحیح[122] میں ہے۔

[289] - (وَيَقولُ الإنسانُ) [67]:

وہ ابی بن خلف تھا۔

[290] - (أَفَرأيتَ الَّذي كَفَرَ) [77]:

یہ آیات عاص بن وائل سہمی کے بارے میں نازل ہوئیں جیسا کہ بخاری[123] میں خبابؓ بن ارت سے روایت ہے۔ اور کہا گیا کہ مکہ۔ ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

122۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکہ، (3035)۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ (164)۔

123۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب: أَفَرَأَيتَ الَّذي كَفَرَ۔۔۔ (4455)

سورة طه

[291] - (فَلَبِثَ سِنينَ في أَهلِ مَدينَ) [40]:

قتادہ نے کہا کہ دس سال ٹھہرے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[292] - (السَامري) [58]:

اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ اہل کرمان[124] میں سے تھا اور ان کی طرف سے ایک اور سند سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اہل باجرمان میں سے تھا۔

قتادہ کی روایت سے ہے کہ وہ سامریہ نامی گاؤں سے تھا۔

[293] - (يَومَ الزِّينة) [125] [59]:

ابن عباسؓ نے کہا: یہ عاشورہ کا دن تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[294] - (مِن أَثَرِ الرَّسولِ) [96]:

124۔ کرمان شہر کا شمار ایران کے پرانے عہد کے پانچ انتہائی اہم شہروں میں ہوتا ہے۔ اہل سنت پر اثنا عشری شیعہ صفوی اور قاچاری ظلم و ستم کے حوالے سے بھی اس کی ایک دردناک تاریخ ہے۔ کبھی یہ مساجد کا شہر ہوا کرتا تھا لیکن آج کل اس شہر میں بلوچ اکثریت پر مشتمل ایک چھوٹی سی سنی برادری کے لئے ایک بھی مسجد نہیں جہاں وہ جمعہ یا باجماعت نماز ادا کر سکیں۔

125۔ یہ دن شاید ان کی عید کا دن ہوتا تھا کیونکہ اس روز وہ زیب و زینت کا اظہار کرتے تھے۔

وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جیسا کہ ابن ابی حاتم نے علیؓ، ابن عباسؓ وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

سورة الأنبياء

[295] - (وَمَن يَقُل مِنهُم إِنِّي إِلهٌ) [29]:

قتادہ اور ضحاک نے کہا کہ وہ شیطان ابلیس ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[296] - (وَنَضَعُ المَوَازِينَ) [47]:

ابن جریر نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: قیامت کے دن ترازو کے مالک جبرائیل ہوں گے۔

[297] - (قالوا حَرِّقوهُ) [68]:

کہا گیا: جس نے یہ کہا تھا وہ نمرود تھا، اور کہا گیا: فارسی کردوں کا ایک شخص جسے ھیزان کہتے ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[298] - (إِلى الأَرضِ الَّتي بارَكنا فيها) [71]:

سدی نے کہا : یہ ارض شام[126] ہے ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[299] - (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَت لَهُم مِنَّا الحُسنى) [101]:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عیسیٰ، عزیر اور فرشتے ہیں ۔ اسے ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مختصراً روایت کیا ہے ۔[127]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا : یہ آیت عیسیٰ، مریم اور عزیز علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ۔[128]

[300] - (أَنّ الأَرضَ) [105]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ جنت کی زمین ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

کہا گیا : ولید بن مغیرہ ۔

کہا گیا : امیہ بن خلف ۔

---

126 ۔ صحیح احادیث میں رسول اللہ ﷺ سے شام کے لیے برکت کی دعا منقول ہے ، حافظ ابوالحسن ربعی (444 ہجری) نے اس کے فضائل پر فضائل الشام و دمشق کے نام سے کتاب لکھی جس کی شیخ ناصر الدین البانی نے تخریج کی ہے ۔ اور یہ مکتب اسلامی دمشق سے چھپ چکی ہے ۔

127 ۔ ابن أبی حاتم -جیسا کہ تفسیر ابن کثیر ٥/٣٧٩-، بطریق لیث بن أبی سلیم ، عن مغیث ، عن أبی ہریرۃ روایت ہے ابن کثیر نے اسے حدیث غریب جدًّا کہا ہے ۔ (14)

128 ۔ بزار نے "کشف الاستار" (2234) میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے حوالے سے روایت کی ہے لیکن اس میں شرحبیل بن سعد ہے ، ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ، لیکن جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ، اس روایت کے باقی رجال ثقہ ہیں ۔ اسے ہیثمی نے مجمع الزوائد 7/68 میں بیان کیا ہے ۔ موسوعۃ التفسیر المأثور 49773 یعنی : عیسی ومَن کان معہ (٤).(٣٨٧/١٠)

سورة الحج

[301] - (وَمِنَ النّاسِ مَن يُجادِلُ في اللّٰهِ) [03،08]:

ابو مالک نے کہا نضر بن حارث کے متعلق نازل ہوئی۔ ابن ابی حاتم کی ابن عباسؓ سے روایت ہے۔

[302] - (هذانِ خَصمانِ) [19]:

شیخین نے ابوذر کی روایت سے کہا کہ یہ آیت حمزہ، علی، عبیدہ بن حارث، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ[129] کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[303] - (وَمَن يُرد فيهِ بِإِلحادٍ بِظُلمٍ[130]) [25]:

129۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب: قتل ابی جھل، (3751)۔ مسلم، کتاب التفسیر، باب: فی قولہ تعالیٰ (ھذان خصمان۔۔۔) (3033)

130۔ اِلحاد دراصل عربی زبان کے لفظ لحد سے اِسمِ صفت ہے لغوی اعتبار سے اس کے معنی ایک طرف ہو جانے کے ہیں۔ انگریزی زبان میں اِسے Unorthodoxy کا لفظ اس کی موزوں تعبیر ہے۔ یہ اُردو زبان کے روزمرہ میں عام مستعمل "سائیڈ پر ہو جانا" اس کا قریب ترین مترادف ہے البتہ اسلامی اصطلاح میں اِلحاد کسی شخص یا گروہ کے معروف اور مروّج مذہبی روش سے کنارہ کر لینے کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اِلحاد کو لغوی یا اصطلاحی اعتبار سے انگریزی زبان کی اصطلاح Atheism کا مترادف نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ اس کے لیے ایک الگ اسلامی اصطلاح دہریت موجود ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا: عبداللہؓ بن انیس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[304] - (في أيّامٍ مَعلوماتٍ) [28]:

ابن عباس نے کہا: دس دن[131]۔

زید بن اسلم نے کہا: یوم عرفہ، یوم قربانی اور ایام تشریق۔

ابن عمر نے کہا: قربانی کا دن، اور اس کے دو دن بعد۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[305] - (عَذابُ يَومٍ عَقيمٍ[132]) [55]:

ابن ابی کعب، سعید بن جبیر اور عکرمہؒ نے کہا: بدر کا دن۔

حسن، مجاہد اور ضحاک نے کہا کہ قیامت کا دن، اس کی کوئی رات نہیں ہوگی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

131۔ ذوالحجہ کے پہلے دس دن

132۔ یہ قیامت کا دن ہے کیونکہ اس کے بعد کوئی دن نہیں ہے، اس لیے اسے عقیم یعنی بانجھ پن سے تعبیر کیا گیا ہے، جو کہ بنیادی طور پر بنجر ہونے کی علامت ہے جیسے وہ عورت جس کے ہاں بچہ نہ ہو، اور وہ ہوا جو نہ تو بادلوں کو پیدا کرتی اور نہ بارش لاتی ہے۔

سورة المؤمنين

[306] - (وَشَجَرَةً تَخرُجُ مِن طُورِ سَيناءَ) [20]:

ربیع نے کہا کہ یہ درخت زیتون ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[307] - (إِلى رَبوَةٍ) [50]:

ابوہریرہ نے کہا: یہ فلسطین کا رملہ ہے۔

ضحاک نے کہا: یہ بیت المقدس ہے۔

سعید بن المسیب نے کہا: یہ دمشق ہے۔

ابن زید نے کہا: یہ مصر ہے۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة النور

[308] - (الَّذينَ جاؤُوا بِالإِفكِ) [11]:

اس سے مراد حسانؓ بن ثابت، مسطحؓ بن اثاثہ، حمنہؓ بنت جحش ہیں اوران کے علاوہ عبداللہ بن ابیّ ہے جس نے اس گناہ کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے سر لیا۔ اسے شیخین[133] اور دیگر نے بھی روایت کیا ہے۔

سورة الفرقان

[309] - (وَأَعانَهُ عَلَيهِ قَومٌ آخرونَ) [4]:

ان سے مراد یہودی تھے جیسا کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے روایت کیا ہے۔

کہا گیا کہ جبر، حضرمی کا غلام۔ اسے سہیلی نے حکایت کیا ہے۔

[310] - (وَيَومَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلى يَدَيهِ يَقولُ يا ليتَني اِتَّخذتُ مَعَ الرَّسولِ سَبييلاً) [27]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ، سعید بن مسیب، مجاہد، قتادہ، سدی اور دیگر کی سند سے روایت کیا ہے کہ ظالم سے مراد عقبہ بن ابی معیط اور ہلال بن امیہ بن خلف ہیں، اور عمرو بن میمون نے

133۔ صحیح بخاری، مغازی، حدیث الافک (3910)، مسلم، توبہ، حدیث الافک وقبول توبۃ القاذف (2770)

کہا : ابی بن خلف۔

[311] - (القَريةِ الَّتي أُمطِرَت مَطَرَ السَّوءِ) [40]:

ابن ابی حاتم نے عطاء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ لوط علیہ السلام کا گاؤں ہے۔
اور حسن سے رویت کی کہ یہ شام اور مدینہ کے درمیان ہے۔

[312] - (وَهُوَ الَّذي مَرَجَ البَحرينِ) [53]:

حسن نے کہا کہ فارس اور رومیوں کا سمندر۔ سعید نے کہا : آسمان کا سمندر اور زمین کا سمندر۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[313] - (وَكانَ الكافرُ عَلى رَبِّهِ ظَهيراً) [55]:

شعبی نے کہا کہ وہ ابوجہل ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

سورة الشعراء

[314] - (فَجُمِعَ السَّحَرَةُ) [38]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ جادوگر ستر آدمی تھے۔
کعبؓ نے کہا : وہ بارہ ہزار تھے۔
ابو ثمامہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ سترہ ہزار تھے۔

محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ ان کی تعداد اسی ہزار تھی۔

سدی سے روایت ہے کہ وہ تین ہزار سے کچھ زیادہ تھے۔

ابن جریر کی روایت ہے کہ ان کا اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا۔

ابن اسحاق نے ان کے لیڈروں کے نام سابورہ، نادور اور شمعون بتائے ہیں۔

[315] - (فَأَلقَى مُوسى عَصاهُ) [45]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ موسیٰ کے عصا کو ماشا کہتے تھے۔

کشاف میں اس کا نام نبعہ مذکور ہے۔

[316] - (لَشِرذِمَةٌ قَليلون) [54]:

ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ موسیٰ کے ساتھی سات لاکھ تھے۔

اسی طرح کی روایت ابن مسعودؓ وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

ایک اور طریق سے ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ وہ چھ لاکھ ستر ہزار تھے۔

قتادہ کی روایت ہے کہ وہ پانچ لاکھ تین ہزار پانچ سو تھے۔

سدی کی روایت ہے کہ وہ چھ لاکھ بیس ہزار تھے۔

[317] - (أَن يُعلَمَهُ عُلماءُ بَني إِسرائيلَ) [197]:

ابن ابی حاتم اور ابن سعد نے اس آیت کے حوالے سے عطیہ کی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا وہ پانچ تھے: اسد، اسید، ابن یامین، ثعلبہ اور عبداللہ بن سلام۔

سورة النمل

[318] - (وادِ النّمل) [18]:

قتادہ نے کہا کہ ہم سے یہ ذکر کیا گیا کہ یہ شام کی سرزمین میں ایک وادی تھی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[319] - (قالَت نَملَةٌ) [18]:

سہیلی نے کہا کہ اس چیونٹی کا نام خرمیا تھا۔

کہا گیا کہ طاخیہ تھا۔ اسے زمخشری نے روایت کیا ہے۔

صاحب قاموس نے کہا کہ اس کا نام عیجَلوف تھا۔

ابن عساکر نے کہا: روایت ہے کہ قتادہ سے سلیمان کی چیونٹی کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ نر ہے یا مادہ؟ وہ خاموش رہے اور ابو حنیفہؒ موجود تھے، تو انہوں نے کہا: مادہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان (قالَت) ہے (جو مؤنث کا صیغہ ہے)۔

[320] - (وَعَلى وَالدَيَّ) [19]:

وہ ہیں داوَد[134] اوراوریاء۔ کرمانی نے العجائب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[321] - (لا أَرى الهُدهُد) [20]:

ابن ابی حاتم نے حسن کی سند سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: ہدہد کا نام عنبر تھا۔

[322] - (إِنَّي وَجَدتُ اِمرَأَةً تَملِكُهُم) [23]:

ابن ابی حاتم نے حسن کی سند سے بیان کیا کہ وہ بلقیس بنت شراحیل ہیں۔

ایسی روایت قتادہ سے مروی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔

زہیر بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: وہ بلقیس بنت شراحیل بن مالک بن ریان تھی

اوران کی والدہ لمبے بالوں والی خوبصورت جنیہ تھی۔

ان کی ابن جریج سے روایت ہے کہ بلقیس بنت ذوسرح اوران کی والدہ بلعنہ تھی۔

ابن عساکر نے کہا کہ کہا گیا: اس کے والد کا نام ایشرح تھا، اور کہا گیا کہ املیٰ شرح تھا، اور کہا گیا کہ اس کی ماں کا نام بلمقہ، بلغمہ، بلعمہ یا رواحہ تھا۔

[323] - (قالَت يا أَيُّها المَلأُ أَفتوني) [32]:

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت کی کہ اس کے مشیر تین سوبارہ آدمی تھے۔

[324] - (فَلَمّا جاءَ سُليمانَ) [36]:

آنے والے (سفیر) کا نام منذر تھا۔ کرمانی نے اپنے العجائب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

[325] - (قالَ عِفريتٌ مِنَ الجِنِّ) [39]:

134۔ مرتبین بائبل داوَد علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے واقعات نقل کرتے ہوئے توہین انبیاء کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اس کا نام کوزن تھا۔ ابن ابی حاتم نے شعیب جبائی اور یزید بن رومان سے روایت کی ہے۔

[326] - (قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِنَ الكِتَابِ) [40]:

ابن عباسؓ اور قتادہ نے کہا: وہ آصف بن برخیا ہے، (سلیمان علیہ السلام کا) کاتب تھا۔

زہیر بن محمد نے کہا: وہ انسانوں میں سے ایک آدمی تھا جسے ذوالنور کہتے ہیں۔

مجاہد نے کہا: اس کا نام اسطوم تھا۔

ابن لہیعہ نے کہا: وہ خضر علیہ السلام تھے۔

یہ سب روایات ابن ابی حاتم نے روایت کی ہیں۔

کہا گیا کہ وہ جبرائیل ہے، اور کہا گیا کہ وہ ایک فرشتہ تھا جس کے ذریعے سے اللہ نے سلیمان علیہ السلام کی مدد کی، اور کہا گیا کہ وہ سردار قبیلہ ضبہ تھا، اور کہا گیا کہ وہ ملیخا نامی ایک پاکباز آدمی تھا، جسے کرمانی نے اسے العجائب میں نقل کیا ہے۔

کہا گیا: اس کا نام بلخ تھا، اسے ابن عساکر نے بتایا ہے۔

[327] - (وَكَانَ فِي المَدِينَةِ تِسعَةُ رَهطٍ[135]) [48]:

ابن ابی حاتم نے بواسطہ سدی، ابومالکؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ان کے نام یہ تھے: رعمی (یا زعمی)، رعیم، ہرمی، ہریم، داب، صواب، رباب، مسطح، قدار بن سالف (قدار ہی) اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا تھا۔

ان میں سے بعض نے انہیں دو اشعار میں ترتیب دیتے ہوئے کہا:

135۔ آدمی کی قوم اور قبیلہ، دس سے کم تعداد کے لوگ جن میں کوئی عورت شامل نہ ہو۔ (مختار الصحاح)

رِيابٌ وَغَنَمٌ وَالهَذَيلُ وَمُصَدَّعُ ... عُميرُ سَبيطٍ عاصِمُ وَقَدارُ
وَسَمعانُ رَهطُ الماكِرينَ بِصالِحِ ... أَلا إِنَّ عُدوانَ النُفوسِ جِوارُ

میں نے اسے شیخ جمال الدین بن ہشام کی تحریر سے اس طرح نقل کیا ہے۔

ان کے آباء کے نام ترتیب کے لحاظ سے یہ ہیں : مہرع، غنم، عبد، مہرج، کردہ، صدقہ، مخزمہ، سالف اور صیفی۔

[328] - (رَبَّ هَذِهِ البَلدَةِ) [91]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ اس سے مراد مکہ ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة القصص

[329] - (فالتَقَطَهُ آلُ فِرعَوَنَ) [8]:

پکڑنے والے کا نام طابوث ہے۔ کہا گیا : وہ فرعون کی بیوی ہے۔ کہا گیا کہ اس کی بیٹی۔ اسے ابن ابی حاتم نے عبدالرحمن جبالی کی سند سے روایت کیا ہے۔

[330] - (وَقالَت اِمرَأَةُ فِرعَونَ) [9]:

اس کا نام آسیہ بنت مزاحم ہے۔ ابن ابی حاتم نے عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت کی ہے۔

[331] - (أُمِّ موسى) [10]:

یوحانذ بنت بصیر بن لاوی اور کہا گیا کہ یاوخا، بارخت.

[332] - (قالَت لِأُختِهِ) [11]:

ابن عساکر نے کہا کہ ان کا نام مریم ہے، اور کہا گیا کہ کلثوم ہے۔

[333] - (وَدَخَلَ المَدينَةَ) [15]:

یہ مصر کی سرزمین سے ممفس یا منف[136] ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے سدی کی سند سے روایت کیا ہے۔

[334] - (عَلى حِينِ غَفلَةٍ) [15]:

ابن عباسؓ، ابن جبیر اور قتادہ نے کہا: آدھا دن۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔
ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مغرب اور عشاء کے درمیان

[335] - (فَوَجَدَ فيها رَجُلَينِ يَقتَتِلانِ) [15]:

اسرائیلی کا نام سامری ہے اور قبطی کا نام فاتون ہے۔ اسے زمخشری نے روایت کیا ہے۔

136۔ ممفس قاہرہ کے جنوب میں اور دریائے نیل کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ میت رہینہ، دہشور وغیرہ شہر بھی اس کے قریب ہیں۔ قدیم مصر میں تین حکومتیں تھیں: شمالی، وسطی اور جنوبی۔ وسطی مصر کے فرعون مینس نے ایک بڑے لشکر کے ہمراہ جنوبی مصر کے حکمراں سائت پر حملہ کیا، اور اسے شکست دی اور جنوبی مصر کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس کے بعد وہ شمالی مصر پر حملہ آور ہوا اور اسے بھی اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ یوں پہلی بار مصر میں ایک متحدہ سلطنت قائم ہوئی، پھر مینس نے ہی ممفس کو تقریباً 3000 ق م میں قدیم مملکت کے عہد میں تعمیر کیا اور اپنا پایۂ تخت بنایا۔ آج کل ممفس دریائے نیل کے دامن میں قاہرہ سے 15 میل جنوب میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے، اس کے آثار جنوبی قاہرہ کے علاقہ میت رہینہ میں پائے جاتے ہیں۔ (وکیپیڈیا)

[336] - (وَجاءَ رَجلٌ مِن أَقصى المَدينَةِ) [20]:
ضحاک نے کہا کہ وہ فرعون کے خاندان کا مومن تھا۔
شعیب جبائی نے کہا کہ اس کا نام شمعون تھا۔
ابن اسحاق نے کہا کہ سمعان۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔
سہیلی نے کہا کہ شمعان ہی سب سے زیادہ صحیح ہے۔
دارقطنی نے کہا کہ خاندانِ فرعون کے مومن کے علاوہ کوئی بھی شمعان کے لفظ کو نہیں جانتا۔
طبرانی کی تاریخ میں ہے کہ اس کا نام حبیر، حبیب یا حزقیل ہے۔

[337] - (وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ اِمرأَتَينِ تَذُودَانِ) [23]:
ان کے نام ہیں: لیا اور صفورا، اور یہ (صفورا) وہی ہیں جن کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام نے شادی کی تھی۔ ابن جریر نے شعیب جبائی کی سند سے روایت کی ہے۔ کہا گیا کہ ان کا نام شرفا تھا، اور اکثر کے نزدیک ان کے والد شعیب علیہ السلام ہیں۔
ابن ابی حاتم نے مالک بن انسؒ سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ وہ شعیب علیہ السلام ہی تھے جن کو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا قصہ سنایا تھا۔
حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: وہ کہتے ہیں شعیب، لیکن وہ اس دن پانی کے مالک تھے۔
انہوں نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: وہ میرے بھائی شعیب کے بیٹے ثیرون تھے۔

ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس کا نام یثربی ہے۔

[338] - (ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ) [24]:

وہ صحرائی کیکر (ببول) کا سایہ تھا۔ ابن جریر نے ابن مسعود کی سند سے روایت کیا ہے۔

(فَأَغرَقناهُمْ فِي اليَمِّ) [یہ آیت سورہ الأعراف میں ہے۔ جبکہ یہاں درج ذیل آیت ہے]

[339] - (فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ) [40]:

کہا گیا کہ یہ مصر سے پرے ایک سمندر ہے جسے اسافا کہتے ہیں۔ ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

[340] - (وَقالوا إِن نَتَّبِعِ الهُدَى مَعَكَ نُتَخَطَّف) [57]:

یہ حرث بن عامر بن نوفل نے کہا ہے۔ اسے نسائی[137] نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

[341] - (أَفَمَن وَعَدناهُ) [61]:

آیت.. ابن جریر نے مجاہد کی سند سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: یہ حمزہؓ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[342] - (ما إِنَّ مَفاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالعُصبَةِ) [76]:

دینوری نے المجالسہ میں خیثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے بائبل میں پڑھا ہے کہ قارون کے خزانوں کی کنجیاں ساٹھ خچر تھے جن میں سے ہر ایک کی چابی انگلی کے برابر تھی ایک

137۔ نسائی میں یہ روایت موجود نہیں ہے۔ البتہ تفسیر بغوی میں ہے کہ یہ آیت حرث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے متعلق نازل ہوئی۔

خزانہ کھولے کی چابی۔

[343] - (لَرَادُّكَ إِلى مَعادٍ) [85]:

مجاہد اور ضحاک نے کہا کہ اس سے مراد مکہ ہے۔

نعیم قاری نے کہا کہ بیت المقدس۔

ابن عباسؓ وغیرہ نے کہا کہ قیامت۔ ابن ابی حاتم نے اسے ذکر کیا ہے۔[138]

سورة العنكبوت

[344] - (أَحَسِبَ النّاسُ أَن يُترَكوا) [2]:

وہ جو مکہ میں اسلام کی بناء پر ستائے گئے۔ جن میں عمار بن یاسر[139] بھی شامل ہیں۔

[345] - (وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا) [12]:

138۔ بخاری (4773) نے تفسیر میں ابن عباس موقوفا روایت کی ہے۔

ابو یعلی نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو سعید سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ قیامت کا دن ہوگا۔ لیکن اس کے سند میں جابر الجعفی ہے جو ضعیف ہے۔ (فتح الباری)

139۔ تفسیر ابن ابی حاتم (17136) میں ہے کہ یہ آیت عمار بن یاسرؓ کے حق میں نازل ہوئی۔

الآیۃ.. یہ بات ولید بن مغیرہ نے کہی تھی۔ یہ مہدوی کی روایت ہے۔

[346] - (هَذِهِ القَرِيَةِ) [34]:

یہ سدوم کی بستی ہے۔

سورة الروم

[347] - (فِي أَدْنَى الْأَرْضِ) [3]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ شام کے کنارے پر۔

مجاہد نے کہا کہ جزیرہ میں، فارس سے قریب ترین رومی سرزمین۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[348] - (في بِضعِ سِنِينَ) [4]:

یہ مدت نوسال ہے جیساکہ ابن جریر نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے۔ اورسات سال اس کے مطابق ہے جسے ترمذی نے نیار اسلمی[140] کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

140۔ ابواب التفسیر، باب من سورۃ الروم (3192)

سورة لقمان

[349] - (وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَري لَهوَ الحَديثِ) [6]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ نضر بن حرث کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

[350] - (وَأَلقى في الأَرضِ رَواسيَ) [10]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ زمین کی چوٹیوں سے بلند پہاڑ ہیں اور یہ سترہ پہاڑ ہیں جن میں قاف، ابو قبیس، جودی، لبنان، طور سینین، ثبیر اور طور سیناء شامل ہیں۔ ابن جریر نے روایت کی ہے۔

[351] - (وَإِذ قالَ لُقمانُ لابنِهِ) [13]:

بیٹے کا نام ثاران تھا۔ کہا گیا: انعم۔

کہا گیا کہ مشکم تھا۔

سورة السجدة

[352] - (مَلَكُ المَوتِ) [11]:

ابو شیخ نے وہب سے روایت کی ہے کہ ان کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے۔

[353] - أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا [18]:

ابن ابی حاتم نے ابو لیلیٰ اور سدی سے روایت کی ہے کہ یہ علی اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

واحدی نے اسے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

[354] - (الأَرضِ الجُرُزِ) [27]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ اس سے مراد ارض یمن اور شام ہے۔ یہ ابن ابی حاتم سے مروی ہے.

بعض لوگوں نے کہا کہ یہ مصر ہے۔

سورة الأحزاب

[355] - (إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ) [9]:

وہ لشکر تھے : ابو سفیان اور اس کے ساتھی، قریظہ اور عیینہ بن بدر۔ اسے ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا ہے۔

[356] - (فَأَرسَلنا عَلَيهِمِ ريحاً) [9]:

یہ مشرقی ہوا (باد صبا) تھی[141]۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

[357] - (وَجُنوداً لَم تَروها) [9]:

مجاہد نے کہا : وہ فرشتے تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[358] - (إِذ جاؤوكُم مِن فَوقِكُم) [10]:

مجاہد نے کہا : نجد سے عیینہ بن بدر تھے۔

[359] - (وَمِن أَسفَلَ مِنكُم) [10]:

141۔ صحیح بخاری، الاستسقاء، باب قول النبی ﷺ نصرت بالصبا (988)، مسلم صلاۃ الاستسقاء، بَابٌ فِي رِيحِ الصَّبَا وَالدَّبُورِ (900)، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ [مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ،انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ ﷺ نے فرمایا : "باد صبا (مشرقی سمت سے چلنے والی ہوا) سے میری مدد کی گئی ہے اور باد دبور (مغربی سمت سے چلنے والی ہوا) سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔]

ابو سفیان اور اس کے ساتھی اور بنو قریظہ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[360] - (وَإِذ يَقولُ المُنافِقونَ) [12]:

سدی نے ان میں قشیر بن معتب کا نام لیا ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن جریر کی تفسیر میں ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ وہ معتب بن قشیر انصاری تھا۔

[361] - (وَإِذ قالَت طائِفَةٌ مِنهُم) [13]:

سدی نے کہا کہ وہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی تھے۔ یہ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے۔

[362] - (وَيستَأذِن فَريقٌ) [13]:

سدی نے کہا کہ وہ بنو حارثہ کے دو آدمی ابو عرابہ بن اوس اور اوس بن قیظی تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[363] - (مِنَ المُؤمِنينَ رِجالٌ) [22]:

یہ انس بن نضرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جیسا کہ مسلم اور دیگر نے انس بن مالکؓ[142] سے روایت کی ہے۔

[364] - (مَن قَضى نَحبَهُ) [23]:

ترمذی نے معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں

142 ۔ بخاری، الجہاد، باب قول اللہ تعالیٰ [مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿23﴾]، مسلم کتاب الامارہ، باب : ثبوت الجنۃ للشہید (1903)

جنہوں نے اپنا عہد پورا کردیا۔[143]

[365] - (الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم) [26]:

یہ بنو قریظہ تھے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[366] - (وَأَرضاً لَم تَطَؤُوها) [27]:

سدی نے کہا کہ یہ خیبر ہے، اور یہ غزوہ بنو قریظہ کے بعد فتح ہوا تھا۔

قتادہ نے کہا کہ ہم کہتے تھے کہ یہ مکہ ہے۔

حسن نے کہا کہ یہ رومیوں اور فارس کی سرزمین ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[367] - (يا أَيُّها النَّبيُّ قُل لِإِزواجِكَ) [28]:

عکرمہؒ نے کہا: اس وقت آپ ﷺ کے پاس نو بیویاں تھیں جن میں سے پانچ قریش سے تھیں: عائشہ، حفصہ، ام حبیبہ بنت ابی سفیان، سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہن اجمعین۔ اور آپ ﷺ کی زوجیت میں صفیہ بنت حیی خیبریہ، میمونہ بنت حارث ہلالیہ، زینب بنت جحش اسدیہ، اور بنو مصطلق سے جویریہ بنت حارث بھی تھیں۔ رضی اللہ عنہن اجمعین۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[368] - (أَهلَ البَيتِ) [33]:

143۔ ترمذی، ابواب التفسیر، باب: و من سورۃ الاحزاب، (3203)

ترمذی نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: (اللهم ہؤلاء أہل بیتی)۔ 144
ابن ابی حاتم نے عکرمہؒ کے توسط سے ابن عباسؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: یہ آیت خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ عکرمہؒ نے کہا کہ جو چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے یہ آیت خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[369] - (وَما كانَ لِمُؤمِنٍ وَلا مُؤمِنَةٍ) [36]:
یہ آیت ام کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط اور ان کے بھائی کے بارے میں نازل ہوئی جیسا کہ ابن ابی حاتم نے ابن زید سے روایت کیا ہے۔

[370] - (الَّذي أَنعَمَ اللَّهُ عَليهِ وَأنعَمتَ عَليهِ) [37]:
وہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[371] - (أَمسِك عَلَيكَ زَوجَكَ) [37]:
وہ ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہیں۔

[372] - (وَامرأَةٍ مُؤمِنَةٍ إِن وَهبَت نَفسَها لِلنَّبِيِّ) [50]:
ابن ابی حاتم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: جس نے اپنے آپ کو نبی ﷺ کے سپرد کیا وہ خولہؓ بنت حکیم ہیں۔ اس نے اسے عروہ کی سند سے ان

144۔ ترمذی، ابواب التفسیر، باب: ومن سورۃ الاحزاب، (3200)

الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ کہا گیا: خولہؓ بنت حکیم ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو نبی ﷺ کے سپرد کیا۔

محمد بن کعب وغیرہ سے روایت ہے کہ یہ میمونہؓ بنت حارث تھیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنا آپ ہبہ کردیا تھا۔

کرمانی نے حکایت کی کہ وہ انصار کی عورتوں میں سے ام المساکین زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔

کہا گیا کہ ام شریکؓ بنت حارث۔

[373] - (تُرجي مَن تَشاءُ مِنهُنَّ) [51]:

ابن ابی حاتم نے ابن رزین، مولی شقیق بن سلمہ، سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جن کو مؤخر کیا گیا وہ میمونہؓ، جویریہؓ، ام حبیبہؓ، صفیہؓ اور سودہؓ تھیں، اور جن کو اپنے حرم میں داخل کیا وہ عائشہؓ، ام سلمہؓ، زینبؓ اور حفصہؓ تھیں۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: یہ وہ معاملہ ہے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دی تھی اور ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کو پیچھے رکھا ہو۔ یہ اس بنیاد پر مبنی ہے کہ ضمیر "منهن" امہات المؤمنین کی طرف ہو، ابن ابی حاتم نے عوفی کی سند سے ابن عباس سے یہی روایت کی ہے۔

شعبی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس سے مراد وہ عورتیں تھیں جنھوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سپرد کیا، تو آپ ﷺ ان میں سے بعض کو حرم میں داخل کرلیا اور بعض

کو موخر کر دیا، جن میں ام شریکؓ بھی تھیں۔

[374] - (قُل لأَزواجِكَ وبَناتِكَ) [59]:

ازواج مطہراتؓ کا اوپر ذکر ہو چکا، جبکہ بیٹیوں میں فاطمہؓ، زینبؓ۔ ابو العاصؓ کی بیوی۔ رقیہؓ اور ام کلثومؓ۔ عثمانؓ کی بیویاں۔ ہیں

[375] - (وَحَمَلَها الإِنسانُ) [72]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ اس سے مراد آدم علیہ السلام ہیں۔ یہ ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔

سورة سبأ

[376] - (غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ) [12]:

حسن نے کہا: وہ صبح دمشق سے جاتے اور اصطخر[145] میں قیلولہ فرماتے تھے اور اصطخر سے روانہ

145۔ اصطخر صوبہ فارس کا ایک قدیم شہر تھا جو جنوب مغربی ایران میں پرسیپولیس (Persepolis) یا تخت جمشید سے پانچ کلومیٹر شمال میں تھا۔ تخت جمشید کے زوال کے بعد اس کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ تیسری صدی قبل مسیح سے تیسری صدی عیسوی کے اوائل تک فارسی فراترا کا گورنروں اور فارسی کے بادشاہوں کے دارالحکومت کے طور پر پروان چڑھا۔ (224-651ء) ساسانی سلطنت کے دارالحکومت کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اسلامی فتوحات میں سخت مزاحمت کی وجہ سے کثیر تعداد میں اس شہر کے لوگ مارے گئے۔ مسلم اقتدار میں بھی کافی عرصہ تک یہ شہر زرتشت کے ماننے والوں کے گڑھ کے طور پر جانا جاتا رہا ہے۔ ایران کے شہر شیراز کی آبادی اصطخر کے زوال کا باعث بنی۔

ہو کر بابل میں رات گزارتے تھے[146]۔ اسے عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

[377] - (وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ) [12]:

قتادہ نے کہا کہ یہ یمن کی سرزمین میں تھا۔

سدی نے کہا: (تانبے کا) یہ چشمہ تین دن تک بہتا رہا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[378] - (دَابَّةُ الْأَرْضِ) [14]:

ابن عباسؓ نے کہا (لکڑی کو کھا جانے کیڑا) دیمک ہے۔ یہ ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔

کرمانی نے العجائب میں کہا ہے کہ لفظ ارض مصدر ہے، جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ لکڑی کو کیڑا لگ گیا۔ یہ کرم خوردہ ہوگیا، اور (لکڑی کو کھانے والا کیڑا) دیمک، اور جمع ارضہ ہے جیسے کفرہ اور فجرہ۔

[379] - (لِسَبَإٍ في مَسكَنِهِم) [15]:

سفیان نے کہا کہ یہ یمن میں ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[380] - (وَمَزَّقناهُم كُلَّ مُمَزَّقٍ) [19]:

146۔ یہ فاصلہ یکطرفہ تقریباً 1200 کلومیٹر ہے۔ گوگل کے مطابق اشبیلیہ (Seville) سے قرمونہ (Carmona) تک (کوے کی اڑان کے حساب سے) فاصلہ 32 کلومیٹر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریف ادریسی کے نزدیک ایک مرحلہ تقریباً 40 کلومیٹر کے برابر تھا۔ اگر اسی چالیس کلومیٹر کو ایک مرحلہ اختیار کیا جائے تو اصطخر سے بابل یکطرفہ بارہ سو کلومیٹر کا فاصلہ پیدل تقریباً ایک مہینے میں طے ہو گا۔ اور ایسے ہی واپسی کا سفر۔ تو یہ دوطرفہ فاصلہ سلیمان علیہ السلام بذریعہ ہوا صبح و شام طے کرتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

شعبی نے کہا کہ جہاں تک غسان کا تعلق ہے، وہ شام میں شامل ہو گئے، انصار یثرب سے وابستہ ہو گئے، خزاعہ تہامہ میں شامل ہو گئے، اور جہاں تک ازد کا تعلق ہے وہ عمان میں بس گئے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[381] - (قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ) [23]:

فرشتے۔ انہوں نے کہا (قَالُوا الحَقّ) سب سے پہلے جبرائیل نے کہا اور باقی سب نے ان کی پیروی کی۔ جیسا کہ ابن جریر نے اسے نواس بن سمعان کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

سورة فاطر

[382] - (وَيَومَ القِيامَةِ) [14]:

ابن ابی حاتم نے قاسم بن فضل حرانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حجاج نے عکرمہؒ کے پاس قیامت کے دن کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا یہ دن دنیا کے دنوں میں سے ہے یا آخرت سے؟ انہوں نے کہا کہ وہ دن دنیا میں شروع ہوتا ہے اور اس کا انجام آخرت میں ہے۔ [مطلب نصف دنیا اور نصف آخرت]

[383] - (أَوَلَم نُعَمِّركُم ما يَتَذَكَّرُ فيهِ مَن تَذَكَّرَ) [37]:

ایک مرفوع حدیث میں اس کی تشریح یوں ہے کہ ساٹھ سال۔ طبرانی نے ابن عباسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے۔ صحیح[147] میں ابوہریرہؓ کی حدیث اس کی شاہد ہے۔

ابن جریر نے اسے ابن عباس کی موقوف روایت کی ہے اور ایک دوسرے سے روایت کیا ہے کہ یہ چالیس سال ہے۔

[384] - (وَجاءَكُمُ النَّذيرُ) [37]:

آپ سید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ ہیں۔

سورة يٰس

[385] - (أصحابَ القَريَةِ) [13]: -

اس سے مراد انطاکیہ[148] ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[386] - (إِذ أَرسَلنا إِليهُمُ اثنَينِ) [14]:

وہ شمعون اور یوحنا تھے۔ ابن ابی حاتم نے شعیب جبائی سے روایت کی ہے۔ تیسرے کا نام یونس تھا۔

147۔ بخاری، کتاب الرقاق، باب: من بلغ ستين سنه۔۔۔، لقوله تعالى (اولم نعمركم ما يتذكر فيه۔۔۔)، (6056)

148۔ دیکھئے حاشیہ نمبر 106

کعب اور وہب سے مروی ہے کہ وہ تین صادق، صدوق اور شلوم تھے۔
ابن سعد کی ابن عباسؓ سے روایت ہے.جس تیسرے سے قوت بخشی وہ شمعون تھے۔

[387] - (وَجاءَ مِن أَقصى المَدينَةِ رَجلٌ) [20]:

ابن عباسؓ نے کہا: وہ حبیب نجار (بڑھئی) تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے اپنی سند سے اور قتادہ، کعب، وہب وغیرہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
عمر بن الحکم سے روایت ہے کہ وہ موچی تھا۔
سدی کی روایت ہے کہ وہ دھوبی تھا۔

[388] - (لِمُستَقَرٍّ لَها) [38]:

پانچوں ائمہ نے ابوذرؓ[149] سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔

[389] - (أَوَلَم يَرَ الإِنسانُ) [77]:

یہ عاصی بن وائل کے متعلق نازل ہوئی جیساکہ ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے روایت کیا ہے۔
عکرمہؒ اور سدی نے کہاکہ ابی بن خلف کے متعلق ہے۔
یہ جریر سے بواسطہ عوفی، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن ابی ہے۔

149۔ بخاری نے کتاب التوحید (6996)، مسلم نے کتاب الایمان (159) میں روایت کیا ہے۔

کہا گیا کہ امیہ بن خلف ہے۔ ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

سورة الصافات

[390] - (وَالصَّفَّاتِ) ألاية[150] [1]:

ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ان تینوں آیات سے فرشتے مراد[151] ہیں۔

[391] - (قالَ قائِلٌ مِنهُم إِنِّي كانَ لي قَرينٌ) [51]:

سدی نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل میں دو شراکت دار تھے، ان میں سے ایک مومن اور دوسرا کافر تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اور کرمانی کے العجائب میں ہے کہ وہ یہودا اور نطروس تھے۔

[392] - (فَبَشَّرناهُ بِغُلامٍ حَليمٍ) [101]:

---

150 ۔ ثلاثہ یہ تینوں آیات مراد ہیں۔ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا﴿1﴾فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا﴿2﴾فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا﴿3﴾

151 ۔ بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالیٰ (تعرج الملائکۃ والروح الیہ)، (6996)، مسلم کتاب الایمان، باب : باب الزمن االذی لا یقبل فیہ الایمان، (159)

کہانی کے آخر تک[152] ۔ ۔ ۔ اس میں دو مشہور اقوال ہیں کہ آیا ذبیح اسماعیل علیہ السلام تھے یا اِسحاق علیہ السلام ۔ میں نے اس کے لیے ایک کتاب لکھی ہے. جس میں ہر دو رائے کے دلائل بھی شامل ہیں ۔

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ذبح کے لئے پیش کئے گئے اس مینڈھے کا نام جریر تھا ۔

[393] - (آلِ یاسین) [130]:

وہ رسول اللہ ﷺ اور ان کا خاندان ہے : بنو ہاشم اور مطلب سے ان کے مومن رشتہ دار جو بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب سے ہیں ۔ کہا گیا کہ ہر متقی مومن ۔

کہا گیا کہ یاسین، اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کتاب ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسے تو کہے : آل قرآن ۔ کرمانی نے العجائب میں اس کو بیان ہے ۔

[394] - (فالتَقَمَهُ الحُوتُ) [142]:

قتادہ نے کہا کہ اسے لخم کہتے ہیں : اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[395] - (فَنَبَذناهُ بِالعَراءِ) [145]:

جعفر نے کہا کہ دجلہ کے کنارے پر ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

کہا گیا : یمن کی سرزمین میں ۔ اسے ابن کثیر نے روایت کیا ہے ۔

[396] - (إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ) [147]:

---

152 ۔ سیدنا ابراہیم علیہ اسلام اپنے بیٹے کا قصہ، جب انہوں نے اسے حکم دیا کہ میں تمہیں ذبح کرنا چاہتا ہوں ۔ سورہ صافات میں یہ قصہ آیات :[102-109] بیان ہوا ہے ۔

ایک مرفوع حدیث میں ہے: وہ بیس ہزار کا اضافہ کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے ابی بن کعب کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے: تیس ہزار۔ ایک روایت میں ہے: چالیس ہزار۔

سورة ص

[397] - (وَانطَلَقَ المَلأُ مِنهُم) [6]:

مجاہد نے کہا: یعنی عقبہ بن ابی معیط۔ سدی نے مزید کہا: ابوجہل، عاصی بن وائل، اسود بن مطلب، اوراسود بن یغوث۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[398] - (ما سَمِعنا بِهَذا في المِلّةِ الآخِرَةِ) [7]:

محمد بن کعب نے کہا کہ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا دین ہے۔

مجاہد نے کہا کہ قریش کا دین۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[399] - (وَقالوا رَبَّنا عَجِّل لَنا قِطَّنا) [16]:

قتادہ نے کہا کہ یہ بات ابوجہل نے کی تھی۔ ابن ابی حاتم نے انسؓ سے روایت کی ہے۔

عطاء نے کہا کہ نضر بن حرث۔ عبد بن حمید نے روایت کی۔

[400] - (وَهَل أَتاكَ نَبأُ الخَصمِ) [21]:

وہ دو فرشتے تھے ۔ ابن ابی حاتم نے انس بن مالکؓ سے ایک مرفوع ضعیف روایت کی ہے ۔ ہے ۔ ابن عباسؓ کی موقوف حدیث کے مطابق ان کا نام جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام تھا۔

[401] - (الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ) [31]:

ابن ابی حاتم نے ابراہیم تیمی سے روایت کی ہے کہ یہ بیس ہزار گھوڑے تھے ۔

[402] - (وَأَلقَينا عَلى كُرسيِّهِ جَسَداً) [34]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ شیطان تھا۔ قتادہ نے کہا کہ وہ باغی شیطان تھا جسے اسید کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

اور علیؓ کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ جن کی چٹان تھی ۔

اور سدی سے روایت ہے کہ وہ ایک شیطان تھا جس کا نام جقیق تھا۔

عبدالرزاق نے مجاہد کی روایت سے کہا ہے کہ اس کا نام آصف تھا۔

ابن جریر نے اپنی سند سے بیان کیا : اس کا نام اصر تھا۔

[403] - (أَنِّي مَسَّنيَ الشَّيطانُ) [41]:

نوف بکالی[153] نے کہا کہ جس شیطان نے ایوب کو چھوا تھا اس کا نام معیط ہے ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

[404] - (وَقالوا ما لَنا نَرَى رِجالاً) [62]:

153۔ نوف بن فضالہ حمیری بکالی : (000-95ھ=000-714م)، کعب الاحبار کی بیوی کے بیٹے، اپنے زمانے میں اہل دمشق کے امام اور حدیث کے رجال میں سے تھے ۔ صحیحین میں ان کا ذکر ہے ۔ یہ قصص کے راوی تھے ۔ بخاری نے ان کا ذکر "فصل من مات ما بین التسعین إلی المئۃ" میں کیا ہے ۔ (الاعلام للزرکلی)

یہ کہنے والا ابو جہل تھا اور ان لوگوں کے نام یہ تھے : عمارؓ، بلالؓ، صہیبؓ اور خبابؓ۔ اسے ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد کی سند سے روایت کیا ہے۔

سورة الزمر

[405] - (وَالَّذي جاءَ بِالصِّدقِ) [33]:

قتادہ نے کہا کہ آپ سید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ ہیں

سدی نے کہا کہ آپ جبریل علیہ السلام ہیں.

[406] - (وَصَدَّقَ بِهِ) [33]:

آپ سید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ ہیں ان دونوں روایات کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[407] - (أَليسَ اللّٰهُ بِكافٍ عَبدَهُ) [36]:

سدی نے کہا کہ آپ سید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[408] - (إِلاَّ مَن شاءَ اللّٰهُ) [68]:

کعب احبار نے کہا کہ وہ بارہ ہیں : جبرائیل ، میکائیل ، اسرافیل ، ملک الموت اور آٹھ حاملین عرش علیہم السلام ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

اس کا تذکرہؓ ایک مرفوع حدیث میں ہے جو انسؓ نے مروی ہے یہ فریابی کی روایت ہے ۔

سورة غافر

[409] - ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ﴾ [228]:

ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی ہے کہ وہ فرعون کا چچازاد بھائی تھا ۔ اس کے نام کا اختلاف سورۃ القصص میں ذکر کیا گیا ہے[154] ۔

[410] - ﴿وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ [51]:

زید بن اسلم نے کہا : وہ انبیاء ، فرشتے اور مومن ہیں ۔

سدی نے کہا : صرف فرشتے ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے ۔

154 ۔ دیکھئے سورہ القصص آیت نمبر [۲۰]

سورة فصلت

[411] - (وَقالَ الّذينَ كَفَروا لا تَسمَعوا لِهَذا القُرآنِ) [26]:

کہا گیا کہ جس نے یہ کہا وہ ابو جہل تھا۔ ابن عساکر نے ذکر کیا ہے۔

[412] - (رَبَّنا أرِنا اللَّذَينِ أَضلاَّنا مِنَ الجِنِّ وَالإِنسِ) [29]:

علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ ایک شیطان کا اور ایک آدم علیہ السلام کا بیٹا تھا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[413] - (وَمَن أَحسَنُ قَولاً مِمَّن دَعا إِلى اللَّهِ) [33]:

حسنؒ نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الشُورىٰ

[414] - (يَهَبُ لِمَن يَشاءُ إِناثاً) [49]:

ALREWAYA PUBLISHING الرواية للنشر والتوزيع

بغوي نے کہ جیسے لوط علیہ السلام کہ ان کی صرف بیٹیاں ہی تھیں۔

[415] - (وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ) [49]:

جیسے ابراہیم علیہ السلام کہ ان کی کوئی بیٹی نہیں تھی۔

[416] - (أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا) [50]:

کہا: جیسے سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کہ ان کو بیٹے اور بیٹیاں عطا کئے گئے تھے۔

[417] - (وَيَجعَلُ مَن يَشاءُ عَقيماً) [51]:

کہا: جیسے یحیٰ اور عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کہ ان کو بانجھ رکھا گیا۔

سورة الزخرف

[418] - (وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ) [31]:

ضحاک نے ابن عباسؓ کی روایت سے کہا کہ ان سے مراد ولید بن مغیرہ مخزومی مکہ سے ہے اور سمود بن عمرو بن عبداللہ ثقفی طائف سے ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اسے بواسطہ قتادہ اور عروہ ابن مسعودؓ سے روایت کیا گیا ہے۔

بواسطہ عوفی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حبیب بن عمرو بن عثمان ثقفی ہے۔

مجاہد کی روایت میں ہے کہ عتبہ بن ربیعہ مکہ سے اور ابن عبد یالیل ثقفی طائف سے ہے۔

[419] - (أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ) [51]:

مجاہد نے کہا کہ اسکندریہ۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[420] - (وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا) [57]:

عبداللہ بن زبعری نے جواباً مثال پیش کی

سورة الدخان

[421] - (إِنّا أَنزَلناهُ في لَيلَةٍ مُبارَكَةٍ) [3]:

عکرمہؒ نے کہا کہ لیلۃ القدر۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے

کہا گیا کہ نصف شعبان کی رات۔ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

[422] - (طَعامُ الأَثيم) [44]:

سعید بن جبیر نے کہا: وہ ابوجہل تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الأحقاف

[423] - (وَشَهِدَ شاهِدٌ مِن بَني إِسرائيلَ) [10]:

وہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ طبرانی نے عوف بن مالک اشجعی کی حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے سعید بن ابی وقاص کی سے۔ عوفی سے ابن عباسؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ بات مجاہد، عکرمہؒ وغیرہ نے کہی ہے۔

[424] - (وَقالَ الَّذينَ كَفَروا لِلَّذينَ آمنوا لَو كانَ خَيراً ما سَبقونا إِليهِ) [11]:

ابن عساکر نے کہا: کہا جاتا ہے کہ بنو عامر، غطفان، اور سابقون میں اسلم، غفار، جہینہ اور مزینہ قبائل نے یہ کہا۔ کہا گیا کہ یہ بات مشرکین قریش نے اس وقت کہی جب بنو غفار نے اسلام قبول کیا۔ اور کہا گیا کہ سابقون سے مراد بلال، عمار اور صہیب رضی اللہ عنہم ہیں۔

[425] - (وَالّذي قالَ لِوالَدَيهِ أُفٍ لَكُما) [17]:

سدی نے کہا کہ یہ عبدالرحمنؓ بن ابی بکر صدیقؓ ان کے والد ابو بکرؓ اور والدہ ام رومانؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح کی روایت ابن جریج سے بھی مروی ہے۔

مجاہد نے بیان کیا کہ یہ عبداللہ بن ابی بکرؓ تھے، اور عائشہؓ نے اس کی تردید کی، جیسا کہ بخاری نے اسے روایت کیا[155]، اور کہا کہ یہ خلال بن قلال کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جیسا کی صحیح میں کنایۃً ذکر ہے۔

[426] - (قالوا هَذا عارِضٌ) [24]:

یہ بات بکر بن معاویہ نے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ کہی۔

اسے ابن عساکر نے ابن جریج کی سند سے ذکر کیا ہے۔

[427] - (وَإِذ صَرَفنا إِليكَ نَفَراً مِنَ الجِنِّ) [29]:

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: وہ نصیبین کے جن تھے۔

ابن مردویہ نے بواسطہ عکرمہؒ ابن عباسؓ سے روایت کی کہ وہ نصیبین کے سات افراد تھے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ان میں سے نو تھے۔

ابن ابی حاتم نے قتادہ کی روایت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: وہ جن جو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے وہ موصل سے تھے اور ان کے رئیس نصیبین سے تھے۔

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ان میں سے نو تھے جن میں سے ایک زوبعہ تھا۔

مجاہد کی روایت میں ہے: وہ سات تھے: تین اہل حران سے، اور چار اہل نصیبین سے: حسیٰ، مسیٰ، شاطر، ماصر، ارد، الیان اور عجم۔

---

155 ۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب: (والذی قال لوالدیہ اف۔۔۔)، (4550) نوٹ: اس حوالے سے مروانؒ پر لعنت کرنے کا جو قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

سہیلی نے ذکر کیا ہے : ابن درید نے ان میں سے پانچ کا ذکر کیا ہے : شاسر، ماصر، مسیٰ، ماسیٰ اور احقاب۔ انہوں نے کہا کہ یحییٰ بن سلام وغیرہ نے عمر بن جبیر کا قصہ، سرق کا قصہ اور زوبعہ کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا : اگر وہ سات تھے تو احقب ان میں سے کسی ایک کا لقب ہونا زیادہ مناسب ہے، اس کا نام نہیں۔

ابن عساکر نے اس میں مجاہد کی اوپر مذکورہ روایت پر اضافہ کیا اور کہا کہ اگر ان میں ایک زوبعہ اور سرق کا اضافہ کیا جائے اور ایک کا لقب احقب ہو تو وہ نو تھے۔

اسماعیل بن ابی زید کی تفسیر میں : وہ نو تھے : سلید، شاصر، ماصر، ارقم، ادرس، حسیٰ، مسیٰ، عقم اور حاصر۔

ابن مردویہ نے بواسطہ حکم بن ابان بواسطہ عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ موصل کے جزیرے سے بارہ ہزار تھے۔

ابن ابی حاتم نے بھی اسے عکرمہؒ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

[428] - (أُولو العَزمِ مِنَ الرُّسُلِ) [35]:

ابن ابی حاتم نے ابن زید سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ تمام رسول ثابت قدم تھے۔

حسنؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ انبیاء وہ تھے جو مصیبت میں مبتلا نہیں ہوئے۔

ابوالعالیہ کی روایت میں انہوں نے کہا کہ وہ نوح، ہود، ابراہیم علیہم السلام ہیں اور محمد ﷺ ان میں سے چوتھے ہیں۔

سعید بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ وہ نوح، ہود، ابراہیم، موسیٰ اور شعیب علیہم السلام ہیں۔

سدی کی روایت ہے کہ یہ وہ انبیاء ہیں جنہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تھا، اور ہمیں معلوم ہوا کہ وہ چھ ہیں : ابراہیم، موسیٰ، داوٗد، سلیمان، عیسیٰ علیہم السلام اور محمد ﷺ۔

ابن سریج کی روایت میں انہوں نے کہا : ان میں سے نہ سلیمان ہیں اور نہ یونس، مگر اسماعیل، یعقوب اور ایوب علیہم السلام ہیں۔

ضحاک اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور محمد ﷺ ہیں۔

سورة القتال

[429] - (يَستَبدِل قَوماً غَيرَكُم) [38]:

ابن ابی حاتم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی : (وَإِن تَتَوَلَّوا يَستَبدِل قَوماً غَيرَكُم ثُمَّ لا يَكونوا أَمثالَكُم) انہوں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں ؟ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسیؓ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا کہ یہ اور ان کی قوم، اگر دین ثریا کے پاس بھی ہوتا تو اس کو فارس کے لوگ لے آتے۔ [156]

156۔[صحیح مسلم، (2546)، تفسیر طبری، (31442)]، بعض لوگ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے خواہ مخواہ کا خلط مبحث کرتے ہیں جبکہ حدیث اپنے مفہوم میں روز روشن کی طرح واضح ہے۔

سورة الفتح

[430] - (سَيَقولُ لَكَ المُخَلَّفُونَ مِنَ الأَعرابِ) [11]:

مجاہد نے کہا: وہ جہینہ اور مزینہ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

مقاتل کی روایت میں ہے کہ یہ پانچ قبیلے ہیں۔

[431] - (سَتُدعَونَ إِلى قَومٍ أُولي بَأسٍ شَديدٍ) [16]:

ابن عباسؓ نے کہا: وہ فارسی ہیں۔

عطاء نے کہا: فارسی اور رومی۔

سعید بن جبیر نے کہا: ہوازن کے لوگ۔

ضحاک نے کہا: ثقیف۔

جوبیر نے کہا: مسیلمہ کذاب اور ان کے ساتھی۔

یہ سب ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[432] - (لَقَد رَضيَ اللّٰهُ عَنِ المُؤمِنينَ إِذ يُبايِعونَكَ تَحتَ الشَّجَرَةِ) [18]:

ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ بیعت رضوان کرنے والے اہل شجرہ کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: وہ ایک ہزار پانچ سو پچیس تھے۔

بخاری نے ابن زبیرؓ سے روایت کی کہ انہوں نے جابرؓ سے پوچھا کہ تم لوگوں کی اس روز کتنی تعداد تھی؟ کہا تقریباً پندرہ سو۔ [157]

مسلم [158] نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ وہ ایک ہزار چار سو تھے۔

ان کی ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم یوم شجرہ میں ایک ہزار تین سو تھے۔ [159]

ابن ابی حاتم نے سلمہؓ بن اکوع کی حدیث سے روایت کی ہے کہ درخت بھورا تھا۔

[433] - (وَأَثابَهُم فَتحاً قَريباً) [18]:

ابن ابی لیلیٰ نے کہا: خیبر کی فتح۔

سدی نے کہا کہ مکہ مکرمہ کی فتح مراد ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[434] - (وَأُخرى لَم تَقدِرُوا عَلَيها) [21]:

ابن ابی لیلیٰ نے کہا: فارس اور روم۔

اسے ابن ابی حاتم نے بھی روایت کیا ہے۔

[435] - (وَهُوَ الَّذي كَفَّ أَيدِيَهُم عَنكُم) [17]:

157۔ بخاری، کتاب المناقب، باب: علامات النبوۃ فی الاسلام، (3383)، المغازی، باب: غزوۃ الحدیبیہ، (3921، 3923)، التفسیر، باب (اذ یبایعونک تحت الشجرۃ) (4560)، الاشربہ، باب: شرب البرکہ والماء المبارک، (5316)۔ مسلم، الامارہ، باب: استحباب مبایعۃ الامام الجیش۔۔۔ تحت الشجرہ، (1856)،

158۔ مسلم، الامارہ، باب: استحباب مبایعۃ الامام الجیش۔۔۔ تحت الشجرہ، (1858)،

159۔ ایضاً، (1857)

یہ آیت مکہ کے ان اسّی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو تنعیم سے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے آئے تھے۔ ترمذی[160] نے انس کی حدیث سے روایت کی ہے۔

سورة الحجرات

[436] - (إِنَّ الَّذينَ يُنادونَكَ مِن وَراءِ الحُجُراتِ) [4]:

اقرعؓ بن حابس سمیت بعض بدویوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ احمد وغیرہ کی روایت ہے۔

[437] - (إِن جاءَكُم فاسِقٌ بِنَبَأٍ) [6]:

یہ ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ احمد وغیرہ نے حرث بن ضرار خزاعی کی حدیث سے روایت کی ہے۔[161]

[438] - (قالَتِ الأَعرابُ آمَنّا) [14]:

160۔ مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب: قول اللہ تعالیٰ (وَهُوَ الَّذي كَفَّ أَيدِيَهُم عَنكُم)(1808)
ترمذی، ابواب التفسیر، باب: ومن سورۃ الفتح(3260)

161۔ مسند احمد(279/4)

یہ بنو اسد ہیں۔ سعید بن منصور نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔

سورة ق

[439] - (يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ) [41]:

وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ ابن عساکر نے یزید بن جبیر سے روایت کی ہے۔

[440] - (مِن مَكَانٍ قَرِيبٍ) [41]:

قتادہ نے کہا: ہم کہتے تھے کہ وہ بیت المقدس کی چٹان (صخرہ) سے پکار رہا تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الذاريات

[441] - (ضَيفِ إِبراهيمَ) [24]:

عثمان بن محسن نے کہا : وہ چار فرشتے تھے : جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام ہیں۔ اسے ابو نعیم نے روایت کیا۔

[442] - (وَبَشَّروهُ بِغُلامٍ عَليم) [28]:

مجاہد نے کہا : وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔
کرمانی نے اس کی حکایت کے بعد کہا کہ مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ اسحاق علیہ السلام ہیں۔

[443] - (فَأَخرَجنا مَن كان فيها مِنَ المُؤمِنينَ) [35]:

مجاہد نے کہا : لوط علیہ السلام اور ان کی بیٹیاں مراد ہیں۔
سعید بن جبیر نے کہا : وہ تیرہ لوگ تھے۔
قتادہ نے کہا : ان کے گھر والے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة النجم

[444] - (وَالنَّجمِ) [1]:

مجاہد نے کہا : وہ ثریا ستارہ ہے۔

سدی نے کہا کہ زہرہ ستارہ ہے۔

کہا گیا: وہ آدمی ہے، اور کہا گیا: سید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ ہیں یہ کرمانی کی روایت ہے۔

[445] - عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ [5]:

ربیع اور سدی کہتے ہیں کہ اس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں

[446] - (فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ) [10]:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس سے مراد محمد ﷺ ہیں،۔

حسن نے کہا: وہ جبرائیل ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[447] - (أَفَرَيتَ الّذي تَوَلّى) [33]:

سدی نے کہا کہ اس سے مراد عاصی بن وائل ہے۔

مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔ یہ دونوں ابن ابی حاتم کی روایت ہیں۔

سورة القمر

[448] - (يَومَ يَدعُ الدّاعِ) [٦]: و (في يَومِ نَحسٍ مُستَمِرٍّ) [19]:

زر بن حبیش نے کہا کہ مراد بدھ کا دن ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[449] - (فَنادَوا صاحِبَهُم) [29]:

وہ قدار بن سالف ہے۔ جس کا لقب اجہر[162] ہے۔

سورة الرحمن

[450] - (وَلِمَن خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ) [46]:

ابن ابی حاتم نے ابن شوذب اور عطاء سے روایت کی کہ یہ ابو بکرؓ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سورة الواقعة

[451] - (وَالسّابِقونَ السّابِقونَ) [10]:

محمد بن کعب نے کہا کہ وہ انبیاء ہیں۔ مجاہد نے اضافہ کیا کہ ان کے پیرو کار بھی شامل ہیں۔

162۔ جسے دن کو سورج کی روشنی میں نظر نہ آئے۔ مرد کو اجہر اور عورت کو جہراء کہتے ہیں۔ (المصباح المنیر)

ابن عباسؓ نے کہا : یوشع بن نون موسیٰ علیہم السلام کی طرف سبقت لے گئے، آل یاسین کے مومن عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے گئے اور علیؓ بن ابی طالب نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سبقت لے گئے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[452] - (وَنُنشِئَكُم فيما لا تَعلمونَ) [61]:

ان میں سے کچھ نے کہا۔ پرندوں کے پیٹوں میں جیسے چھوٹے پرندے وادی حضر موت کے گہرے کنوئیں برہوت[163] میں ہوں۔ یوں جیسے یہ زرزور پرندے ہوں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الحديد

[453] - (فَضُرِبَ بَينَهُم بِسورٍ) [13]:

مجاہد نے کہا کہ یہ وہ حجاب ہے جس کا ذکر سورۃ الاعراف[164] میں ہے۔

163۔ برہوت : وادی حضر موت میں ایک انتہائی گہرا کنواں جس کی تہہ میں اترنا ناممکن ہے۔ (النہایہ۔ ابن اثیر)

164۔ الاعراف 46

قتادہ نے کہا کہ اس سے مراد جنت اور جہنم کے درمیان دیوار ہے۔ انہیں ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[454] - (الغَرورُ) [14]:

وہ شیطان ہے۔

[455] - (وَجَعلنا في قُلوبِ الَّذينَ اِتَّبَعوهُ) [27]:

ابن جریر نے کہا کہ وہ نبی کریم ﷺ ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة المجادلة

[456] - (قَد سَمِعَ اللّٰهُ قَولَ الّتي تُجادِلُكَ في زَوجِها) [14]:

وہ خولہ بنت ثعلبہ اور ان کے شوہر اوس بن صامت ہیں، جیسا کہ مستدرک[165] میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

165۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المجادلۃ، (481/2)

ابن ابی حاتم کی ابوعالیہ سے روایت ہے کہ خولہ بنت دلیج ہیں۔

[457] - (أَلَم تَرَ إِلى الّذينَ نُهوا عَنِ النَّجوى) [8]:

وہ یہودی ہیں۔

[458] - (أَلَم تَرَ إِلى الّذينَ تَوَلَّوا قَوماً) [14]:

الآیۃ.. سدی نے کہا : ہم نے سنا ہے کہ یہ عبداللہ بن نفیل کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو منافقوں میں سے تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[459] - (لا تَجِدُ قَوماً يُؤمِنونَ) [22]:

الآیۃ.. ابن ابی حاتم نے سعید بن عبدالعزیز کے ذریعے عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا : اگر ابوعبیدہ زندہ ہوتے تو میں انہیں جانشین مقرر کرتا۔ سعید نے کہا : یہ آیت ان کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب بدر کے دن انہوں نے اپنے والد کو قتل کیا[166]۔

---

166 ۔ عن عبداللہ بن شوذب قال : جعل أبو أبی عبیدۃ یتصدی لأبی عبیدۃ یوم بدر، فجعل أبو عبیدۃ یحید عنہ، فلما أکثر قصدہ أبو عبیدۃ فقتلہ، فأنزل اللہ عزوجل فیہ ہذہ الآیۃ : "لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ... الآیۃ".

أخرجہا الطبرانی فی الکبیر (154/1 ح360)، وأبو نعیم فی الحلیۃ (101/1)، والحاکم فی المستدرک (265/3)، والبیہقی فی سننہ (27/9) کلہم من طریق أسد بن موسی، ثنا ضمرۃ، عن ابن شوذب بہ.

بیہقی نے سنن (27/9) میں یہ قصہ ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ روایت منقطع ہے : [ہذا منقطع]۔ ابن عساکر نے تاریخ دمشق (تہذیب تاریخ دمشق 161/7) میں کہا کہ مفضل ابن غسان کہتے ہیں کہ واقدی اس بات کا انکار کرتے تھے کہ ابوعبیدہؓ کے والد نے اسلام قبول کیا تھا، اور انہوں نے اہل شام کے اس قول کی بھی تردید کی کہ ابوعبیدہؓ اپنے والد سے ایک مہم پر ملے اور انہیں قتل کر دیا، انہوں نے کہا میں نے بنو فہر کے آدمیوں سے پوچھا جن میں زفر بن محمد اور دیگر بھی شامل تھے تو انہوں نے کہا : ان کے والد اسلام سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور اہل شام اسے اوزاعی کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور یہ واقدی کے قول میں نقص ہے۔

ابن عساکر نے کہا: ابن نطیس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے: یہ آیت صحابہ کی ایک جماعت کی طرف منسوب تھی۔

[460] - (وَلَو كانُوا آباءَهُم) [22]:

اس سے ابو عبیدہؓ بن جراح مراد ہیں کیونکہ انہوں نے احد کے دن اپنے والد کو قتل کیا تھا۔[167]

[461] - (أَو أَبناءَهُم) [22]:

اس سے ابو بکرؓ مراد ہیں کہ بدر کے دن اپنے بیٹے (عبدالرحمان) کو دعوت مبارزت دیکر قتل کرنے کا ارادہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں رک جانے کا حکم دیا۔

[462] - (أَو إِخوانَهُم) [22]:

اس سے مصعبؓ بن عمیر مراد ہیں کہ بدر کے دن انہوں نے اپنے بھائی ابو عزیز کو قتل کیا تھا[168]۔

[463] - (أَو عَشيرَتَهُم) [22]:

حافظ ابن حجر فتح الباری (117/7) میں کہتے ہیں کہ ان کے والد کو بدر کے دن کافر کی حیثیت سے قتل کیا گیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ انہوں (ابو عبیدہؓ) نے اسے قتل کیا تھا اسے طبرانی اور دیگر نے عبداللہ بن شوذب کے طریق سے مرسل صورت میں روایت کیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا قصہ ضعیف ہے۔ واللہ اعلم۔

عبداللہ بن شوذب: ساتویں طبقے سے ہیں، حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ کبار تبع تابعین میں سے ہیں۔ ابن حبان نے ثقات (10/7) میں کہا کہ ان کی وفات ایک سو چھپن ہجری میں ہوئی۔

167۔ یہ روایت مرسل ضعیف ہے۔ [مستدرک حاکم 265/3]

168۔ اس خبر کی روایات میں اضطراب ہے۔ واللہ اعلم

اس سے علیؓ اور دوسرے مراد ہیں کہ بدر کے دن جنھوں نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو قتل کیا تھا۔

سورة الحشر

[464] - (أَخرَجَ الّذينَ كَفَروا مِن أَهلِ الكِتابِ) [2]:

اس سے مراد بنو نضیر ہیں۔

[465] - (لأَوَّلِ الحَشرِ) [2]:

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس مراد ارض شام ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[466] - (مِن أَهلِ القُرى) [7]:

مقاتل کہتے ہیں : یعنی بنو قریظہ، بنو نضیر اور خیبر۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[467] - (إِذ قالَ لِلإِنسانِ اكفُر) [16]:

وہ برصیصا پادری تھا۔ اسے ابن کثیر نے ذکر کیا ہے۔

سورة الممتحنة

[468] - (وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ) [1]:

یہ حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

[469] - (عَسى اللّٰهُ أَن يَجعَلَ بَينَكُم وَبَينَ الّذينَ عادَيتُم مِنهُم مَوَدَّةً) [7]:

ابن شہاب کہتے ہیں کہ یہ ابوسفیان سمیت ایک جماعت کے متعلق نازل ہوئی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[470] - (لَّا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ) [8]:

یہ ام اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کے قبیلہ بارے نازل ہوئی جیساکہ مستدرک[169] حاکم میں ہے۔

[471] - (إِذا جاءَكُمُ المُؤمِناتُ مُهاجِراتٍ) [10]:

طبرانی نے عبداللہ سے روایت کی کہ یہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کے متعلق نازل ہوئی۔ ابن ابی حاتم نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی کہ انہوں نے سنا کہ یہ ابوحسن بن دحداح کی بیوی امیہ بنت بشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

مقاتل کی روایت ہے کہ یہ صیفی بن واہب کی بیوی سعیدہ بارے نازل ہوئی۔

[472] - (وَإِن فاتَكُم شَيءٌ مِن أَزواجِكُم إِلى الكُفّارِ) [11]:

169۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الممتحنۃ (485/2)، البتہ اس کا نام قتیلہ بنت عزیٰ ذکر کیا ہے۔

حسنؒ کہتے ہیں کہ یہ ابو سفیانؓ کی بیٹی ام حکم کے بارے میں نازل ہوئی، وہ مرتد ہو گئی اور بنو ثقیف کے ایک آدمی سے شادی کرلی۔ اور قریش کی ایک عورت کے بارے میں نازل ہوئی جس نے ارتداد کی راہ اختیار کی، لیکن جب بنو ثقیف اسلام لائے تو اس نے بھی ان کے ساتھ دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[473]- ﴿لا تَتَوَلَّوا قوماً غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيهِم﴾ [13]:

ابن مسعودؓ نے کہا کہ یہ یہودی اور عیسائی ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الجمعة

[474]- ﴿وَآخرينَ مِنهُم لَمَّا يَلحَقوا بِهِم﴾ [3]:

بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی کہ وہ سلمانؓ فارسی کی قوم ہیں۔[170]

ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ وہ عجمی لوگ ہیں۔

170۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب: قولہ (وآخرین منہم لما یلحقوا بہم) (4615)

سورة المنافقين

[475] - (لا تُنفِقوا عَلى مَن عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ) [7]: و (لَئِن رَجَعنا إِلى المَدينَةِ لَيُخرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنها الأَذَلَّ) [8]:

یہ بات کہنے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق تھا، جیسا کہ بخاری[171] وغیرہ نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے۔

سورة التحريم

[476] - (لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) [1]:

آپ ﷺ کی لونڈی ماریہؓ سے سرگوشی ہے۔ جیسا کہ حاکم اور نسائی نے ابن عباسؓ[172] کی حدیث سے اور طبرانی نے ابوہریرہؓ کی حدیث سے اور ضیاء نے مختارہ میں عمرؓ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

171۔ ایضاً، سورۃ المنافقین، باب قولہ (اذا جاءک المنافقون قالوا۔۔۔) اور اس کے بعد والے سات ابواب

172۔ حاکم نے اس کے ماریہؓ کے حق میں نزول کی تصریح نہیں کی۔ اور حدیث انسؓ سے ذکر کیا کہ یہ ان کے پاس لونڈی کے متعلق نازل ہوئی۔ [مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ تحریم (493/2)] اور ایسے ہی نسائی نے اسے کتاب عشرۃ النساء، باب : الغیرہ

[477] - (وَإِذ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلى بَعضِ أَزواجِهِ حَديثاً) [3]:

وہ حفصہؓ ہیں اور وجہ تحریم ماریہؓ ہیں۔ جیسا کہ ابوہریرہؓ اور عمرؓ کی حدیث میں ہے۔[173]

[478] - (فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ) [3]:

جب اس (حفصہؓ) نے اس (عائشہؓ) کو بتا دیا، جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں ہے۔

[479] - (عَرَّفَ بَعضَهُ وَأَعرَضَ عَن بَعضٍ) [3]:

مجاہد نے کہا: جنہیں ماریہ کے حالات کا علم تھا لیکن انہوں نے یہ کہنے سے گریز کیا [کہ تمہارے (عائشہؓ کے) والد اور اس (حفصہؓ) کے والد میرے بعد لوگوں کے حاکم بنیں گے] اس خوف سے کہ بات پھیل جائے گی۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[480] - (إِن تَتُوبا إِلى اللهِ ... وَإِن تَظاهَرا) [4]:

وہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں جیسا کہ صحیح میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا۔[174]

[481] - (وَصالِحُ المُؤمِنينَ) [4]:

آپ ﷺ نے فرمایا: (ابوبکرؓ اور عمرؓ) طبرانی نے الاوسط میں ابن مسعودؓ کی حدیث سے روایت کی ہے۔ جبکہ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کی سند سے بھی موقوف روایت کی ہے۔

(71/7)، تفسیر خازن میں ہے کہ اہل علم کہتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول شہد والا قصہ ہے۔ اور ماریہؓ کا بیان کیا جانے والا قصہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے حوالے سے مذکور تمام روایات ضعیف ہیں۔ یہ بات ابن کثیرؒ نے بھی کہی ہے۔

173۔ ابن کثیرؒ، تفسیر مذکورہ بالا آیت (384/4)

174۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب: (تبتغی مرضات ازواجک) اور اس کے بعد والے دو ابواب

ابن ابی حاتم نے ضحاک اور دوسرے لوگوں سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یہ خاص طور پر عمرؓ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔

[482] - (اِمرَأَتَ نُوحٍ) [10]:

اس کا نام والہہ تھا۔ **(وَاِمرَأَتَ لُوطٍ)** ان کا نام والعہ تھا۔

سورة ن

[483] - (وَلا تُطِعِ كُلَّ حَلاَّفٍ) [10]: الآیات[175]،

سدی نے کہا: یہ اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی۔

مجاہد نے کہا: اسود بن عبد یغوث کے بارے میں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے: ولید بن مغیرہ کے متعلق۔ کرمانی نے حکایت کی ہے۔

[484] - (أَصحابَ الجَنَّةِ) [17]:

مصروان یا صروان یمن کا ایک گاؤں تھا، اس کے اور صنعاء کے درمیان چھ میل کے فاصلہ تھا۔

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔

[485] - (أَنِ اغدوا عَلَى حَرثِكُم) [22]:

175۔ [ولا تطع سے علی الخرطوم تک] (القلم ۱۰۔۱٦)

مجاہد نے کہا : وہ باغ (بہت زیادہ پھلدار) تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الحاقة

[486] - (وَثَمانِيَةَ أَيَّامٍ) [7]:

ربیع بن انس رضی کہتے ہیں کہ اس کا پہلا دن جمعہ کا دن تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[487] - (وَيَحمِلُ عَرشَ رَبِّكَ) [17]: الآية[176]

ابن ابی حاتم نے ابن زید سے روایت کی کہ اسرافیل علیہ السلام کے علاوہ تخت اٹھانے والوں میں سے کسی کا نام نہیں تھا۔ اور کہا کہ میکائیل علیہ السلام عرش کے حاملین میں سے نہیں ہیں۔

انہوں نے ابوزاہریہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا : مجھے خبر ملی کہ لبنان نامی فرشتہ قیامت کے دن آٹھ حاملین عرش میں سے ایک ہوگا۔

یحییٰ بن سلام نے ذکر کیا کہ انہوں نے کہا مجھے خبر ملی کہ روقیل عرش کے حاملین میں سے ہے۔

176۔ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ

سورة المعارج

[488] - (سَأَلَ سائِلٌ) [1]:

قال ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ نضر بن حارث تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

کہا گیا کہ وہ محمد ﷺ، ہیں۔ کہا گیا کہ وہ نوح، علیہ السلام۔ اسے کرمانی نے روایت کیا ہے۔

سورة نوح

[489] - (اغفِر لي وَلِوالِدَيَّ) [28]:

یعنی، ان کے والد اور دادا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ان کے والد کا نام لمک تھا، ضرب کے وزن پر، اور ان کے دادا کا نام مَتُّو شَلَخ تھا۔ میم مفتوح، تا مشدد مضموم، واؤ ساکن، شین اور لام مفتوح کے بعد خا۔ یہ ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔

سورة الجن

[490] - (سَفيهُنا) [٤]:

مجاہد نے کہا: وہ شیطان ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة المدثر

[491] - (ذَرني وَمَن خَلَقتُ وَحيداً) [11]:

حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے: یہ ولید بن مغیرہ[177] کے بارے میں نازل ہوئی۔

[492] - (بَنينَ شُهوداً) [11]:

ابو مالک اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اس (ولید بن مغیرہ) کے تیرہ بیٹے تھے۔ یہ ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔

177۔ مستدرک کتاب التفسیر، باب: مدح کلام اللہ من لسان الکافر (۲،۵۰۷)

سورة القيامة

[493] - (فَلا صَدَّقَ وَلا صَلَّى) [31]: آیات[178]

مجاہد وغیرہ نے کہا کہ اس سے مراد ابوجہل ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الإنسان

[494] - (هَل أَتَى عَلَى الإِنسانِ) [1]:

قتادہ نے کہا : وہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة المرسلات

[495] - (المُرسَلاتِ) [1]:

178 ۔ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿31﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿32﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿33﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿34﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ

ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد فرشتے ہیں۔

(النَّاشِراتِ.. وَالفارِقاتِ.. وَالمُلقِياتِ) [3 - 5]:

ابوصالح کی سند سے انہوں نے روایت کیا کہ یہ فرشتے ہیں۔

سورة النباء

[496] - (وَيَقولُ الكافِرُ يا لَيتَني كُنتُ تُراباً) [40]:

ابن عساکر نے اسے ذکر کیا ہے کہ ابوقاسم بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے بعض تفاسیر میں دیکھا کہ یہاں کافر سے مراد ابلیس ہے۔[179]

سورة النازعات

[497] - (وَالنَّازِعَاتِ.. وَالنَّاشِطَاتِ. وَالسَّابِحَاتِ.. والمُدَبِّراتِ) [1-5]:

179۔ علامہ ابوالقاسم (406ھ)، حسن بن محمد بن حبیب بن ایوب، نیشاپوری، واعظ مفسر، کتاب "عُقلاَء المجانین" کے مصنف ہیں۔

ابن ابی حاتم نے ابو صالح سے یہ قول نقل کیا کہ ان سے مراد فرشتے ہیں۔

[498] - (بِالسَّاهِرَةِ) [14]

عثمان بن ابی عاتکہ نے کہا: کوہ اریحا اور کوہ حسان کے درمیانی دامن میں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔ وہب بن منبہ نے کہا: یہ بیت المقدس ہے۔ بیہقی نے اسے البعث[180] میں نقل کیا ہے۔ ابن عساکر نے کہا شام کی سرزمین۔ کہا گیا: جبل بیت المقدس۔ کہا گیا کہ جہنم۔

[499] - (نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ) [25]

وہ قول یہ ہے: (ما عَلِمتُ لَكُم مِن إلهٍ غَيري) القصص (38)

یہ عکرمہؒ اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہے کہ دونوں کلمات کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ تھا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة عبس

[500] - (الأعمَى) [2]

---

180 - (253) قال: وأخبرنا آدم، حدثنا حمادُ بن سَلَمة، عن سَلَمة، عن وَهب بن مُنَبِّه أنه قرأ {فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ} - وهو يومئذٍ ببيت المقدس - قال: «ها هُنا الساهرة، يعني بيتَ المقدِس».

وہ عبداللہ بن ام مکتوم ہیں، جیسا کہ ترمذی اور حاکم[181] نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

[501] - (أَما مَنِ استَغنى) [5]

وہ امیہ بن خلف ہے۔ ابن ابی حاتم نے بواسطہ قتادہ مجاہد سے روایت کی ہے۔

ایک اور منبع سے مجاہد کی روایت میں ہے: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے۔

عوفی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ عتبہ، ابو جہل اور عباسؓ[182] بن عبدالمطلب ہیں۔

سورة التكوير

[502] - (الخُنَّسِ. الْجَوَارِ الْكُنَّسِ) [15، 16]:

ابن ابی حاتم نے علیؓ بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ وہ پانچ ستارے زحل، عطارد، مشتری، بہرام (مریخ) اور زہرہ ہیں سیاروں میں ان کے علاوہ کوئی دوسرا ستارہ نہیں جو کہکشاں کو عبور کرلے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ جنگلی گائے ہے۔

181۔ ترمذی ابواب التفسیر، (3328)۔ مستدرک حاکم، باب تفسیر سورہ عبس (514/2)

182۔ یہ ایک بے دلیل بات ہے۔ جب کہ آپ ﷺ کے چچا عباسؓ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی آپ ﷺ کی کوئی مخالفت نہیں کی۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یہ ایک ہرن ہے۔

[503] - (إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ) [19]

ضحاک، ربیع، سدی اور دیگر نے کہا کہ اس سے مراد جبرائیل علیہا لسلام ہیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

دوسروں نے کہا کہ اس سے مراد سید الاولین والآخرین، سیدنا وسید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ ہیں۔

سورة البروج

[504] - (واليَومِ المَوعودِ) [2]

ابن جریر نے ابوہریرہؓ سے مرفوع روایت نقل کی کہ یہ قیامت کا دن ہے۔

[505] - (وَشاهِدٍ) [3]

یہ جمعہ کا دن ہے۔ اور (وَمَشهودٍ) سے مراد یوم عرفہ ہے۔

نخعیؒ نے کہا کہ شاہد قربانی کا دن ہے۔ مجاہد نے کہا کہ شاہد آدم علیہ السلام ہیں۔ حسنؓ اور حسینؓ سے مروی ہے کہ شاہد سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ یہ ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔ ابن جریر نے عکرمہؒ سے روایت کی، انہوں نے کہا: شاہد سے مراد محمد ﷺ ہیں اور مشہود سے مراد جمعہ کا دن

ہے۔

[506] - (أَصحابُ الأُخدودِ[183]) [4]:

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: ہم روایت کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو یمن کے میدان میں تھے۔ حسنؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: یہ حبشی تھے۔

سورة الطارق

[507] - (النَّجَمُ) [3]:

کہا گیا کہ اس سے مراد زحل ہے، اور کہا گیا کہ ثریا ستارہ ہے۔ ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

183۔ ان کا قصہ مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب: قصۃ اصحاب الاخدود والساحر والراہب والغلام (3005) میں ہے۔

سورة الفجر

سعید بن منصور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ اس سے مراد محرم کی صبح ہے، جو کہ سال کے آغاز کی صبح ہے۔

[508] - (وَلَيَالٍ عَشْرٍ) [2]:

یہ ذوالحجہ کے دس دن ہیں جیسا کہ احمد اور نسائی[184] نے جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے اسے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

ان سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے۔

[509] - (فَأَمَّا الإِنسانُ) [14]:

ابن جریر نے کہا کہ یہ آیات امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئیں۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

184۔ مسند احمد، (327/3)، نسائی میں یہ روایت نہیں ہے۔

سورة البلد

[510] - ﴿لا أُقسِمُ بِهَذا البَلَدِ﴾ [1]:

ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ مکہ ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الشمس

[511] - ﴿إِذ اِنبَعَثَ أَشقاها﴾ [12]:

یہ قدار تھا۔[185]

185۔ اس کا نام قدار بن سالف تھا اسی نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں۔ اسی کے بارے میں فرمان ہے «فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ» [54-القمر: 29] ثمودیوں کی آواز پر یہ آگیا اور اس نے اونٹنی کو مار ڈالا، یہ شخص اس قوم میں ذی عزت تھا شریف تھا ذی نسب تھا قوم کا رئیس اور سردار تھا۔ (ابن کثیر)۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ خطبے میں اس اونٹنی کا اور اس کے مار ڈالنے والے تذکرہ کرتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا کہ جیسا یہ شخص بھی اپنی قوم میں ویسا ہی شریف، عزیز اور بڑا آدمی تھا جیسے ابو زمعہ تھا۔ [صحیح بخاری: 4942]۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ولد الزنا تھا۔ یہ سالف کی طرف اس لئے منسوب تھا کہ یہ سالف کے بستر پر پیدا جب کہ اس کا باپ صہیاد نامی ایک شخص تھا۔ (تفسیر طبری)

فراء اور کلبی نے کہا : وہ دو آدمی تھے : قدار بن سالف اور مصدع بن دہر، لیکن ان کو الگ الگ ذکر کرنے کے لئے اشقیاہا، تثنیہ کا صیغہ استعمال نہیں کیا۔[186] ۔ (بلکہ صیغہ واحد اشقاہا ذکر کیا)، فاصلہ کے لئے۔

سورة الليل

[512] - (الأشقَى) [15]:

امیہ بن خلف۔ ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[513] - (الْأَتْقَى) [17]:

ابو بکر صدیقؓ، جیسا کہ مستدرک[187] اور دیگر احادیث میں ہے۔

186۔ سورہ کی آخری اور مرکزی آیات کی مطابقت کی وجہ سے تثنیہ کا صیغہ استعمال نہیں کیا۔ واللہ اعلم

187۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب تفسیر (واللیل اذا یغشیٰ) [۲،۵۲۵]

سورة التين

[514] - (التِّينِ) [1]:

ابن ابی حاتم نے کعب سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد دمشق ہے اور **(وَالزَّيتونِ)** سے مراد بیت المقدس ہے۔

قتادہ کا قول ہے : التین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق واقع ہے اور الزیتون وہ پہاڑ ہے جس پر بیت المقدس واقع ہے۔ اور ربیع سے مروی ہے کہ وہ پہاڑ جس پر التین اور الزیتون ہیں۔

محمد بن کعب کی روایت ہے : التین اصحاب کہف کا پہاڑ ہے اور الزیتون ایلیا کی مسجد ہے۔

عوفی کے حوالے سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ التین نوح علیہ السلام کی مسجد ہے جو جودی پہاڑ پر ہے۔

اس بارے میں عکرمہؒ کے بیس اقوال ہیں۔

[515] - (البَلَدِ الأَمينِ) [3]:

اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔

ابن عساکر نے عمر بن درفش غسانی سے روایت کی، انہوں نے کہا : انجیر مسجد دمسوہ ہے، یہ ہود علیہ السلام کا انجیر کا باغ تھا، ۔ اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہے۔

سورة العلق

[516] - (كَلاَّ إِنَّ الإِنسانَ لَيطغى) [6]:

سورہ کے آخر تک.. یہ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی تھی، واللہ اعلم۔

سورة القدر

[517] -

اس میں چالیس سے زیادہ اقوال ہیں، اوران کا حاصل دس اقوال ہیں کہ

(1) رمضان المبارک کی آخری دس راتیں،

(2) مہینے کی پہلی رات،

(3) نصف رمضان المبارک کی رات

(4) سترہویں رات،

(5) اس کے بعد آنے والی تین راتیں،

(6) نصف شعبان کی رات۔

(7) کہا گیا کہ یہ رات مبہم ہے،

(8) یہ ہر سال کی ایک رات ہے

(9) ہر رمضان میں کوئی رات

(10) اور ہر سال میں ہونے والی رات

تو یہ دس اقوال ہیں۔

سورة الهمزة

[518] - (وَيلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ) [1]:

ابن ابی حاتم نے عثمان بن عمر سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم ہمیشہ یہ سنتے رہے ہیں کہ (وَيلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ) ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

سدی کی روایت میں ہے کہ یہ اخنس بن شریق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

مجاہد کی روایت میں ہے کہ جمیل[188] بن فلال میں۔

ابن جریج کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا: وہ ولید بن مغیرہ تھا۔

سورة الفيل

[519] - (أَصْحَابِ الْفِيلِ) [1]:

سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ ابو یکشوم ہے۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

ابن جریر سے قتادہ کی روایت سے مروی ہے: فوج کا سپہ سالار حبشہ سے ابرہہ اشرم تھا۔

[520] - (طَيْرًا أَبَابِيلَ) [3]:

ابن ابی حاتم نے مجاہد، عکرمہؒ اور دیگر سے روایت کیا کہ یہ پرندہ عنقاء تھا۔

188۔ جمیل بن عامر الجمحی (تفسیر الثعلبی)

سورة قريش

[521] - (رِحلَةَ الشِّتاءِ) [2]:

(سردیوں میں) یمن کو اور [(وَالصَّیفِ) موسم گرما] میں شام تک۔ انتہی۔

سورة الكوثر

[522] - (الكَوثَرَ)[1]:

اسے مستند اور متواتر احادیث میں جنت میں ایک نہر سے تعبیر کیا گیا ہے۔[189]

[523] - (إِنَّ شانِئَكَ) [3]:

ابن عباس نے کہا: وہ ابو جہل ہے۔

عطاء نے کہا: وہ ابو لہب ہے۔

عکرمہؒ نے کہا: عاص بن وائل ہے۔

189۔ حدیث کی اکثر کتابوں میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ مثلاً صحیح مسلم، شرح ثلاثیات مسند الامام احمد للسفارینی۔

اور ابن عباس کی روایت میں ہے کہ کعب بن اشرف ہے۔
شمر بن عطیہ نے کہا کہ عقبہ بن ابی معیط ہے۔
اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

سورة الكافرون

[524] -

یہ سورت ولید بن وائل، اسود بن مطلب اور امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم نے سعید کی سند سے روایت کیا ہے۔

سورة اللهب (المسد)

[525] - **(أَبي لَهبٍ)** [1]:

اس کا نام عبدالعزیٰ تھا۔

[526] - **(وامرَأَتُهُ)** [14]:

وہ ام جمیل، عوراء بنت حرب، ابو سفیانؓ صخر بن حرب کی بہن تھی۔
ابن دحیہ نے التنویر میں کہا ہے کہ اس کا نام عواء ہے، اسی طرح مسند حمیدی[190] میں ہے۔
کہا گیا کہ اس کا نام اروىٰ ہے۔ انتہیٰ۔

سورة الفلق

[527] - (غاسِقٍ إِذا وَقَبَ) [3]:
مرفوع حدیث میں ہے: چاند کی قسم جب وہ طلوع ہو۔
اسے ترمذی[191] نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے روایت کیا ہے۔
ابن شہاب نے کہا: وہ سورج ہے جب غروب ہوتا ہے۔
ابن زید نے کہا: ثریا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

[528] - (النَّفَّاثاتِ في العُقَدِ) [4]:

---

190 ۔ مسند حمیدی میں مذکورہ بالا روایت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی روایت یہ ہے۔ [عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ [المسد: ١] أَقْبَلَتِ الْعَوْرَاءُ أُمُّ جَمِيلٍ بِنْتُ حَرْبٍ وَلَهَا وَلْوَلَةٌ وَفِي يَدِهَا فِهْرٌ وَهِيَ تَقُولُ۔۔۔] مسند حمیدی (325)

191 ۔ سنن ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ المعوذتین (3363) عن عائشۃ، أن النبی ﷺ نظر إلى القمر، فقال: «یا عائشۃ استعیذي باللہ من شر ہذا، فإن ہذا ہو الغاسق إذا وقب»: «ہذا حدیث حسن صحیح»

لبید بن اعصم[192] کی بیٹیاں مراد ہیں۔ انتہی.

سورة الناس

[529] - **(الخَنَّاسِ)** [4]: اس سے مراد شیطان (ابلیس) ہے۔ جیسا کہ ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ أسأل اللہ عزوجل أن ینفعنی بہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من أتی اللہ بقلب سلیم۔ اللھم ان اصبت فھو منک وان أخطأت فھو من الشیطان والعفو والمغفرة منک-اللھم أحسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرة-سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لاالہ الاانت استغفرک واتوب الیک-

---

192۔ لبید بن اعصم ایک یہودی آدمی تھا۔ بخاریؒ کی روایت میں ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ پر جادو کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ پر چھ ماہ تک اس کے اثرات رہے، اور دیناوی کاموں میں آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ کوئی کام شاید آپ ﷺ نے کرلیا یا نہیں۔ لیکن شرعی امور میں اس جادو کا آپ ﷺ پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوا۔ چھ ماہ کی مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے معوذتین کی دو سورتیں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس آپ ﷺ پر رقیہ (دم) کے طور پر نازل کیں۔ اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر دم کیا تو وہ کیفیت ختم ہوگئی۔

والحمد اللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وألف ألف صلوٰۃ وسلام علی أفضل البریات وعلی الہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

کتابیات (مختصر)

1 - صحیح بخاری
مصطفیٰ البغا
2 - صحیح مسلم
تحقیق محمد فواد عبدالباقی
2 -سنن ترمذی
تحقیق عزت عبیدالدعاس
3 -سنن ابوداوَد
تحقیق عزت عبیدالدعاس
4-سنن نسائیَ
داراحیاء التراث العربی
5-سنن ابن ماجہ

تحقیق محمد فواد عبدالباقی

6 -مسند احمد، ت حسین سلیم اسد دارانی، دار السقا، دمشق

6 -مسند حمیدی

دار صادر

7 -مستدرک حاکم

مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب